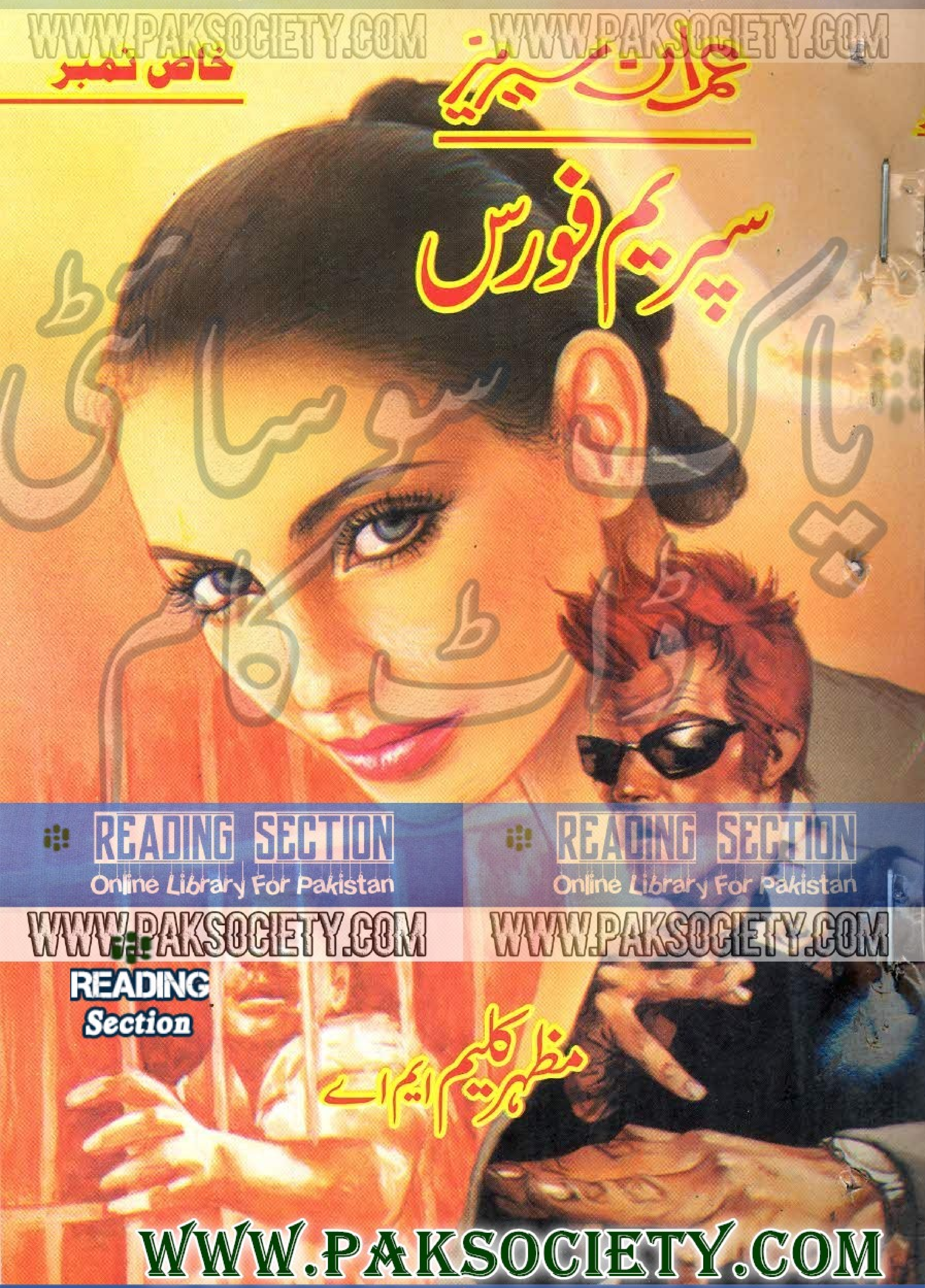

خاص نمبر
عمران سیریز
سپریم فورس
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

خاص نمبر

سپریم فورس

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام' مقام کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-



Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''سپریم فائٹرز'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سپریم فائٹرز اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف جدوجہد جیسے جیسے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں میں بھی اپنا مشن مکمل کرنے کی لگن بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے انتہائی بھرپور اور جان لیوا مقابلے کی صورت میں ہی نکل سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کی پسند پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اب آپ اپنا ایک خط بھی ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

لاہور سے عاطف خانزادہ لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا جو ناول سب سے پہلے پڑھا تھا اس کا نام مجھے یاد نہیں لیکن وہ ناول پڑھنے کے بعد ہی میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ ہوگیا تھا اور پھر میں نے اب تک آپ کے لکھے ہوئے تمام ناولوں کا بھرپور انداز میں مطالعہ کیا۔ آپ کے تمام ناولوں کو میں نے ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار پڑھا ہے' اور ہر بار نیا یا پرانا ناول پڑھتے ہوئے یہی محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ ناول پہلی بار پڑھ رہا ہوں اور اس ناول میں وہی لطف، وہی چاشنی اور وہی خوبصورت پیرائے میں لکھی ہوئی کہانی ہوتی ہے جو مجھے اپنے اندر سمو لیتی ہے اور جب تک ناول کا اختتام نہیں ہو

جاتا اس وقت تک میں ناول ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ آپ واقعی اس صدی کے سب سے بڑے اور بہترین رائٹر ہیں۔ ایسے رائٹر جسے مستقل بنیاد پر پڑھا جا سکتا ہے۔ البتہ آپ سے شکایت بھی ہے کہ آپ نے عمران کے کردار کو بالکل ہی بدل دیا ہے۔ عمران نہ مسخریاں کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شوخیاں دکھائی دیتی ہیں۔

محترم عاطف خانزادہ صاحب۔ آپ کے خط لکھنے اور ناولوں کو بار بار پڑھنے اور ان کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو شکوہ کیا ہے تو میں یہی کہوں گا کہ آپ کا شکوہ درست ہے۔ عمران اب واقعی کافی حد تک بدل چکا ہے، اس بات کا تو آپ کو بھی پتہ ہو گا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے تمام انسانوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ دنیا تبدیلی کا ہی تو نام ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل جاتی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے اور یہی تبدیلیاں اس کردار کے زندہ ہونے کی نشانی ہے جس پر وقت اور زمانے کے اثرات ہوتے ہیں کیونکہ زمانے میں صرف تغیر کو ہی دوام حاصل ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو طاہر۔ میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اس طرح رسمیات کے چکر میں مت پڑا کرو''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ کا احترام میں آپ کے عہدے کی بنا پر نہیں کرتا۔ آپ کا احترام میں دل سے کرتا ہوں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اچھا تو تم دل والے ہو۔ بہت خوب''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ دل والے تو سب انسان بلکہ سب جاندار ہوتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

''ہوتے ہوں گے۔ میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔ سیکرٹ

سروس کے سارے ممبروں کو تم سے گلا بھی یہی ہے کہ ان کے چیف کے سینے میں دل ہی نہیں ہے بلکہ دل کی جگہ پتھر رکھا ہوا ہے اور وہ بھی بڑا والا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری یہ سرد مہری بھی تو آپ کی وجہ سے ہے ورنہ ذاتی طور پر تو میں واقعی دل والا ہی ہوں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ الائیڈ کارپوریشن''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کارٹر سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کارٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آج اتنے طویل عرصے بعد کیسے یاد کر لیا''...... دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

''تم تو ہر وقت میرے دل میں رہتے ہو اور پھر بھی طویل عرصے کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے کارٹر کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''چلیں میں کم از کم آپ کے دل میں تو ہوں اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔ فرمائیں''...... کارٹر

نے کہا۔

''مجھے یاد ہے تم نے کہا تھا کہ سرکاری لیبارٹریوں کو سائنسی سامان سپلائی کرنا تو ایک آڑ ہے ورنہ اصل میں تم خفیہ پرائیویٹ لیبارٹریوں کو ایسی سائنسی مشینری سپلائی کرتے ہو جنہیں سرکاری طور پر فروخت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کیا اب بھی یہ کام جاری ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص سائنسی مشین چاہئے''۔ کارٹر نے مسکراتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

''اگر میں ایسی مشینری خفیہ طور پر حاصل کرنا چاہوں تو کیا تم ایسی مشینری سپلائی کر سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ایکریمیا ہے عمران صاحب۔ یہاں رقم خرچ کرنے والے کو کیا نہیں مل سکتا۔ آپ حکم کریں پھر دیکھیں میں آپ کو کیسی کیسی مشینری سپلائی کرتا ہوں''...... کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے علاوہ اور پارٹیاں بھی یہ کام کرتی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ بہت سی ہیں۔ لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص وجہ''...... کارٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اصل بات یہ ہے کارٹر کہ ایکریمیا کے ایک سائنس دان ہیں جن کا اصل نام ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس ہے۔ سرکاری طور پر وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن دراصل وہ بھاٹان میں حکومت بھاٹان کے

تحت ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک انقلابی قسم کے میزائل کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میزائل کو تیار کرنے کے لئے انہوں نے مشینری خرید کی ہے اور اسے لامحالہ بھاٹان بھیجیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مشینری کو کسی طرح ٹریس کر لوں۔ کیا تم اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکتے ہو۔ معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا۔ لیکن معلومات حتمی ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرے علاوہ یہاں ایکریمیا میں چار اور گروپ یہ کام کرتے ہیں۔ اگر وہ سائنس دان ایکریمین ہے تو پھر وہ لامحالہ شارلے گروپ سے رابطہ کرے گا کیونکہ شارلے گروپ کا سارا کام ہی ایکریمیا میں ہے لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر تو ظاہر ہے وہ اصل نام اور حلیے میں نہ ہو گا۔ پھر کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے''...... کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ جس حلیے میں بھی ہو۔ مال تو بہرحال وہ بھاٹان کے لئے ہی بک کرائے گا۔ یہی نشانی ہو سکتی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''پیکنگ کرنے والے علیحدہ لوگ ہوتے ہیں۔ بہرحال مجھے میزائل مشینری کے حجم کا انداز ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ایئر پورٹ اور بحری جہازوں کی کارگو پر ایسے کنٹینرز کے بارے میں معلومات حاصل کروں جو بھاٹان کے لئے بک کرائے گئے ہوں۔ ایسی مشینری خصوصی ساخت کے کنٹینروں میں ہی چیک کی جاتی

ہے۔ ان کنٹینروں کی ساخت سے ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے''۔ کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اچھی تجویز ہے۔ بہرحال تم نے یہ کام کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ ضرور کروں گا۔ پہلے تو ویسے ہی کرتا لیکن اب تو آپ نے معاوضے کی بات بھی کر دی ہے۔ اب تو ہر صورت میں کروں گا''...... کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''معاوضے کی فکر مت کرنا۔ بہرحال کتنا وقت لگ جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر تو یہ مشینری خرید لی گئی ہے اور یہ کارگو پر پہنچ گئی ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں معلومات مل جائیں گی اور اگر ابھی وہاں نہیں پہنچی تو پھر میں وہاں موجود اپنے خاص لوگوں کو الرٹ کر دوں گا جیسے ہی یہ کنٹینرز وہاں پہنچیں گے مجھے اطلاع مل جائے گی لیکن اس میں کئی دن بھی لگ سکتے ہیں''...... کارٹر نے جواب دیا۔

''او کے۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو۔ اس فون پر اگر میں نہ بھی ملوں تو تم میرا نام لے کر تفصیلات دے دینا۔ وہ مجھ تک پہنچ جائیں گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا سپیشل فون نمبر دوہرا دیا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اب بھی بھاٹان میں ہی کام کر رہا ہے جبکہ پہلے آپ نے بتایا تھا کہ آپ کے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ایکریمیا اسے بھاٹان میں تلاش کرتی رہی ہے لیکن اس کا پتہ نہیں چل سکا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب حتمی معلومات مل چکی ہیں''......عمران نے جواب دیا۔

''وہ کیسے''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ سلیمان نے یہاں فون کیا تھا کہ کوئی صاحب اسمتھ مجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں اور میں فلیٹ میں چلا گیا تھا''......عمران نے کہا۔

''ارے ہاں۔ وہ بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔ وہ کیا سلسلہ تھا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے اسمتھ اور واسٹن کے فلیٹ پر آنے سے لے کر ان سے ہونے والی تمام گفتگو کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ راج کماری چندر مکھی اب تھنڈر میزائل بھاٹان کے لئے بنوانا چاہتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہ بات کنفرم ہو چکی ہے اور تھنڈر فلیش پسٹل کا مظاہرہ مسافر بردار ایئر بس کی تباہی کی صورت میں تم دیکھ چکے ہو۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ تھنڈر میزائل کس قدر خوفناک ہو گا''......عمران نے کہا۔

''لیکن بھاٹان تو پسماندہ سا ملک ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے

ایسا خوفناک اسلحہ بنانے کی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ دراصل ان میزائلوں کی منزل کافرستان ہی ہو گی اس لئے کہ شاہ بھاٹان کی حکومت ہی کافرستان کی وجہ سے قائم ہے اور راج کماری چندر مکھی کی ہمدردیاں بھی یقیناً کافرستان سے ہی ہوں گی۔ پاکیشیا میں تھنڈر فلیش وپین کے تجربے سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہیں پاکیشیا سے کوئی ہمدردی نہیں ہے''......عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سوچنا کیا ہے۔ یہ میزائل پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی قیمت پر تیار نہیں ہونا چاہئے''۔عمران نے منہ بناتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تو اس سلسلے میں آپ کا اگلا اقدام کیا ہو گا۔ کیا آپ بھاٹان جائیں گے یا آپ کا مقصد ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اغوا یا ہلاک کرانا ہے تاکہ نہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہو گا اور نہ یہ اسلحہ بن سکے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری پہلی ترجیح تو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو کور کرنے کی ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ میزائل تیار ہی نہیں ہو سکتے۔ لیکن اسمتھ نے مجھے بتایا ہے کہ چھوٹی ساخت کے تھنڈر فلیش وپین کافی تعداد میں تیار کئے گئے ہیں اور وہ سب اب راج کماری چندر مکھی اور حکومت

بھاٹان کے قبضے میں ہیں۔ یہ ویسا ہی اسلحہ ہے جیسا پاکیشیا میں مسافر بردار ایئر بس کی تباہی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اسلحہ بھی تباہ کیا جانا ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں لائبریری میں جا رہا ہوں۔ جب تک میں یہاں ہوں اگر سپیشل فون پر کارٹر کی کال آئے تو مجھے بتا دینا۔ ورنہ جب بھی آئے اسے ٹیپ کر لینا''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے لائبریری میں آ کر بھاٹان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی کتاب کا انتخاب کیا جس میں بھاٹان کے پہاڑی سلسلوں کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود تھیں۔ عمران کو معلوم تھا کہ بھاٹان کی سرکاری لیبارٹری لازماً کسی ویران پہاڑی سلسلے میں ہی بنائی گئی ہو گی اور ایسی لیبارٹریاں خصوصی ساخت کے پہاڑی سلسلوں میں ہی بنائی جا سکتی ہیں اس لئے وہ اس بارے میں تفصیلات حاصل کر کے یہ آئیڈیا لگانا چاہتا تھا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے۔ پھر اسے وہاں بیٹھے ابھی ایک گھنٹہ ہی گذرا تھا کہ ساتھ رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر کتاب سے نظریں ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''کارٹر کی کال آئی ہے۔ میں نے اسے ہولڈ کرا دیا ہے''۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر اس نے کتاب بند کر کے واپس ریک میں رکھی اور پھر تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

''یس عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کارٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اتفاق سے معلومات حتمی اور جلد مل گئی ہیں۔ خصوصی ساخت کے دس کنٹینرز بھاٹان کے لئے بک کرائے گئے ہیں۔ یہ کنٹینرز بالکل اسی ساخت کے ہیں جن میں میزائل بنانے والی خصوصی ساخت کی مشینری پیک ہو سکتی ہے۔ یہ کنٹینرز رودراس مشین کمپنی بھاٹان کے لئے کسی کھاٹان نامی آدمی کی طرف سے بک کرائے گئے ہیں۔ کاغذات میں یہ عام مشینری ظاہر کی گئی ہے''...... کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کھاٹان کے نام سے تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ کنٹینرز ہیں۔ ان کے نمبر وغیرہ کی تفصیلات مل سکتی ہیں اور کب یہ سپلائی کئے جائیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نمبر بھی مل جائیں گے عمران صاحب۔ لیکن یہ کنٹینرز خصوصی ٹرانسپورٹ طیارے پر بک کرائے گئے ہیں اور یہ طیارہ ابھی تھوڑی دیر پہلے روانہ ہوا ہے۔ البتہ کاغذات سے ان کی نمبر مل جائیں گے

مگر کچھ وقت لگ جائے گا۔ اگر آپ صرف ان کی نشانی کے لئے ٹپ پوچھ رہے ہیں تو ان کی خصوصی ساخت میں بتا دیتا ہوں۔ اس طرح آپ انہیں پہچان لیں گے اور یہ کنٹینرز بارہ گھنٹوں میں بھاٹان پہنچ جائیں گے آپ انہیں ایئر پورٹ پر چیک بھی کر سکتے ہیں''...... کارٹر نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹینرز کی ساخت بتانی شروع کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ پھر نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب بتاؤ کتنا معاوضہ بجھوا دوں''...... عمران نے کہا۔

''ان معلومات کو حاصل کرنے کے لئے مجھے صرف ایک فون کال کرنا پڑی ہے اس لئے کوئی معاوضہ نہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

''ان کنٹینرز سے لیبارٹری کا سراغ لگایا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ بہت اچھا کلیو مل گیا ہے۔ لیکن مجھے خود وہاں جانا پڑے گا کیونکہ بھاٹان میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں ممبران کو کال کروں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے مجھے پلاننگ کرنے دو پھر میں بتاؤں گا کہ کسے کال کرنا ہے اور کسے نہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس''...... راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ عمران ابھی ابھی اپنے پانچ ساتھیوں سمیت بھاٹان ایئر پورٹ پر پہنچا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راج کماری بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

''کیسے چیک کیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں نے خصوصی کیمرے سے عمران کی تصویریں بنوالی تھیں۔ میں نے یہ تصویریں ایئر پورٹ اور دوسرے راستوں پر نصب چیکنگ کمپیوٹرز میں فیڈ کرا دی تھیں۔ چنانچہ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے کمپیوٹر رینج کو کراس کیا ہے۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں۔ انہیں جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے چیکنگ کی اور اس طرح انہوں نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کو چیک کر لیا ہے۔ یہ عمران سمیت چھ افراد کا گروپ ہے جس میں ایک عورت بھی ہے۔ ایئر پورٹ سے نکل کر یہ لوگ زاشان ہوٹل گئے ہیں اور اس وقت وہیں موجود ہیں۔ عمران نئے میک اپ میں ہے جبکہ باقی افراد کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں۔ اب آپ جیسا حکم دیں''...... بھاشو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ان سب کو اغوا کر کے ہنڈرڈ ون میں پہنچا دو۔ لیکن انتہائی احتیاط سے یہ کام ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی ہوشیار سیکرٹ ایجنٹس ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ زاشان ہوٹل میں ہمارے خصوصی انتظامات پہلے سے موجود ہیں۔ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا اور یہ ہنڈرڈ ون پہنچ جائیں گے''...... دوسری طرف سے بھاشو نے کہا۔

''ان کے ہنڈرڈ ون پہنچتے ہی فوراً مجھے اطلاع دینا اور جب تک میں خود وہاں نہ آؤں انہیں کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آنا چاہئے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راج کماری چندر مکھی نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اب میں اس عمران کو بتاؤں گی کہ راج کماری چندر مکھی کیا حیثیت رکھتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی فائل پر جھک گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد

فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے عمران اور اس کے ساتھی ہنڈرڈ ون کے زیرو روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... بھاشو نے کہا۔

''کوئی پرابلم''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''نو راج کماری جی۔ سب کچھ انتہائی آسانی سے مکمل ہو گیا ہے۔ یہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں موجود تھے اور وہاں پہلے سے خصوصی انتظامات موجود تھے۔ اس لئے ہم نے انتہائی زود اثر گیس ان انتظامات کے تحت کمرے میں فائر کر دی اور یہ لوگ دوسرے ہی لمحے بے ہوش ہو گئے۔ پھر انہیں ہمارے آدمیوں نے عقبی خصوصی راستے سے باہر نکالا اور ویگن میں ڈال کر ہنڈرڈ ون پہنچا دیا''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا سامان۔ وہ کہاں ہے''...... راج کماری جی چندر مکھی نے پوچھا۔

''سامان مختصر سا ہے دو بیگوں کی صورت میں۔ ان میں سے ایک بیگ میں اس عورت کے مختلف ٹائپ کے لباس ہیں جبکہ دوسرے بیگ میں مردانہ لباس ہیں اور کچھ نہیں۔ ویسے دونوں بیگ بھی ہنڈرڈ ون پہنچ چکے ہیں''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کابران ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کابران سے بات کراؤ۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ اس وقت کلب میں موجود ہیں راج کماری جی۔ آپ وہاں فون کر لیں یا پھر اپنا نمبر مجھے دے دیں۔ میں کلب فون کر کے انہیں آپ کے متعلق کہہ دیتا ہوں۔ وہ آپ کو خود فون کر لیں گے''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''میں خود بات کر لیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل دبا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کابران اس کلب کا مالک تھا اسی لئے اسے کابران کلب کا نمبر معلوم تھا۔

''کابران کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راج کماری بول رہی ہوں۔ کابران سے بات کراؤ''۔ راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ مگر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کابران بول رہا ہوں چندر مکھی۔ خیریت''...... چند لمحوں بعد کابران کی آواز سنائی دی۔

''مجھے کیا ہونا ہے۔ البتہ وہ تمہارے دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ کی خیریت خطرے میں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو''...... کابران کے لہجے میں حیرت تھی۔

''پاکیشیا کے علی عمران۔ وہ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت اس وقت میرے ایک اڈے پر بے ہوش اور بے بس پڑا ہوا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ علی عمران ہی ہے''...... کابران نے کہا۔

''ہاں۔ سو فیصد یقین ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاشو سے ملنے والی رپورٹ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا ہونے سے لے کر ان کے اڈے تک پہنچنے کی تفصیل بتا دی۔

''حیرت ہے کہ یہ لوگ اس قدر آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ ورنہ یہ تو چھلاوے ہیں۔ بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام

ہے'' ...... کابران کی آواز سنائی دی۔

''میں چاہتی ہوں کہ ان کی بے بسی اور ان کی بھیانک موت کا تماشہ میرے ساتھ تم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھو'' ...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تم انہیں ہوش میں لانا چاہتی ہو'' ...... کابران کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''ہاں کیوں'' ...... راج کماری چندر مکھی نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے کابران کی اس بات کی سمجھ نہ آئی ہو۔

''اوہ چندر مکھی۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو شاید وہ غفلت میں مار کھا گئے ہیں لیکن ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے لازماً سچویشن بدل دینی ہے۔ ان کا خاتمہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی کرا دو۔ یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے'' ...... کابران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ارے ارے اتنا خوف۔ فکر مت کرو۔ یہ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ اب ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کی بے بسی کا تماشہ دیکھوں۔ یہ اپنی زندگی کے لئے مجھ سے بھیک مانگے کیونکہ پہلی ملاقات میں یہ جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گیا تھا اور وہ دھمکی مجھے یاد ہے۔ اس وقت بھی اگر میں چاہتی تو اس کا خاتمہ کر سکتی تھی لیکن اس وقت اس کی

حیثیت سرکاری تھی لیکن اب ایسی کوئی بات نہیں۔ اس لئے اب میں جی بھر کر اس سے انتقام لے سکتی ہوں'' ...... راج کماری چندر مکھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا تم انہیں باندھ کر ہوش میں لے آؤ گی'' ...... کابران نے کہا۔

''نہیں۔ انہیں باندھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے سپریم فورس کو انتہائی جدید ترین آلات سے لیس کیا ہوا ہے۔ میں انہیں ایسے انجکشن لگاؤں گی جن کی وجہ سے ان کی گردن سے نیچے کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ البتہ یہ باتیں آسانی سے کر سکیں گے۔ سر گھما سکیں گے، دیکھ سکیں گے، سوچ سکیں گے، محسوس کر سکیں گے لیکن حرکت کرنے سے معذور ہوں گے'' ...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں تمہارے ساتھ ضرور چلوں گا''۔ کابران نے کہا۔

''او کے۔ میں خود کابران کلب آ رہی ہوں۔ میں تمہیں وہاں سے پک کر لوں گی'' ...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر رسیور رکھا۔ میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے بند کر کے میز کے دراز میں رکھی اور پھر کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی جدید ماڈل کی نئی کار میں کابران کلب کی

جانب اُڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت اور جوش کے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بسی کے عالم میں ہنڈرڈ ون کے زیرو روم میں پہنچا کر اس نے دنیا کا بہت بڑا اور عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ اس کی خوشی دیدنی تھی۔ وہ جلد سے جلد کابران کلب سے کابران کو پک کر کے ہنڈرڈ ون پہنچ جانا چاہتی تھی تاکہ وہ بے بس پڑے ہوئے عمران کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے اور اسے اپنے سامنے زندگی کی بھیک مانگنے پر مجبور کر سکے۔

عمران کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک وہ لاشعوری کیفیت میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن کے پردے پر سابقہ مناظر کسی سلوموشن فلم کی طرح ابھرنے لگے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاٹان ایئرپورٹ پر اتر کر ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل زاشان پہنچا تھا اور پھر وہ سب کمرے میں بیٹھے آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنا رہے تھے کہ اچانک اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا شعور اب بیدار ہوا تھا۔

اس نے بے اختیار اپنا سر گھمایا اور ساتھ ہی اپنے جسم کو بھی حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ البتہ اس کا سر گردن تک حرکت کر سکتا تھا۔ وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے میں ٹارچنگ کے انتہائی جدید ترین

آلات نصب تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف نظر آ رہا تھا۔

''یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں جواب دینے والا کوئی نہ تھا اور پھر اس کے ذہن میں راج کماری چندر مکھی کا نام ابھرا کیونکہ یہاں اور کسی کو بھی عمران کی آمد سے کوئی دلچسپی نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ راج کماری چندر مکھی کو ان کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی کیونکہ وہ میک اپ میں اور نئے کاغذات کے ساتھ آیا تھا۔ پہلے جب وہ آیا تھا تو اس کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا تھے۔ جبکہ اس بار اس کے ساتھ کیپٹن شکیل، صفدر، تنویر، صدیقی اور جولیا تھے۔

جولیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس نے مقامی میک اپ کرا دیا تھا تاکہ وہ بھی پہچانے نہ جا سکیں۔ لیکن اس کے باوجود ہوٹل پہنچتے ہی انہیں اس طرح بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا کہ انہیں محسوس تک نہ ہو سکا۔ ہوٹل کا انتخاب بھی عمران کا اپنا تھا ورنہ اگر وہ کسی ٹپ پر اس ہوٹل پہنچتا تو وہ سمجھتا کہ اس ٹپ کی وجہ سے کسی طرح سپریم فورس کو ان کی آمد اور ٹھہرنے کی جگہ کا علم ہو گیا ہے۔ ابھی وہ یہ سب باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ساتھ بیٹھے

ہوئے صفدر کی کراہ سنی تو اس نے گردن گھمائی۔

صفدر ہوش میں آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن ان سب کے جسم بھی عمران کی طرح مفلوج ہو چکے تھے۔ سب نے عمران سے اس ساری صورتحال کے بارے میں پوچھا لیکن ظاہر ہے عمران کیا جواب دیتا کیونکہ وہ خود اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ ساری کارروائی سپریم فورس کی ہو سکتی ہے''...... عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''اگر یہ واقعی سپریم فورس کی کارروائی ہے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ لوگ انتہائی جدید آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس کمرے میں بھی نئے اور جدید آلات موجود ہیں اور جس طرح ہم سب کو ہوٹل میں بے ہوش کیا گیا ہے اور خاص طور پر ہماری یہ پوزیشن کہ ہمیں باندھنے کی بجائے ہمارے جسموں کو گردن سے نیچے مفلوج کر دیا گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی سب نے اس کی بات کی تائید کر دی عمران نے نہ ان کی ان باتوں میں شمولیت کی اور نہ ان کی کسی بات کا جواب دیا۔

اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس طرح وہ اپنی قوت ارادی کی طاقت سے اپنے مفلوج ہوئے اعصابی نظام کو کسی طرح حرکت میں

لا سکے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے مفلوج جسم میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ سی محسوس ہونے لگی پھر یہ تھرتھراہٹ بڑھتی چلی گئی اور چند منٹ میں عمران کے جسم میں حرکت کے آثار خاصے نمایاں ہو گئے لیکن ابھی تک اعصابی نظام پوری طرح حرکت میں نہ آ سکا تھا۔ اس لئے عمران اپنی اس کوشش میں مصروف رہا۔ چونکہ اس نے اپنے ذہن کو ایک جگہ مرکوز کر رکھا تھا اس لئے اس کے ذہن میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔

جب اس کے ذہن میں یہ بات ابھری کہ اب اس کا جسم باقاعدہ حرکت کرنے لگ گیا ہے تو اس نے اپنے ذہن کو آہستہ آہستہ اوپن کرنا شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے کانوں میں اردگرد کی آوازیں بھی پڑنے لگیں اور اسے ماحول کا بھی احساس ہونے لگ گیا۔

''یہ کیسے ہو گیا عمران۔ تمہارا جسم تو باقاعدہ حرکت کر رہا ہے''...... آنکھیں کھولتے ہی اس کے کانوں میں جولیا کی آواز سنائی دی۔

''حرکت میں برکت ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے اسے یہ دیکھ کر خوشگوار سی حیرت ہوئی کہ اس کی باقاعدہ تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس کی خفیہ جیب میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا۔ چونکہ

بھاٹان ائیرپورٹ پر باقاعدہ اسلحہ کی چیکنگ کی جاتی تھی اس لئے وہ سب اپنے ساتھ عام اسلحہ نہ لے آئے تھے البتہ ان سب نے اپنے کوٹوں کی خفیہ جیبوں میں چھوٹے مشین پسٹل رکھ لئے تھے۔

ان خفیہ جیبوں میں مخصوص قسم کا کپڑا استر کے طور پر لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے گائیگر اس پسٹل کو چیک نہ کر سکا تھا اور جیب بھی مکمل طور پر بند کر کے سیل کر دی جاتی تھی تاکہ گائیگر سے نکلنے والی چیکنگ ریز جیب کے اندر نہ داخل ہو سکیں۔ چونکہ باقی جیبیں سیل کرنا ناممکن نہ تھا اس لئے انہوں نے باقی جیبوں میں اسلحہ نہ رکھا تھا۔ عمران نے جیب کھول کر مشین پسٹل نکالا اور اسے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ لیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ باہر نجانے کتنے افراد ہوں گے اس لئے اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور واپس آ کر وہ کرسی پر اسی انداز میں بیٹھ گیا جیسے اس کا جسم گردن سے نیچے تک مفلوج ہو۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ اچانک ایک دھماکے سے کھلا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کا آئیڈیا درست نکلا تھا۔ دروازے سے راج کماری چندر مکھی بڑے فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہو رہی تھی اس کے عقب میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمی نوجوان تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک مقامی آدمی تھا۔ جس نے اپنے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر

''جب تم پہلی بار آئے تھے تو میں نے تمہیں ملاقات کا وقت دے دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی تھی کہ سپریم فورس، ہارڈ ماسٹر کے خلاف کام کر رہی تھی اور اس نے ہارڈ ماسٹر کو ختم کر دیا ہے لیکن تم جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گئے تھے جس سے میں سمجھ گئی تھی کہ تمہارے ذہن میں میرے اور میری ایجنسی کے خلاف زہر موجود ہے۔ چنانچہ میں چوکنا ہو گئی۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے گئے ہو تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر تم دوبارہ آؤ گے تو پھر یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ تم ہمارے دشمن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی تمہاری واپسی ہوئی ہم نے تم پر ہاتھ ڈال دیا''...... راج کماری چندر مکھی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم تو میک اپ میں آئے ہیں اور ہمارے کاغذات بھی نئے ہیں۔ پھر تمہیں ہماری آمد کی اطلاع کیسے مل گئی تھی''...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی بڑے فاخرانہ انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہارے خیال کے مطابق چونکہ بھاٹان ایک پسماندہ ملک ہے اس لئے سپریم فورس بھی ایک پسماندہ ایجنسی ہو گی حالانکہ حقیقت تمہارے اس خیال سے قطعی مختلف ہے۔ سپریم فورس انتہائی جدید ترین آلات سے لیس ہے۔ ہم نے اس وقت جب تم پہلے یہاں آئے تھے ایک خصوصی کیمرے کی مدد سے تمہاری تصویریں

حاصل کر لیں تھیں۔ پھر یہ تصویریں ایئرپورٹ پر نصب خصوصی ساخت کے چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئیں۔ اب چاہے تم کسی بھی میک اپ میں اس کمپیوٹر رینج کو کراس کرو، ان تصویروں کی مدد سے کمپیوٹر تمہاری شناخت کر لے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جیسے ہی تم اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ سے باہر آئے اور اس کمپیوٹر رینج سے گزرے وہاں میرے آدمیوں کو اطلاع مل گئی کہ تم عمران ہو۔ چنانچہ تمہارے ساتھی بھی نظروں میں آ گئے۔ تمہاری نگرانی کی گئی۔ یہاں تقریباً ہر بڑے ہوٹل میں سپریم فورس نے ایسے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ ہم جب چاہیں جسے چاہیں آسانی سے بے ہوش کر کے اغوا کر سکتے ہیں۔ اس طرح تم بے ہوش ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ایسے مخصوص انجکشن لگائے گئے کہ گردن سے نیچے تمہارا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گیا۔ پھر تمہیں ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگا دیئے گئے۔ تمہارے ہوش میں آنے کا مخصوص وقت میں نے اور کابران نے تمہاری گرفتاری کی خوشی میں جام پینے میں گزارا اور پھر ہم یہاں آ گئے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے کہ سپریم فورس اس قدر ایڈوانس ہو چکی ہے اور سائنس میں اتنی ترقی کر چکی ہے۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کیا پروگرام

ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تم مجھے بتاؤ گے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت جو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واپس کیوں آئے ہو“...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ان میں سے کسی کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے ہم سب دوست ہیں۔ البتہ ہم نے ایک پرائیویٹ گروپ ضرور بنایا ہوا ہے جسے فور سٹارز کہا جاتا ہے۔ ہم سب منشیات اور ایسے ہی دوسرے جرائم کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ تم نے بھاتان میں تو ہارڈ ماسٹر کا خاتمہ کر دیا لیکن پاکیشیا میں ہارڈ ماسٹر کام کر رہی ہے اور چونکہ ہارڈ ماسٹر کا ہیڈ کوارٹر بھاتان میں تھا اس لئے ہم یہاں آئے تھے تاکہ یہاں سے ہارڈ ماسٹر کے پاکیشیا سیٹ اپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کا پاکیشیا میں ہی مکمل طور پر قلع قمع کیا جا سکے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ سب غلط ہے اور تمہیں اصل بات بتانی ہی پڑے گی“۔ راج کماری چندر مکھی کے لہجے میں یکلخت تلخی عود کر آئی تھی۔

”اصل بات پوچھنے پر مت اصرار کرو ورنہ میری ساتھی خاتون ناراض بھی ہو سکتی ہے۔ یہ ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ میں کسی دوسری خاتون کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف

کروں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھے دیکھنے اور میرے حسن کی تعریف کرنے کے لئے میک اپ کر کے اور جعلی کاغذات بنوا کر ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر آئے ہو“...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے شاہی رعب اور دبدبے سے چونکہ ڈر لگتا تھا اس لئے مجبوراً سہارے کی خاطر ان سب کو ساتھ لے آنا پڑا اس کے علاوہ میری اور کوئی غلطی نہیں ہے“...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں وقت ضائع کر رہی ہو چندر مکھی۔ یہ آدمی لامحالہ تمہیں چکر دے کر اپنے آپ کو رہا کروانا چاہتا ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ آہستہ آہستہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا جا رہا ہے۔ اسے موقع نہ دو اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت ابھی ہلاک کرا دو۔ ابھی اور اسی وقت“...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے کابران نے اچانک پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہے۔ صرف زبان ہی حرکت کر رہی ہے اور زبان چلا کر یہ کس طرح اپنے آپ کو حرکت میں لا سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کابران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مسٹر کابران آپ واقعی ضرورت سے زیادہ ہی خوفزدہ لگتے ہیں۔ میں تو صرف اس لئے باتیں کر رہا ہوں کہ شاید پھر کبھی راج کماری چندر مکھی سے باتیں کرنے کا موقع نہ مل سکے کیونکہ میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لئے پیار نہیں نفرت دیکھی ہے اور اس کی یہ نفرت یقینی طور پر میری موت کے بعد ہی ختم ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے اس کے بعد تم نے موت کے گھاٹ اتر جانا ہے اور مردے باتیں نہیں کیا کرتے۔ تم اپنے ان تمام ساتھیوں سمیت بہت جلد میرے ہاتھوں لاشوں میں تبدیل ہونے والے ہو اس لئے تم جتنی چاہے باتیں کر لو میں برا نہیں مناؤں گی۔ ویسے بھی بے بس انسانوں کی باتیں سن کر میں غصہ نہیں کرتی بلکہ خوش ہوتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''راج کماری چندر مکھی۔ مجھے اپنے متعلق اب کوئی غلط فہمی نہیں رہی۔ تم نے واقعی جس ذہانت سے مجھے بے بس کیا ہے ایسا آج تک دنیا کے بڑے سے بڑے سیکرٹ ایجنٹوں نے بھی نہ کیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم عورت بھی ہو اور راج کماری بھی اور محاورے کے مطابق شاہی خاندان کے افراد کی ضد مشہور ہوتی ہے اور تم بھی ایک راج کماری ہی ہو اس لئے تم بھی انتہائی ضدی ہو گی اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارے بغیر کسی

صورت بھی باز نہ آؤ گی''...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم جو کچھ بھی کہو بہرحال تمہارا انجام یہی ہو گا۔ میں اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلتی۔ تم سب کی موت طے ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا تم میری آخری خواہش پوری کر سکتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ میں اس فضول بات کی قائل نہیں ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے رہائی وغیرہ کی خواہش نہیں کر رہا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ موت کا وقت اٹل ہے۔ جب وہ وقت آئے گا تو کوئی اسے نہ روک سکے گا اور جب تک وہ لمحہ نہ آئے گا دنیا کی کوئی طاقت مجھے مار نہیں سکتی اور یہ لمحہ کب آئے گا اس کا علم صرف خدا کو ہے۔ میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے تھنڈر فلیش اسلحہ جیسے گرے وغیرہ نے بھاٹان میں سٹور کر رکھا تھا کہاں رکھا ہے۔ کیا یہ اسی لیبارٹری میں ہیں جس میں تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ مل کر تھنڈر میزائل تیار کرانا چاہتی ہو یا علیحدہ کوئی سٹور ہے''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار چونک پڑی۔

''تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہو گیا''...... راج کماری

چندر مکھی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''مجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے لیکن جو نہیں معلوم وہ پوچھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم یہ پوچھ کر کیا کرو گے۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تین فائدے میرے ذہن میں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میرا تجسس دور ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی بھی طرح میری زندگی بچ گئی تو میں ان معلومات سے فائدہ اٹھا لوں گا اور تیسرا فائدہ یہ کہ مجھے تم جیسی خوبصورت راج کماری پر تشدد نہ کرنا پڑے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ میں سب کو چھوڑ کر تمہارے لئے ہی تین بار ہاں ہاں اور ہاں کر دوں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''سوری۔ تم اگر تیسری بات نہ کرتے تو شاید میں بتا ہی دیتی۔ اب نہیں بتاؤں گی۔ اگر تمہیں موقع مل جائے تو بے شک مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے پوچھ لینا اور اب یہ مذاکرات ختم۔ اب تمہاری موت کا لمحہ آ گیا ہے اس لئے تیار ہو جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی کابران بھی کھڑا ہو گیا۔

''ارے ارے۔ اتنی جلدی اٹھ کر کھڑی بھی ہو گئی۔ ابھی تو تم نے کہا ہے کہ تیار ہو جاؤ۔ تیار ہونے کے لئے ہمارے مفلوج جسم

تو ٹھیک کر دو۔ پھر ہمیں غسل کرنے اور اعلیٰ قسم کے شاہی لباس پہننے کے لئے مہیا کرو۔ ہم ایک شاہی خاندان کی راج کماری کے ہاتھوں ہلاک ہونے جا رہے ہیں۔ کم از کم ہماری ہلاکت تو شاہی انداز میں ہونی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''مشین گن مجھے دو''...... راج کماری چندر مکھی نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے اپنے عقب میں کھڑے ہوئے مسلح آدمی کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے اس طرح مڑتے ہی کابران بھی لاشعوری طور پر مڑ کر ادھر دیکھنے لگا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب تک راج کماری چندر مکھی مشین گن ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی۔ چھوٹا سا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور عمران کا ہاتھ جیب سے نکل کر واپس کرسی کے بازو پر بالکل اسی طرح ٹک گیا تھا جیسے وہ بے حس ہوتے ہوئے موجود تھا۔

''اوکے مسٹر عمران۔ گڈ بائی اب تم اپنے آخری سفر پر روانہ ہو جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو گھما کر اس کا رخ عمران کی طرف سیدھا کرنا شروع کر دیا۔

''کیا تم واقعی اس سرد مزاجی سے مجھے ہلاک کرو گی''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ راج کماری چندر مکھی واقعی جو کچھ کہہ رہی ہے اس پر عمل کرے گی۔

''میں دشمنوں کو مار کر ہمیشہ لطف اندوز ہوا کرتی ہوں۔ یہ میری فطرت ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، مشین پسٹل کے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ راج کماری چندر مکھی، کابران اور تیسرے آدمی کے حلق سے بیک وقت نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کابران اور دوسرا آدمی تو چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے جب کہ راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری اور وہ جھٹکا کھا کر پشت کے بل نیچے جا گری تھی۔ اسی لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھل کر آگے بڑھا۔

ادھر راج کماری چندر مکھی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور اٹھتی ہوئی راج کماری چندر مکھی کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سمٹا اور پھر پھیلتا ہوا ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے خون نکل رہا تھا جبکہ کابران اور دوسرا مسلح آدمی سینے پر گولی کھا کر اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو اٹھایا اور لا کر اسی کرسی پر بٹھا دیا جس پر وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ یہ راڈز والی مخصوص کرسی تھی۔

ایک ہاتھ سے اس نے راج کماری چندر مکھی کے جسم کو کرسی کے ساتھ لگایا اور تیزی سے گھوم کر اس نے عقبی پائے پر موجود بٹن

کو پیر سے پش کر دیا۔ کررر کررر کی آواز کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی کے بے ہوش جسم کے گرد راڈز گھوم گئے اور راج کماری چندر مکھی کا جسم راڈز میں جکڑا گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ تو واقعی جادوگر ہیں۔ لیکن آپ نے ہمیں ایسا جادو نہیں سکھایا۔ اب ہم کیسے ٹھیک ہوں گے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بڑے کٹھن چلے کاٹنے پڑتے ہیں یہ جادو سیکھنے کے لئے۔ تم تو صرف تنخواہیں وصول کرنا جانتے ہو۔ کیوں جولیا۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

''تم نے خاک چلے کاٹنے ہیں البتہ تمہارے اندر کسی جادوگر کی روح ضرور حلول کر گئی ہے۔ اگر کوئی تمہیں جانتا نہ ہو تو تمہیں یہ سب کرتے دیکھ کر حیرت سے ہی مر جائیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے اندر جادوگر کی روح ہوتی تو اب تک میں چاند چہرہ راج کماری کو اٹھا کر اپنے محل میں نہ لے جا چکا ہوتا۔ تمہارے لئے یوں جوتیاں گھسیٹتا پھرتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف سے بند اور دوسری طرف سے کھلی ہوئی تھی۔ دوسری طرف سے ایک کھلا برآمد تھا۔

باہر نکلتے ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں پڑی تو وہ مشین گن ہاتھ میں پکڑے تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کونے میں رک کر کان باہر کی طرف لگائے۔ باتیں کرنے کی آوازیں دور سے آ رہی تھیں۔ عمران نے سر آگے بڑھا کر دیکھا تو برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا جبکہ ذرا آگے ایک بڑا پورچ تھا جس میں دو کاریں کھڑی تھیں۔

باتیں کرنے اور ہنسنے کی آوازیں سائیڈ سے آ رہی تھیں۔ عمران برآمدے میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”دیکھ لینا راج کماری براہ راست انہیں گولیاں نہیں مارے گی۔ وہ انہیں تڑپا تڑپا کر مارے گی“...... ایک آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ اسی لئے شاید اتنی دیر ہو گئی ہے۔ راج کماری واقعی دشمنوں کے لئے بے حد سفاک ہے“...... دوسری آواز سنائی دی۔

جب عمران کو یقین ہو گیا کہ کمرے میں صرف دو افراد ہیں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو“...... عمران نے کہا تو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھے۔ ان میں سے ایک کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی گولیوں کی بوچھاڑ میں چیختا ہوا اچھل کر

پشت کے بل نیچے جا گرا۔

”ہاتھ اٹھا دو“...... عمران نے غراتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا تو اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

”دیوار کی طرف منہ کرو“...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی تیزی سے دیوار کی طرف مڑ گیا۔

”میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں بشرطیکہ یہ بتا دو کہ راج کماری کے دشمنوں کو بے حس کرنے کے لئے جو انجکشن لگائے گئے ہیں ان کا اینٹی کہاں ہے“...... عمران نے مشین گن کی نال اس کی کمر سے لگا کر دباتے ہوئے کہا۔

”نیچے۔ نیچے سٹور ہے۔ اس میں۔ اس سٹور میں سب کچھ موجود ہے“...... اس آدمی کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کی دونوں جیبوں کی تلاشی لی اور اس کی ایک جیب سے اس نے ریوالور نکال لیا۔

”اور کتنے افراد ہیں اس عمارت میں۔ جلدی بتاؤ“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہم دو ہیں۔ تیسرا راج کماری کے ساتھ زیرو روم میں گیا ہے۔ بس اور نہیں ہیں“...... اس آدمی نے کہا۔

”او کے۔ پھر اسی طرح ہاتھ سر پر رکھے مڑو اور مجھے سٹور میں لے چلو اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ بچ جاؤ گے ورنہ“...... عمران کا

لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مم مم۔ میں میں......" اس آدمی نے کہا اور اسی طرح سر پر ہاتھ رکھے ہوئے مڑا۔ مگر دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران چونکہ پوری طرح ہوشیار تھا اس لئے دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا عمران کے اوپر اٹھنے والے گھٹنے کی زوردار ضرب کھا کر فضا میں اچھلا اور پھر دھڑام سے ایک کرسی کو ساتھ لئے وہ فرش پر جا گرا نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بوٹ اس کی گردن پر رکھ کر تیزی سے پیر کو موڑ دیا اور اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹتا ہوا اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔

اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ دھماکے سے پہلوؤں پر گرے اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی بھیانک آوازیں نکلنے لگیں۔ ایک لمحے ایک ہزارویں حصے میں اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا اور آنکھیں حلقوں سے باہر ابل آئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس آدمی کی مسخ ہوتی ہوئی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"آندرے۔ آندرے۔ آندرے"...... اس آدمی کے حلق سے

گھگھیاتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"کہاں ہے بے حسی کو دور کرنے والی دوا"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سٹور میں۔ رک جاؤ۔ یہ۔ یہ عذاب مت دو۔ اب میں کچھ نہ کروں گا"...... آندرے نے تڑپتے ہوئے۔ لہجے میں کہا لیکن عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور اس آدمی کے حلق سے آخری خرخراہٹ نکلی۔ اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھتی چلی گئیں۔

عمران تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت چیک کر ڈالی۔ واقعی وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمارت کے اوپر کا حصہ تو عام سے کمروں پر مشتمل تھا جبکہ نیچے تہہ خانے میں انتہائی جدید ترین اسلحے کا ایک بہت بڑا سٹور موجود تھا۔ وہیں اسلحے کے سٹور میں ایک الماری میں بے ہوشی اور بے حسی دور کرنے والی ادویات بھی موجود تھیں۔ عمران نے مخصوص قسم کے انجکشن کا ایک بڑا ڈبہ اٹھایا جس کے لیبل پر درج نام سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ مخصوص بے حس کرنے والی دوا کا تریاق ہے۔

ڈبہ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے ایک وائرلیس کنٹرول بم اٹھا کر اسے آن کیا اور اس کا وائرلیس چارجر جیب میں ڈالا اور بم کو اس سٹور کے اندر چھپا کر وہ تیزی سے باہر

آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بے حسی کے عالم میں موجود تھے جبکہ راج کماری چندر مکھی کرسی پر راڈز میں جکڑی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے مشین گن ایک طرف رکھی۔ جیب سے ڈبہ نکال کر اس نے سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور صفدر کے بازو میں اس نے سرنج میں موجود ایک چوتھائی محلول انجکٹ کر دیا۔

چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے صفدر کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کے بازو میں محلول کی مخصوص مقدار انجیکٹ کر دی۔ اس طرح اس نے سب ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگائے اور ڈبہ ایک طرف رکھ دیا۔ صفدر اب پوری طرح حرکت میں آچکا تھا اور پھر آہستہ آہستہ سب ساتھی ٹھیک ہوتے چلے گئے۔

''سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی باہر جا کر رکیں۔ ہو سکتا ہے کہ اچانک کوئی آ جائے۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر راج کماری چندر مکھی سے مذاکرات کر لوں'' عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''جولیا۔ تم راج کماری چندر مکھی کو ہوش میں لے آؤ''۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ راج کماری چندر مکھی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر

دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کیسے حرکت میں آ گئے۔ یہ سب کیسے ہو گیا تم تو بے حس تھے۔ میں نے خود اپنے سامنے تم سب کو انجکشن لگوائے تھے پھر تم حرکت میں کیسے آ گئے۔ آخر کیسے''...... راج کماری چندر مکھی نے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''تم جیسی خوبصورت خاتون کے سامنے ظاہر ہے میں کیسے بے حس رہ سکتا تھا۔ میری عام حس تو ایک طرف میری تو سوئی ہوئی تمام کی تمام حسیں بھی جاگ اٹھی تھیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اس کا پہلے ہی دماغ خراب ہے۔ تم اب مزید خراب کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہر کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ذہن کا خوبصورتی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مس جولیانا فٹز واٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تمہاری بیوی ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کی چیف ہوں"...... جولیا اس بار راج کماری پر ہی الٹ پڑی۔

"حالانکہ بات ایک ہی ہے۔ عہدوں کے نام میں فرق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"بہرحال تم نے جو طریقہ بھی اختیار کیا ہے۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مجھ سے بھی سپر لوگ اس دنیا میں موجود ہیں لیکن اب تم کیا چاہتے ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی سوال کا جواب جو میں نے تم سے پہلے پوچھا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تھنڈر فلیش ویپن کا سٹاک لیبارٹری کے اندر ہی ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مجھے خود بھی علم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کا علم سوائے شاہ کے اور کسی کو نہیں۔ اس لیبارٹری کے براہ راست وہی انچارج ہیں۔ اس لئے مجھ سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... راج کماری چندر مکھی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم سے مزید بات چیت ہی بے کار ہے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے میرے آدمیوں کا کیا کیا ہے"...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دو لاشیں تو تمہارے سامنے پڑی ہیں۔ باقی دو لاشیں باہر پڑی ہوئی ہیں۔ تمہارے اس اڈے میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور اسلحے کا بہت بڑا سٹور موجود ہے۔ اس سٹور میں موجود ایک طاقتور وائرلیس بم کو میں نے آن کر دیا ہے۔ اس کا ڈی چارجر میری جیب میں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ڈی چارجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے پہلی بار بری طرح بوکھلائے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ اس کمرے میں صرف ایک اور لاش کا اضافہ ہو جائے گا اور اس کے بعد محفوظ فاصلے پر پہنچ کر میں ڈی چارجر کے بٹن کو پریس کر دوں گا۔ اسلحے کے سٹور میں موجود طاقتور بم بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم خود سمجھ سکتی ہو۔ اب خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اتنی عقل تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے دی ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے

جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ راج کماری چندر مکھی کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''مم۔مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا سارا اعتماد جیسے بھاپ بن کر اڑ گیا تھا۔ اب وہ انتہائی خوفزدہ عورت دکھائی دے رہی تھی۔

''اس دنیا میں کون مرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے جب تم ہمارے لئے بے کار ہو تو تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ''...... عمران کا لہجہ انتہائی سفاکانہ تھا۔ لہجے میں اس قدر سرد مہری تھی کہ راج کماری چندر مکھی کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

''مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میری بات سنو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے''...... یکلخت راج کماری چندر مکھی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔ لیکن یاد رکھو۔ تم دشمنوں کے بارے میں انتہائی سفاک اور انتہائی بے رحم طبیعت کی مالک ہو۔ اس لئے دشمن بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی مظاہرہ کر سکتے ہیں''...... عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

''تم۔تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت ہلاک کرو۔ تم جو چاہتے ہو میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پلیز۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔

مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ آخری بار معاف کر دو۔ تم جو کہو گے میں کروں گی۔ اگر تم کہو گے تو میں تم سے شادی بھی کر لوں گی''......

راج کماری چندر مکھی کی حالت اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ وہ پہلے والی بااعتماد راج کماری چندر مکھی لگتی ہی نہ تھی۔ اس کی باتیں سن کر عمران ہنس پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''سنو راج کماری چندر مکھی۔ تم ایک سرکاری ادارے کی چیف ہو اور میں ایسے لوگوں کو سوائے اشد مجبوری کے ہلاک نہیں کیا کرتا اور نہ ہی ان پر تشدد کیا کرتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے آج تک صرف چڑیوں کو اڑتے ہوئے دیکھا ہے کبھی انہیں کسی جال میں پھنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ تمہارا ساتھی کابران درست کہتا تھا لیکن تم نے اس کی بات پر یقین نہ کیا تھا۔ بھاٹان میں موجود افراد کے خلاف کارروائیاں کرنا اور بات ہے۔ بین الاقوامی سطح پر کارروائی کرنا اور بات ہے۔ تم نے جو کچھ سوچا ہے وہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تھنڈر میزائل بنا کر بھاٹان سپریم پاور بن جائے بلکہ یہ کارروائی کر کے تم نے خود ہی اپنے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا ہے۔ آج اگر میں کارروائی نہ کرتا تو کل پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس تمہارے خلاف میدان میں نکل آتے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے آج ہی اس بات کا علم ہو جائے گا کہ بھاٹان کی وہ لیبارٹری کہاں واقع ہے جہاں تم ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کے ساتھ مل کر تھنڈر میزائل تیار کرنے کا پلان بنا چکی ہو''...... عمران نے

کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تو تمہیں تفصیل بتانی ہی پڑے گی۔ ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے افراد کے مقابلے میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ تم نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اپنے آدمی کھاٹان کے ہمراہ ایکریمیا بھیجا تاکہ وہ وہاں سے خفیہ طور پر تھنڈر میزائل بنانے کے لئے مشینری خرید کر یہاں لے آئے۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی۔ میں نے ان اداروں سے رابطہ کیا جو ایسی مشینری سپلائی کرنے کا دھندہ کرتے ہیں اور مجھے اطلاع مل گئی کہ کھاٹان کے نام سے دس بڑے اور مخصوص ساخت کے کنٹینرز بھاٹان ایئر کارگو کے ذریعے بک کرائے گئے ہیں۔ چونکہ میزائل مشینری مخصوص ساخت کے کنٹینرز میں ہی پیک ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کنٹینرز کی ساخت سے ہی علم ہو جاتا ہے کہ ان میں میزائل مشینری پیک ہے۔ یہ رودراس مشین کمپنی کے نام پر بک کرائے گئے ہیں اور ظاہر ہے اتنے بڑے کنٹینرز بڑے ٹرکوں پر لاد کر ہی لیبارٹری پہنچائے جائیں گے۔ جہاں تک لیبارٹری کا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ ایسی لیبارٹریاں کس قسم کے علاقوں میں بنائی جا سکتی ہیں اور بھاٹان کے نقشے پر غور کرنے کے بعد دو علاقے سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک علاقے کا نام شیلانگ ہے اور

دوسرے کا نام آکلس ہے۔ ان میں سے شیلانگ چونکہ دارالحکومت سے زیادہ نزدیک ہے اس لئے یقیناً یہ لیبارٹری شیلانگ کے علاقے میں ہی بنائی گئی ہو گی۔ بہرحال میں نے اپنے آدمی شیلانگ اور آکلس دونوں علاقوں میں بھجوا دیئے ہیں جیسے ہی کنٹینرز کے ٹرک وہاں پہنچیں گے وہ انہیں چیک کر لیں گے۔ اس طرح لیبارٹری کا درست محل وقوع سامنے آ جائے گا۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو تباہ کرنا کوئی مسئلہ نہ ہو گا۔ کیونکہ ایکریمیا، روسیاہ اور دوسری سپر پاورز اور انتہائی ٹاپ بین الاقوامی مجرم تنظیموں کی اتنی لیبارٹریاں ہماری سروس اب تک تباہ کر چکی ہے کہ شاید ہمیں ان کی پوری گنتی بھی یاد نہ رہی ہو اور یہ ایسی لیبارٹریاں تھیں جن کے حفاظتی انتظامات اس قدر جدید اور سخت تھے کہ شاید تم اس کا تصور بھی نہ کر سکو۔ میں تم سے تھنڈر فلیش ویپن کے سٹورز کے بارے میں اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر وہ لیبارٹری کے اندر نہیں ہیں تو پھر انہیں علیحدہ تباہ کرنا پڑے گا ورنہ وہ بھی لیبارٹری کے ساتھ خود بخود تباہ ہو جائیں گے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تم۔ تم۔ جادوگر ہو۔ تم۔ تم واقعی جادوگر ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اصل جادو ذہانت ہوتی ہے راج کماری چندر مکھی۔ اگر ذہانت کا بروقت اور درست استعمال کیا جائے تو اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے

وہ واقعی جادو کا کرشمہ ہی لگتا ہے۔ تم شاید اس لئے حیران ہو رہی ہو کہ مجھے ان ساری تفصیلات کا کیسے علم ہوا تو یہ بھی میں تمہیں بتا دوں کہ ان باتوں کا علم مجھے ہارڈ ماسٹر کے بگ چیف سے ہوا ہے۔ جب تم نے ہارڈ ماسٹر کے خلاف کارروائی کی اس وقت بگ چیف اسمتھ ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ تم نے اس کی پرواہ نہ کی مگر میں نے اسے تلاش کر لیا۔ اس طرح مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو گیا جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مجھے معاف کر دو۔ پلیز مجھے معاف کر دو اور میری جان بخش دو۔ آج کے بعد میں کبھی تمہارے خلاف نہیں سوچوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیں تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تم اب تک تیار شدہ تھنڈر فلیش ویپن ضائع کر دو اور آئندہ تھنڈر فلیش ویپن بنانے کا ارادہ ترک کر دو اور بس۔ اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں چاہتا''...... عمران نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں تیار ہوں اس لئے کہ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تھنڈر فلیش ویپن سے ہم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کیونکہ ابھی آغاز بھی نہیں ہوا اور تم لوگ اس حد تک پہنچ گئے ہو۔ اگر یہ تیار ہو گئے تو واقعی پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس بھاٹان پر دھاوا بول دیں گے اور بھاٹان میں واقعی اتنا دم خم نہیں ہے کہ ان سب کا مقابلہ کر

سکے۔ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ پورے کا پورا بھاٹان ختم ہو جائے گا اور نہ میں ایسا چاہتی ہوں اور نہ ہی اعلیٰ اقدس ایسا چاہیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تم تیار ہو تو تمہاری جان بھی بچ سکتی ہے اور تمہاری لیبارٹری بھی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے کہہ دیا ہے کہ میں تیار ہوں۔ اب واقعی مجھے ان ویپنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''تو پھر ایسا کرو کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو یہاں کال کرو اور اسے ہمارے حوالے کر دو۔ ہم اسے ایکریمیا کے حوالے کر دیں گے۔ جہاں سے وہ خفیہ طور پر فرار ہو کر یہاں آیا ہوا ہے۔ تم نے ایسا کر دیا تو پھر سمجھ لو کہ تمہاری جان بچ گئی ہے۔ ورنہ......'' عمران نے کہا۔

''وہ کھاٹان کے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچے گا۔ تم میرے ساتھ وہاں چلو۔ میں اسے تمہارے حوالے کر دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''سوری راج کماری۔ اسے تمہیں یہاں بلوانا ہو گا اور جواب ہاں یا نہ میں دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے''...... عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

''لیکن کیسے بلواؤں۔ تم مجھے آزاد کرو گے تو میں اسے بلواؤں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''جولیا۔ باہر جس کمرے میں لاشیں پڑی ہیں وہاں کارڈ لیس فون موجود ہے۔ وہ لے آؤ''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

''یہ تمہاری کیا لگتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''اگر کچھ لگتی ہوتی تو کیا اس طرح میرا حکم مانتی۔ الٹا مجھے اس کا حکم ماننا پڑتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی نے اس طرح سرہلایا جیسے اسے عمران کی بات کا یقین آ گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کارڈ لیس فون اٹھائے واپس آ گئی اور اس نے فون پیس عمران کو دے دیا۔

''اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے فون آن کر کے اس پر نمبر پریس کر دیئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

''یہ اس کے کان سے لگا دو''...... عمران نے فون پیس جولیا کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور جولیا فون پیس اٹھائے راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھ گئی۔

''یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے راج کماری۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا یا کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر اس کا نتیجہ تمہیں ہی بھگتنا ہو گا اور میرا وعدہ ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں انتہائی عبرتناک اور بھیانک ہو گی۔ اب سوچ لو کہ تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا پھر......'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ اب میں کوئی شرارت نہ کروں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ جولیا نے فون پیس راج کماری چندر مکھی کے کان سے لگا دیا۔

''ہیلو''...... اچانک فون پیس سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاتان پہنچ گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ ابھی نصف گھنٹہ پہلے پہنچے ہیں۔ آپ کے منتظر ہیں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ان دونوں کو ہنڈرڈ ون بھجوا دو۔ میں یہاں موجود ہوں اور میں ان سے فوری ملنا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''فوراً بھیجو انہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر کو حرکت دے کر فون آف کرنے کے لئے کہا تو جولیا نے بٹن دبا کر فون آف کر دیا۔

''کتنی دیر میں وہ دونوں یہاں پہنچیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آؤ جولیا۔ ہم مل کر ان دونوں کا شایان شان استقبال کریں''...... عمران نے جولیا سے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''مجھے تو آزاد کر دو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ جب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں پہنچ جائے گا تو پھر تمہیں آزاد کر دیا جائے گا''...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر اب مایوسی اور شکستگی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ واقعی ذہنی طور پر عمران کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کر چکی ہو۔

''یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ اب میں کیا کروں۔ عمران تو سب کچھ ختم کر دے گا۔ اب نہ ہمارے پاس ویپنز رہیں گے اور نہ ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ عمران یقیناً اسے ہلاک کر دے گا۔ وہ اسے کسی بھی صورت میں ایکریمیا کے حوالے نہیں کرے گا۔ کاش میں نے کابران کی بات مان لی ہوتی اور انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دیا ہوتا۔ کاش۔ کاش''...... راج کماری چندر مکھی نے عمران اور جولیا

کے باہر جاتے ہی بے بسی کے عالم میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔

وہ کچھ دیر اسی طرح بڑبڑاتی رہی پھر اس کے چہرے پر یکلخت شدید غیض و غضب کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے خود کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر اس نے اپنے آپ کو اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔ گو اس کا جسم راڈز میں پھنسا ہوا تھا لیکن جسم سکیڑ کر اوپر کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کا جسم آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے دونوں بازو راڈز سے باہر نکل آئے اور اس کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی ایک جھٹکے سے اٹھی اور اچھل کر کرسی سے نیچے اتر آئی۔ وہ آزاد ہو چکی تھی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ راج کماری چندر مکھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ کمرے کے عقبی سمت کی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک خاص حصے پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے قریب ہی کونے کے ساتھ دیوار کا ایک حصہ سائیڈ پر ہٹ گیا اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آنے لگی۔

راج کماری چندر مکھی تیزی سے راہداری میں گئی اور اس نے مڑ کر فرش کے ایک حصے پر پیر مارا تو دیوار برابر ہو گئی۔ راج کماری تیزی سے مڑی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی راہداری کے آخر میں

موجود بند دروازے پر پہنچ گئی۔ راج کماری چندر مکھی نے وہاں فرش کے ایک حصے پر زور سے پیر مارا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

راج کماری چندر مکھی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی تھی۔ یہ کمرہ بند تھا۔ اس میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ روشندان۔ راج کماری چندر مکھی نے دوڑ کر سامنے والی دیوار پر ایک بار پھر مخصوص انداز میں ہاتھ رکھ کر دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور دوسری طرف ایک سرنگ سی دور تک جاتی دکھائی دی۔ راج کماری چندر مکھی اس سرنگ میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ لیکن آگے جا کر وہ اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ سرنگ کے اختتام پر پختہ دیوار تھی۔

راج کماری نے اس دیوار کے ایک حصے پر بھی ہاتھ رکھ کر دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور راج کماری چندر مکھی اچھل کر دوسری طرف گئی تو یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں سٹنگ روم کی طرز کا فرنیچر موجود تھا۔ راج کماری تیزی سے آگے بڑھی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی البتہ پورچ میں نیلے رنگ کی ایک کار موجود تھی جس کے شیشے کلرڈ تھے۔

راج کماری چندر مکھی نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کار کوٹھی سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی تھوڑی دور جانے کے بعد راج کماری

چندر مکھی نے کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے روکی اور نیچے اتر کر وہ دوڑتی ہوئی ریسٹورنٹ میں داخل ہو گئی۔ راج کماری چندر مکھی جیسے ہی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی وہاں موجود عملہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ بھاٹان کے سب لوگ راج کماری چندر مکھی کو جانتے تھے اس لئے وہ راج کماری کو یہاں اس چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں دیکھ کر چونک پڑے تھے۔ کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے راج کماری کے قریب پہنچتے ہی اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا۔ لیکن راج کماری نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں اور کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس اور کھاٹان کہاں ہیں''...... راج کماری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں راج کماری جی۔ آپ نے خود ہی تو کوڈ ورڈز میں اشارہ کر دیا تھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو راج کماری چندر مکھی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''گڈ۔ مجھے صرف یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم نے میرا اشارہ نہ سمجھا ہو اور ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کو بھجوا دیا ہو اور سنو۔ فوری طور پر ایکشن گروپ کو ہنڈرڈ ون پر بھیجو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں

موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے وہاں بے بس کر دیا تھا۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوئی ہوں اور انہیں ابھی اس کا علم نہیں ہے۔ وہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایکشن گروپ ہنڈرڈ ون کے سپیشل دستے سے اندر جا کر وہاں بے ہوش کر دینے والے گیس کے سسٹم کو آن کر کے انہیں بے ہوش کر دے اور اس کے بعد ان سب کو گولیوں سے اڑا دیں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

’’یس راج کماری جی۔ لیکن ایکشن گروپ کو وہاں پہنچنے میں دیر لگ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس دوران یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو کیوں نہ ہم سپریم فورس کو پورے دارالحکومت میں پھیلا دیں تاکہ اگر یہ لوگ باہر نکلیں تو فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ٹھیک ہے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ میں ہیڈ کوارٹر میں آ رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ جب میں ہیڈ کوارٹر پہنچوں تو مجھے ان کی موت کی خبر مل جائے‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بے بسی اور موت کا خوف زائل ہو چکا تھا اور اب وہ پھر سے ایکٹیو ہو گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو عبرتناک موت مارنے کے

لئے۔ اس کے چہرے پر عزم تھا۔ وہ اب کسی بھی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ نہ چھوڑنا چاہتی تھی۔ عمران نے جس بے دردی سے اس کے دوست کابران کو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا تھا وہ اس سے کابران کی موت کا بھی بدلہ لینا چاہتی تھی اور اس بار اس نے قطعی فیصلہ کر لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار اس کے قابو میں آ گئے تو وہ انہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائے گی۔

''میں پوچھتی ہوں کہ آخر تم نے اس راج کماری کو زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ مجھے تو وہ شکل و صورت سے انتہائی مکار اور عیار عورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتی ہے اور یہ بھی سن لو۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ اس نے فون کرتے ہوئے کوڈ ورڈز استعمال کئے ہیں کیونکہ اس کی گفتگو میں تین لفظ فالتو تھے۔ اس لئے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں نہیں آئے گا''...... زیرو روم سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کسی بھی لمحے اسے بھی موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے اور اس اڈے کو بھی اڑایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں آ رہا ہے''...... صفدر نے چونک کر عمران سے پوچھا اور عمران نے اثبات

میں سر ہلاتے ہوئے راج کماری چندرمکھی کے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ یہ عورت حد درجہ مکار ہے۔ وہ اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے ہار نہیں مان سکتی''...... صدیقی نے کہا۔

''چلو جولیا تو خود خاتون ہے اس لئے وہ عورتوں کی نفسیات سمجھنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ لیکن تم نے اتنا بڑا دعویٰ کیسے کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کے چہرے پر مکاری اور عیاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی صاف نظر آ رہی تھی''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''بہرحال تھوڑی دیر میں پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہوتا ہے۔ جب تک راج کماری ہمارے قبضے میں ہے ہمیں کسی بات کی فکر نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھی خاموش ہو گئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو باقاعدہ مختلف جگہوں پر کھڑا کر دیا تا کہ جیسے ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاتان آئیں ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔

''کیا تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ہلاک کرنا چاہتے ہو''۔ جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ سائنس دان ہے اور میری حتیٰ الوسع کوشش ہوتی

ہے کہ ایسے لوگ ہلاک نہ ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ تھنڈر میزائل پاکیشیا کے لئے تیار کرنے پر رضا مند ہو جائے۔ اگر وہ رضامند نہ ہوا تو پھر بعد میں سوچیں گے کہ اس کا کیا کیا جائے۔ بہرحال ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہمارے قبضے میں آجانے کے بعد سپریم فورس مکمل طور پر بے بس ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس لیبارٹری اور سٹور کو بھی تلاش کر لیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم نے تو اسے بتایا تھا کہ تمہیں اس لیبارٹری کا بھی علم ہے اور کنٹینرز وہاں پہنچنے کے بعد تصدیق ہو جائے گی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بات تو میں نے اسے آمادہ کرنے کے لئے کی تھی کہ تاکہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اپنے قبضے میں کر سکوں۔ ویسے میں نے ایئرپورٹ پر کارگو سے معلوم کر لیا تھا۔ کنٹینرز عام فلائٹ سے آنے کی بجائے خصوصی چارٹرڈ ٹرانسپورٹ طیارے پر ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے اور وہاں سے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ اب یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ کہاں گئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس راج کماری پر تشدد کر کے معلوم کیا جا سکتا تھا''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یہ مہرہ تو اپنے ہاتھ میں ہے ہی۔ میں پہلے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو کور کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہے جس میں وہ راج کماری موجود ہے''...... اچانک عقبی طرف موجود کیپٹن شکیل نے تیزی سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... عمران نے بے اختیار چونک کر کہا۔

''میں ویسے ہی چیک کرنے ادھر چلا گیا تھا۔ دروازہ اندر سے باقاعدہ لاکڈ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اندرونی طرف بھاگ پڑا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ زیرو روم کا بھاری دروازہ واقعی اندر سے لاکڈ تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال تالے کے مخصوص حصے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ نے لاک توڑ دیا اور عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ کرسی جس پر راج کماری چندر مکھی جکڑی ہوئی تھی خالی پڑی ہوئی تھی البتہ اس کے راڈز ویسے ہی موجود تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نکل گئی ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر اس جگہ کو چھوڑنا ہو گا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس کوٹھی سے نکل کر سائیڈ گلی میں دوڑتے ہوئے عقبی طرف موجود سڑک پر پہنچ گئے۔ یہ نو تعمیر شدہ آبادی دکھائی دیتی تھی کیونکہ یہاں بیشتر کوٹھیاں

ابھی زیر تعمیر تھیں۔ تھوڑا آگے جاتے ہی انہیں ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے گیٹ پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا نظر آ گیا۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔

''صفدر سائیڈ کی دیوار سے اندر کود کر چھوٹا پھاٹک کھول دو۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ سائیڈ کی عام سی دیوار پر ہاتھ رکھ کر اچھلا اور ایک لمحے کے لئے وہ دیوار پر نظر آیا۔ دوسرے لمحے وہ اندر کود چکا تھا اس طرف کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک اندر سے کھل گیا اور وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ اندر آ جانے کے بعد صفدر نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا۔

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عورت مکار ہے اسے ہلاک کر دینا ہی اچھا ہوتا۔ تم نے اسے زندہ چھوڑ کر غلطی کی ہے۔ اب وہ نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہو گی۔ اب اس کا دوبارہ ہاتھ آنا بھی مشکل ہو جائے گا اور اگر اس نے اپنی سپریم فورس کو ہمارے پیچھے لگا دیا تو ہماری مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا''...... جولیا نے کوٹھی کے اندرونی کمرے میں پہنچتے ہی عمران سے کہا۔

''اب کیا کہوں۔ میں تو ہر عورت کو سیدھی سادی سی مخلوق سمجھتا ہوں اب وہ اتنی چالاک اور تیز ہو گی اس کا اندازہ نہ تھا مجھے۔ خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی لیکن یہاں موجود ہر چیز پر گرد کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں''...... عمران نے مقامی لہجے اور مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

''ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں نصب ہے''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مستعدانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اسے وہی نمبر دیا جو راج کماری چندر مکھی نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا بتایا تھا اور جس پر اس نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاٹان کو بھجوانے کا حکم دیا تھا۔

''یہ تو سپیشل نمبر ہے جناب۔ اس کا ریکارڈ تو صرف ڈائریکٹر جنرل صاحب کے پاس ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ یہ سپیشل نمبر ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب یہ فون گیارہ نمبروں پر مشتمل ہے جبکہ دارالحکومت میں دس نمبروں کے فون ہیں۔ گیارہ نمبروں والے سارے فون سپیشل فون ہوتے ہیں اور صرف شاہی خاندان کے افراد کو ہی الاٹ کئے جاتے ہیں ان کا ایکسچینج بھی علیحدہ ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈائریکٹر جنرل کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں جناب اور ریکارڈ ان کی ذاتی تحویل میں ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دی گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ چند لمحوں تک کریڈل دبائے رکھنے کے بعد عمران نے کریڈل چھوڑا اور وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو راج کماری چندر مکھی نے بتائے تھے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی آواز ہے جسے راج کماری چندر مکھی نے حکم دیا تھا۔

"کابران بول رہا ہوں۔ راج کماری جی پہنچ گئی ہیں"۔ عمران نے راج کماری چندر مکھی کے ساتھی کابران کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی زخمی بول رہا ہو۔

"آپ۔ آپ کے متعلق تو راج کماری جی نے بتایا تھا کہ آپ ہلاک ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ تو مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ آئی ہے۔ لیکن میں مرا نہیں ہوں۔ ابھی زندہ ہوں البتہ گولی مجھے ضرور لگی ہے اور میں شدید زخمی ہوں راج کماری سے بات کراؤ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کابران۔ تم زندہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود تمہارے سینے پر برسٹ لگتے ہوئے دیکھا تھا"...... چند لمحوں بعد راج کماری چندر مکھی کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں زخمی ہوں چندر مکھی۔ شدید زخمی۔ مجھے ابھی ہوش آیا ہے۔ میں اسی کمرے میں ہوں۔ یہاں فون پیس پڑا ہوا تھا۔ اسی سے بات کر رہا ہوں۔ دروازہ لاکڈ ہے اور کمرہ بند ہے۔ میں زیادہ حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تم مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئی ہو گی۔ پلیز۔ جلدی سے آؤ اور مجھے کسی ہسپتال میں پہنچاؤ۔ ورنہ میں مر جاؤں گا۔ پلیز میری مدد کرو۔ میں شدید تکلیف میں مبتلا ہوں"...... عمران نے نقاہت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم فکر مت کرو۔ میرے آدمی خفیہ راستے سے وہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ ایک سسٹم آن کر کے وہاں موجود عمران اور اس کے

ساتھیوں کو بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے۔ ہنڈرڈ ون پر ان کا قبضہ ہے۔ میں گروپ لیڈر کو ابھی ٹرانسمیٹر پر کہہ دیتی ہوں۔ وہ تمہیں فوراً ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کر دے گا۔ حوصلہ رکھو۔ صرف چند لمحوں کی بات ہے''...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پلیز جلدی کرو۔ مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی تھی جولیا۔ یہ عورت واقعی مکار ہے۔ اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے''...... عمران نے رسیور رکھ کر مڑتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''دیر سے سہی بہرحال شکر ہے کہ تم نے میری بات تسلیم تو کی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے۔ سپریم فورس ہمیں اس عمارت میں نہ پا کر پورے دارالحکومت میں تلاش کرے گی اور ہم ظاہر ہے مستقل طور پر تو یہاں چھپے نہیں رہ سکتے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ کا بندوبست کرنا ہو گا۔ رقم میرے پاس موجود ہے۔ تم سب یہاں ٹھہرو میں جا کر سامان خرید کر لے آتا ہوں پھر آئندہ کا پروگرام

مرتب کریں گے۔ اب چونکہ سپریم فورس ہمارے پیچھے پڑ جائے گی اس لئے ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سرسراہٹ کی تیز آوازیں کمرے سے باہر برآمدے میں گونج اٹھیں اور عمران اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر ادھر دیکھا۔ ہلکے نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے برآمدے میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

''سانس روک لو۔ جلدی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرش پر اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹ گیا جیسے اچانک بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے گرا ہو۔ اس کے سارے ساتھی اس کا اشارہ دیکھ کر فرش پر اسی انداز میں لیٹ گئے۔ انہیں سانس روکے ابھی صرف چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ نیلے رنگ کا دھواں یکلخت غائب ہو گیا۔

''اب سانس لے سکتے ہو۔ یہ انتہائی جدید ترین ہوازن گیس ہے جو صرف چند لمحوں کے بعد ہی غائب ہو جاتی ہے۔ اس میں صرف خامی اتنی ہی ہے کہ یہ بے رنگ نہیں ہوتی لیکن ہوتی بے حد زود اثر ہے جو ایک لمحے میں طاقتور سے طاقتور آدمی کو بھی بے ہوش کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں ہاتھ کے اشارے

سے روکا اور خود تیزی سے وہ دروازے کی اوٹ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی اچھل کر نیچے گرے۔

''اٹھ کر قابو کر لو انہیں''...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر لات جماتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹے ہوئے عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھلے اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ چاروں افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ان کے جسموں کے نچلے حصے پر گولیاں چلائی تھیں اور جس جس جگہ انہیں گولیاں لگی تھیں وہاں سے خون نکل رہا تھا۔

''باہر ان کے ساتھی موجود ہوں گے۔ اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور چیک کرو۔ جو نظر آئے اسے اڑا دو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سوائے جولیا کے باقی ساتھی ان آدمیوں کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

''یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''سیریم فورس میری توقع سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہو رہی ہے۔ اب مجھے سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنا ہو گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کمرے میں آیا۔

''باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ صرف ایک کار خالی کھڑی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس کار کو یہاں سے کچھ دور چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے اسے بے ہوش کیا تھا۔ اس آدمی کی ٹانگ زخمی تھی۔

چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا جسم تیزی سے جھٹکے کھانے لگا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا۔

''اتان۔ میرا نام اتان ہے''...... اس آدمی نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

''سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ......'' عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کی حالت انتہائی تیزی سے خراب ہوتی چلی گئی۔ اس کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں لگیں اور وہ اس بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا جیسے جان کنی کے عالم میں ہو۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

''بتاؤ۔ ورنہ......'' عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ۔ یہ عذاب مت دو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں یہ عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ پلیز''...... اس آدمی نے خرخراہٹ بھری آواز میں کہا۔

''بتاؤ''...... عمران کے لہجے میں غراہٹ اور تیز ہو گئی۔

''آگومتی روڈ پر پرنس ایمپائر میں ہے ہیڈ کوارٹر''...... اتان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پوری تفصیل بتاؤ۔ اس کا نقشہ۔ اس کے اندر جانے کے راستے۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''مم مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ ہمارا تعلق چیکنگ گروپ سے ہے۔ ہمارا دفتر اس پلازہ کے ایک کونے میں ہے۔ سارا پلازہ ہیڈ کوارٹر ہے نیچے تہہ خانے ہیں۔ سٹور ہیں۔ مجھے نہیں معلوم''...... اتان نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

''راج کماری چندر مکھی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ کہاں ہوتی ہے۔ کوئی

ایسی جگہ بتاؤ جہاں وہ لازماً مل جائے''...... عمران نے پوچھا۔

''مم۔ مم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ راج کماری جی روزانہ اپنی ماں سے ملنے جاتی ہے۔ چاکاری کالونی میں کوٹھی نمبر دو سو دس لیکن کب جاتی ہے۔ اس کا علم نہیں ہے''...... اتان نے جواب دیا۔

''کیا وہاں اس کی ماں اکیلی رہتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے۔ اس کے والد شاہ بھاٹان کا رشتے میں بھائی تھا۔ اس کی ماں اکیلی رہتی ہے دو ملازموں کے ساتھ۔ راج کماری جی اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہے اور وہ اس سے ضرور ملنے جاتی ہے''...... اتان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں اندر موجود ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک آدمی نے بتایا تھا کہ تم سب اکٹھے یہاں آئے پھر ایک آدمی اندر دیوار پھاند کر گیا اور پھر تم چھوٹے پھاٹک سے اندر چلے گئے۔ ہمیں حکم تھا کہ پہلے تمہیں بے ہوش کیا جائے پھر گولیوں سے اڑایا جائے''...... اتان نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔

"باقی افراد کو بھی ختم کر دو۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے عقبی سمت سے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کمرے میں موجود جولیا اور کیپٹن شکیل سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کوٹھی کا عقبی دروازہ کھول کر ایک ایک کر کے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

"دو دو کے گروپ میں ٹیکسیاں پکڑ کر چاکاری کالونی پہنچو۔ جولیا میرے ساتھ جائے گی۔ ہم نے وہاں راج کماری چندر مکھی کی ماں کی رہائش گاہ میں داخل ہونا ہے۔ اب وہی ہماری بہترین پناہ گاہ بن سکتی ہے۔ جو گروپ پہلے پہنچے وہ کوٹھی میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لے اور ایک آدمی باہر گیٹ پر موجود رہے تاکہ دوسرے آنے والوں کو اشارہ کر سکے کوٹھی نمبر دو سو دس ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی دو دو کے گروپ کی صورت میں تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ جبکہ عمران، جولیا کو ساتھ لے کر ایک اور گلی میں داخل ہو گیا۔ کافی فاصلہ انہوں نے مختلف گلیوں میں سے گزر کر طے کیا اور پھر ایک سڑک پر پہنچتے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی۔

عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی اسے چاکاری کالونی چلنے کا کہہ دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک پرانی آبادی میں پہنچ گئے۔ یہاں موجود عمارتوں کی حالت بتا رہی تھی کہ یہ عمارتیں خاصے پرانے وقت کی بنی ہوئی ہیں لیکن تمام عمارتیں وسیع و عریض اور شاندار کوٹھیوں پر مشتمل تھیں۔ عمران نے ٹیکسی ایک سائیڈ پر رکوائی

اور پھر نیچے اتر کر کرایہ ادا کر کے وہ جولیا کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیلے رنگ کی ایک شاندار عمارت کے سامنے پہنچ چکے تھے اس پر دو سو دس نمبر تحریر تھا۔ عمران اور جولیا سڑک کراس کر کے جیسے ہی کوٹھی کے پھاٹک کے قریب پہنچے پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔

"آئیں عمران صاحب۔ باقی ساتھی بھی پہنچ چکے ہیں۔ صرف آپ کا ہی انتظار تھا"...... صفدر نے کہا اور واپس اندر چلا گیا۔ عمران جولیا کو ساتھ لئے اندر چلا گیا۔ خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی۔

"اتنی بڑی کوٹھی میں صرف دو ملازم تھے۔ اس کے علاوہ ایک بوڑھی عورت تھی جس کی شکل راج کماری چندر مکھی سے ملتی جلتی ہے۔ ہم نے ان تینوں کو بے ہوش کر دیا ہے"...... صفدر نے پھاٹک بند کر کے عمران کے ساتھ اندر کی طرف چلتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بوڑھی عورت صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"جولیا۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر بوڑھی عورت کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھی عورت نے

کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''اٹھ کر بیٹھ جاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ عورت بے اختیار چیخ پڑی اور بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''تم۔ تم سب کون ہو۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب''...... بوڑھی عورت نے خوف کی شدت سے لرزتے ہوئے کہا۔

''تم راج کماری چندر مکھی کی ماں ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں راج کماری چندر مکھی کی ماں ہوں''...... بوڑھی عورت نے کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میرا نام لیلا وتی ہے۔ مگر۔ مگر تم کون ہو''...... عورت نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہاری بیٹی راج کماری چندر مکھی روزانہ یہاں تم سے ملنے آتی ہے''...... عمران نے پوچھا تو عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ وہ روز آتی ہے''...... لیلا وتی نے کہا۔

''کس وقت آتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے آنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ جب اسے وقت ملتا ہے آ جاتی ہے۔ مگر۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا تم میری بیٹی کے دشمن ہو''...... لیلا وتی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہم اس کے دشمن نہیں دوست ہیں۔ اس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ قاتل اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں لیکن اسے علم نہیں ہے۔ ہم نے بڑی مشکل سے تمہارا پتہ معلوم کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم اسے اس طرح یہاں بلاؤ کہ اسے ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے لیکن وہ فوراً یہاں آ جائے تاکہ ہم اسے تفصیل سے سب کچھ بتا سکیں، ہم ہر صورت میں اس کی جان بچانا چاہتے ہیں۔ اگر دیر ہو گئی اور دشمن اس تک پہنچ گئے تو پھر تم کبھی اپنی بیٹی کو نہ دیکھ سکو گی''...... عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ اپنی مرضی کی مالک ہے۔ جب چاہے گی آئے گی۔ میں لاکھ کوشش کروں وہ نہیں آئے گی۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ وہ مجھ سے محبت ضرور کرتی ہے لیکن میری کسی بات پر کان نہیں دھرتی ہے''...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جولیا۔ اسے آف ہاف کر دو''...... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا جو لیلا وتی کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور بوڑھی عورت چیختی ہوئی دوبارہ صوفے پر گری اور پھر الٹ کر نیچے قالین پر جا گری۔ اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور عورت کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔

کمرے کے کونے میں ایک تپائی پر فون رکھا ہوا تھا۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چندر مکھی سے بات کراؤ میں لیلا وتی بول رہی ہوں''...... عمران نے اس بوڑھی عورت کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بالکل اسی طرح لرز رہی تھی جیسے اس بوڑھی عورت کی آواز بولتے ہوئے لرزتی تھی۔

''ماں جی۔ آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''چندر مکھی سے بات کراؤ۔ میری طبیعت خراب ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماں بھاشو کہہ رہا ہے کہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔ کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر مہتاب کو بلوا لینا تھا وہ آپ کا بلڈ پریشر چیک کر لیتا''...... چند لمحوں بعد ہی راج کماری چندر مکھی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ڈاکٹر والا کوئی مسئلہ نہیں ہے چندر مکھی۔ تم ایسا کرو کہ فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ بغیر کوئی وقت ضائع کیئے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہوا ماں جی۔ خیریت تو ہے۔ کیا ہوا۔ آپ بتاتی کیوں نہیں''...... راج کماری چندر مکھی کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ واقعی بری طرح پریشان ہو گئی ہے۔

''گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ویسے میں ٹھیک ہوں لیکن تم اگر فوراً نہ آئی تو پھر نجانے کیا ہو جائے۔ میرا دل بری طرح گھبرا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہی ہوں۔ ابھی آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''واقعی ماں بیٹی میں بے پناہ محبت ہے۔ بہرحال اب تمہیں باہر اسے کور کرنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے آئے یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد کار کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران کمرے سے نکل کر برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے اپنے آپ کو ایک ستون کی اوٹ میں روک لیا۔ صفدر بڑا پھاٹک کھول رہا تھا۔ پھاٹک کھلتے ہی نیلے رنگ کی ایک کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سیدھی پورچ کی طرف آئی اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ کار میں راج کماری چندر مکھی اکیلی ہی تھی۔ دور سے ہی اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ پورچ میں کار روک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتری اور ادھر ادھر دیکھے بغیر برآمدے کی طرف بڑھی۔

''اتنی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں راج کماری چندر مکھی۔ تمہاری

ماں جی کو فی الحال کچھ نہیں ہوا''...... عمران نے ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ساکت ہو گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت جیسے پتھرا سا گیا تھا۔ اسی لمحے عمران کے دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر سے نکل کر آ گئے۔

''تم۔تم۔ یہاں۔ یہاں کیسے پہنچ گئے تم''...... راج کماری چندر مکھی کے منہ سے رک رک کر آواز نکلی۔

''ویسے مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہو۔ اس سے تمہاری قدر میرے دل میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کا جسم قدرے ڈھیلا پڑ گیا۔

''تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ تم یہاں بھی پہنچ سکتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آؤ اندر آؤ۔ لیکن ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ اتنی عقل تو تم میں ہو گی کہ تم یہاں کوئی ایسی کوشش نہ کرو گی جس کا نتیجہ تمہاری ماں کی موت کی صورت میں نکلے''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم اب ماں جی پر تشدد کرو گے۔ یعنی

ایک بوڑھی عورت پر''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں تمہاری ماں پر تشدد کروں گا۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ اس کا نتیجہ تمہاری ماں کو بھگتنا ہو گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے کیا ہوا ماں جی کو۔ کیا تم نے انہیں مار ڈالا ہے''۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے قالین پر پڑی ہوئی اپنی ماں پر جھپٹی۔

''زندہ ہے لیکن بے ہوش ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راج کماری چندر مکھی کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔

''کیا چاہتے ہو تم۔ تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گی۔ لیکن میری ماں جی کو کچھ نہ کہو۔ پلیز۔ میں تمہاری منت کرتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے سیدھی ہوتے ہی ایک بار پھر رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''یہاں صوفے پر بیٹھ جاؤ۔ میں نے ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر دھکیل دیا۔ جیسے ہی راج کماری چندر مکھی صوفے پر بیٹھی۔ کیپٹن شکیل اور صدیقی تیزی سے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

''جولیا۔ راج کماری چندر مکھی کی ماں کی کنپٹی سے ریوالور لگا دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں ٹریگر دبا دینا''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی قالین پر پڑی ہوئی بوڑھی عورت کی طرف بڑھ گئی۔

''رک جاؤ۔ مت مارو۔ مت مارو۔ میری ماں کو مت مارو۔ اس نے پہلے ہی بہت دکھ اٹھائے ہیں۔ مت مارو۔ تم جو کہو گے میں ویسے ہی کروں گی میری ماں کو مت مارو۔ پلیز پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا۔

''جب تک تم تعاون کرتی رہو گی تمہاری ماں زندہ رہے گی۔ لیکن جیسے ہی تم نے کوئی مکاری دکھائی۔ دوسرے لمحے جولیا کی انگلی ٹریگر پر دب جائے گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں تعاون کروں گی۔ پلیز تم میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ سب کچھ لے لو۔ سب کچھ۔ مگر میری ماں کو انگلی بھی مت لگانا۔ میں تمہیں اپنا سب کچھ دے دوں گی بس تم میری ماں کو زندہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا میرا کوئی اپنا نہیں ہے۔ کوئی بھی نہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے واقعی روتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ہاتھ جوڑ دیئے۔

''دیکھو راج کماری چندر مکھی۔ اگر تم اپنی ماں کی زندگی چاہتی ہو تو پھر ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور تھنڈر فلیش ویپن ہمارے حوالے

کر دو''...... عمران نے کہا۔

''جو چاہو لے لو۔ مجھے صرف اپنی ماں کی زندگی عزیز ہے۔ پورا بھاٹان لے جاؤ۔ مگر میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ اس نے بہت دکھ دیکھے ہیں۔ میں اسے مزید کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی اور اسے ہر حال میں زندہ دیکھنا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے روتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ بے بسی اور بیچارگی ظاہر ہو رہی تھی۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو فوراً یہاں بلاؤ لیکن سنو۔ اس بار اگر تم نے مکاری اور عیاری سے کام لیتے ہوئے کوئی کوڈ ورڈز استعمال کئے تو پھر تمہاری اور تمہاری ماں دونوں کی ایک ہی قبر بنے گی۔ مشترکہ قبر''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گی۔ میں ابھی بلاتی ہوں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران نے فون پیس اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ جولیا بدستور بوڑھی عورت کی کنپٹی سے ریوالور لگائے ہوئے تھی۔ راج کماری چندر مکھی نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ماں جی کے گھر سے۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ماں جی کے گھر فوراً بھجواؤ۔ مجھے ان کی

ضرورت پیش آ گئی ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”ماں جی تو ٹھیک ہیں راج کماری جی“...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”ہاں۔ اچانک ان کا سر چکرانے لگ گیا تھا۔ اب خاصا فرق پڑ گیا ہے۔ لیکن ان کی ایک خاص کیفیت میں نے نوٹ کی ہے اور میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں۔ فوراً بھیجو اسے۔ میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتی“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”یس راج کماری جی“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور رکھ دیا۔

”تم نے پھر کوڈ گفتگو کی ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”نہیں بالکل نہیں۔ میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں۔ میری ماں جی کی جان خطرے میں ہے۔ اگر میری ماں جی نہ رہیں تو کیا میں نے اس ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا اچار ڈالنا ہے۔ میری طرف سے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ یا اسے میرے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ اب میں کچھ نہیں کروں گی۔ یہ ڈاکٹر اور اس کی ایجاد میری جان کو آ گئے ہیں۔ اب ان کا ختم ہو جانا ہی میرے لئے اچھا ہو گا۔ اس لئے تم ان کے ساتھ جو مرضی کرنا میں تمہارے آڑے نہیں آؤں گی۔ بالکل نہیں آؤں گی“...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم لوگ باہر جاؤ جیسے ہی ڈاکٹر فرینڈس آئے اسے یہاں لے آؤ۔ اگر کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تو مجھے اشارہ کر دینا تاکہ میں راج کماری چندر مکھی اور اس کی ماں کو فوراً ہلاک کر دوں۔ اس بار میں اس کا کوئی لحاظ نہیں کروں گا“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سوائے جولیا کے وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئے۔

”ماں جی کو ہوش میں لے آؤ۔ ورنہ یہ مر جائیں گی۔ یہ ہائی بلڈ پریشر کی مریض ہیں۔ ان کا زیادہ دیر تک بے ہوش رہنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

”او کے۔ جولیا اسے ہوش میں لے آؤ“...... عمران نے کہا تو جولیا نے ریوالور جیب میں رکھا اور بوڑھیا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

”ارے ارے۔ کیا کر رہی ہو۔ ماں جی مر جائیں گی۔ ارے رکو“...... راج کماری چندر مکھی نے تڑپ کر جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اسے ہوش میں لایا جا رہا ہے۔ چند لمحے سانس رکے رہنے سے انہیں کچھ نہیں ہو گا“...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بوڑھی عورت کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو جولیا پیچھے

ہٹ گئی۔ چند لمحوں بعد بوڑھی عورت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''ماں جی۔ ماں جی۔ آپ ٹھیک تو ہیں ماں جی''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر تڑپ کر آگے بڑھی۔ اس بار اس کی تڑپ اس قدر شدید تھی کہ عمران بھی اسے نہ روک سکا تھا۔

''چندر مکھی۔ چندر مکھی تم۔ وہ۔ وہ لوگ۔ وہ''...... لیلاوتی نے ہوش میں آ کر کہا۔

''یہ دوست ہیں ماں جی۔ یہ ہمارے دوست ہیں۔ آپ تو ٹھیک ہیں نا ماں جی''...... راج کماری چندر مکھی نے اپنی ماں کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ارے میری ٹانگیں۔ میری ٹانگیں۔ اوہ۔ اوہ''...... لیلاوتی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اور آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی ٹانگیں بے حس ہو گئی ہوں۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا بلڈ پریشر۔ اوہ۔ کہاں ہے آپ کی دوا۔ جلدی دیں۔ پلیز۔ کہاں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی کی طرف دوڑی جس پر مختلف سائز اور رنگوں کی کئی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں۔

وہ اس طرح بوکھلا کر آگے بڑھی تھی کہ گرنے سے بچنے کے لئے اسے بے اختیار دیوار پر بنے ہوئے کارنس پر ہاتھ رکھ کر اپنے

آپ کو سہارا دینا پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران اور جولیا جو اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ فرش کا وہ سارا حصہ جس پر صوفے کے ساتھ وہ بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دوا، تپائی اور راج کماری چندر مکھی موجود تھی یکلخت اس طرح پلٹ گیا تھا جیسے کوئی تختہ الٹ جاتا ہے۔ اب وہاں نہ صوفہ تھا اور نہ تپائی۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہ پھر نکل گئی۔ جلدی چلو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے بیرونی دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے جولیا بھی دوڑتی ہوئی باہر آ گئی۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... باہر موجود اس کے ساتھی صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''وہ اپنی ماں سمیت نکل گئی ہے اور ہمیں اب فوراً اس کوٹھی کو خالی کرنا ہے۔ درمیانی دیوار پھلانگ کر سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ساتھ والی کوٹھی کی درمیانی دیوار کی طرف دوڑ پڑا۔ یہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران نے جمپ لگایا اور ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے صفدر، جولیا، صدیقی اور کیپٹن شکیل بھی دیوار پھلانگ کر اندر کود پڑے۔

''کیا ہوا ہے سارٹا۔ یہ دھماکے کیسے ہیں''...... اچانک ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کوٹھی کے اندرونی حصے کی طرف سے آئی تھی۔

''میں دیکھتا ہوں جی''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اندرونی طرف کو دوڑ پڑے۔ پھر جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچے۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر باہر آ گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی مگر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے گھسیٹ کر اپنے سینے سے لگا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور وہ آدمی چند لمحے تڑپنے کے بعد ڈھیلا پڑ گیا۔

''کون ہے سارٹا۔ کیا ہوا۔ تم چیخے کیوں تھے سارٹا''...... اندر سے پھر وہی نسوانی آواز سنائی دی لیکن عمران کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اندر سے ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران اس ادھیڑ عمر آدمی کو جس کا نام شاید سارٹا تھا اٹھا کر ایک راہداری میں آ گیا۔ اسی لمحے ساتھ والی کوٹھی کے باہر کئی کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اس آدمی کو اندر ڈال کر ایک بار پھر باہر برآمدے میں آ گیا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اڑ اڑ کر اس کوٹھی کے اندر گرتے ہوئے دیکھے تو اس کے

لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ بال بال بچے تھے ورنہ راج کماری چندر مکھی نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

''عمران صاحب۔ صرف ایک بوڑھی اور بیمار عورت بستر پر پڑی تھی۔ اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ باقی اس عمارت میں کوئی آدمی نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے دروازے پر آ کر کہا۔

''ساتھ والی کوٹھی پر حملہ ہو گیا ہے۔ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اندر تلاشی لینی ہے اور جب ہم انہیں نہ ملیں گے تو ہو سکتا ہے وہ اس کوٹھی کی بھی تلاشی لیں اس لئے تم سب اوپر والی منزل پر چلو۔ باہر نجانے ان کے کتنے آدمی موجود ہوں''...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ اوپر کمرے گرد سے اٹے ہوئے تھے یوں لگتا تھا جیسے اوپر کوئی آتا جاتا ہی نہ ہو۔ ابھی وہ کمروں کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما ہو۔

''عمران صاحب''...... صفدر کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں اندھیرا سا بھر گیا اور پھر اس کے تمام احساسات یکلخت ختم ہو کر رہ گئے۔

راج کماری چندر مکھی انتہائی سجے ہوئے کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید غیض وغضب کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں ان کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی۔ انہوں نے میری ماں جی کو بے ہوش کر کے اپنے تابوت میں خود کیل ٹھونک لی ہے۔ اب جب تک میں ان سب کو لاشوں میں تبدیل کر کے ان کی لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دوں چین سے نہ بیٹھوں گی۔ ان کی موت عبرتناک ہو گی انتہائی عبرتناک''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو راج کماری چندر مکھی تیزی سے گھومی لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ آنے والی ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔

''اوہ۔ آپ رانی آپا۔ آپ یہاں کیسے آ گئیں''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری ماں جی نے بلوایا تھا بیٹی۔ میں ان سے مل کر آ رہی ہوں۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔ وہ کون لوگ تھے۔ تمہاری ماں جی تو تمہاری طرف سے انتہائی پریشان ہیں انہیں ابھی تک غشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہیں سمجھاؤں کہ تم ان خطرناک لوگوں کے منہ نہ لگو۔ وہ جو کہتے ہیں ان کی بات مان جاؤ۔ تم ماں جی کی اکلوتی اولاد ہو بیٹی اس کا کچھ تو خیال کرو ورنہ اسے کچھ ہو گیا تو تم ہمیشہ کے لئے اکیلی رہ جاؤ گی''...... آنے والی عورت نے بڑے فکر مند لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ماں جی مجھے ابھی تک بچی سمجھتی ہیں۔ یہ ان کی محبت ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں رانی آپا۔ خطرے کا وقت تو گزر گیا ہے۔ وہ اب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ انہوں نے میرے اور میری ماں جی کے ساتھ جو کچھ بھی کیا ہے اس کا اب میں ان سے بھرپور انتقام لوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن ہوا کیا تھا۔ تمہاری ماں جی تو بے حد ڈری ہوئی ہیں۔ وہ تو کچھ بتاتی نہیں۔ صرف بار بار یہی بات کہہ رہی ہیں کہ تمہیں سمجھاؤں۔ تمہیں سمجھاؤں بس''...... اس عورت نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ رانی آپا راج کماری چندر مکھی کی والدہ کی رشتہ دار

تھیں۔ بیوہ تھیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں۔ ان کی اور راج کماری چندر مکھی کی ماں جی کی بچپن سے ہی گہری دوستی تھی جو اب تک گہرے تعلقات کی صورت میں چلی آ رہی تھی۔ اس لئے راج کماری چندر مکھی بھی اس کی بے حد عزت کرتی تھی اور اسے رانی آپا کہہ کر پکارتی تھی۔

''رانی آپا۔ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ یہاں ایک خطرناک مشن پر آئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں گرفتار کرنا چاہتی تھی لیکن نجانے وہ کس طرح ماں جی کے گھر پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں ماں جی کو مجبور کر کے مجھے فون کرایا۔ ماں جی نے مجھے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ میں جیسے ہی وہاں پہنچی تو وہاں انہوں نے مجھے قابو کر لیا۔ لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ اس مکان کے اندر بھی میں نے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کیونکہ مجھے پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ ہو سکتا ہے کبھی ماں جی کو یرغمال بنا کر مجھے کسی غلط کام کے لئے مجبور کرنے یا ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا تھا لیکن اس بار ایسا ہو گیا۔ چنانچہ ان انتظامات کی بنا پر میں ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ماں جی سمیت وہاں سے نکل کر یہاں بڑے گھر میں آ گئی۔ اس دوران میرے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا اور ابھی تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوشی کی حالت میں یہاں پہنچ جائیں گے پھر میں ان سے جی بھر کر اس بات کا انتقام لوں گی کہ انہوں نے میری ماں جی کو اپنے ناپاک ہاتھ کیوں لگائے۔ آپ ماں جی کو تسلی

دیں کہ اب ہم مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں اب ہمارے دشمن میرے ہاتھوں کسی بھی طرح خود کو نہ بچا پائیں گے میں انہیں بھیانک موت ماروں گی ایسی موت کہ مرنے کے بعد بھی ان کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے اس عورت کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی اپنا خیال رکھنا چندر مکھی۔ اگر تمہیں ذرا بھی تکلیف پہنچی تو تمہاری ماں جی تم سے پہلے مر جائیں گی۔ ان کی زندگی تمہاری زندگی سے منسوب ہے''...... اس عورت نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں رانی آپا اور ماں جی کو بھی تسلی دیں''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا اور وہ عورت سر ہلاتی ہوئی واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا۔ راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو راج کماری چندر مکھی تیزی سے میز کی طرف لپکی اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ شیرکا کالنگ۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ رپورٹ دو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی تیز اور تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔ اس میں صرف دو بے ہوش ملازم ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ وہ سب وہاں سے نکل کر جا چکے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے شیرکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ اتنی جلدی وہ نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔ ساتھ والی کوٹھیاں چیک کرو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی ساتھ والی کوٹھی میں چلے گئے ہوں۔ وہاں کار تو نہیں ہے۔ اردگرد کے لوگوں سے بھی معلومات کرو۔ جیسے بھی ہو ڈھونڈو انہیں اور لا کر میرے قدموں میں ڈالو۔ سمجھے تم۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیس راج کماری جی۔ میں نے پہلے ہی ساتھ والی کوٹھی چیک کرائی ہے۔ یہ لوگ وہاں گئے تھے۔ وہاں ایک بوڑھی عورت اور ایک ادھیڑ عمر مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ کوٹھی بھی خالی ہے۔ وہ شاید اس کے عقبی طرف سے نکل گئے ہیں۔ اوور''۔ شیرکا نے جواب دیا۔

''تم وہیں ٹھہرو۔ میں خود آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور چند لمحوں بعد اس کی بلٹ پروف کار انتہائی تیز رفتاری سے چاکاری کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی ماں جی کی کوٹھی کے

سامنے پہنچ گئی۔ وہاں چار کالے رنگ کی کاریں موجود تھیں۔ جیسے ہی راج کماری چندر مکھی کار روک کر نیچے اتری ایک طرف سے ایک درمیانے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں راج کماری کو سلام کیا۔

''کس کوٹھی میں گئے ہیں وہ لوگ شیرکا''...... راج کماری نے کہا۔

''اس بائیں ہاتھ والی کوٹھی میں راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ رانی روپ چندا کی کوٹھی میں گئے ہیں وہ۔ آؤ میرے ساتھ''...... راج کماری نے کہا اور تیزی سے اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔

''رانی تو بیمار رہتی ہے۔ کہیں مر تو نہیں گئی''...... راج کماری نے پھاٹک کراس کرتے ہوئے اپنے پیچھے آنے والے شیرکا سے پوچھا۔

''ان دونوں کو میں نے ہسپتال بھجوا دیا ہے راج کماری جی۔ ان کی حالت خراب تھی''...... شیرکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور راج کماری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لان کراس کر کے وہ برآمدے میں پہنچی اور پھر ادھر ادھر غور سے دیکھتی ہوئی وہ آگے

راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ اچانک رک گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ واپس باہر آئے ہیں۔ ان کے قدموں کے نشانات موجود ہیں''...... راج کماری نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور واپس باہر برآمدے میں آ گئی۔

''اوپر والی منزل چیک کی ہے''...... راج کماری نے شیرکا سے پوچھا۔

''اوپر والی منزل۔نہیں۔ اوپر جا کر وہ کیا کریں گے۔ اوپر سے تو نکلنے کا راستہ بھی نہیں ہے''...... شیرکا نے کہا۔

''ہاں۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے''...... راج کماری نے کہا اور ایک بار پھر راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ پھر اس نے سارے کمرے اور راہداریاں گھوم ڈالیں۔ لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ راج کماری چندر مکھی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ گہری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی کلیو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے وہاں ان کا کوئی کلیو نہ مل رہا تھا جس سے اس کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''شیرکا۔ تم نے کون سی گیس فائر کی تھی زانی کی کوٹھی میں''۔ اچانک راج کماری نے پوچھا۔

''تھری سکس وائیگ گیس۔ یہ انتہائی زود اثر گیس ہے راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''کتنے کپسول فائر کئے تھے''...... راج کماری نے پوچھا۔

''عقبی طرف اور سامنے سے تقریباً دس کپسول بیک وقت فائر کئے تھے''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر اوپر جا کر چیک کرو۔ یہ گیس بے حد تیز ہے۔ اتنے کپسول فائر ہونے پر تو یہ گیس یہاں ہر طرف پھیل گئی ہو گی۔ اور تم نے کہا ہے کہ رانی اور اس کے ملازم دونوں کی حالت خراب تھی۔ یقیناً اس گیس کا اثر ہوا ہو گا۔ ان لوگوں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہو گا۔ پھر ان پر گیس کے اثرات ہوئے ہوں گے۔ اگر بے ہوش آدمی پر اس گیس کے اثرات ہو جائیں تو اس کی حالت بے حد خراب ہو جاتی ہے۔ جاؤ اوپر معلوم کرو ہو سکتا ہے کہ وہ اوپر ہی ہوں اور وہیں بے ہوش ہو کر گر گئے ہوں''...... راج کماری نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... شیرکا نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑا۔ راج کماری بھی اندر جانے کی بجائے باہر برآمدے میں آ گئی۔ اس نے شیرکا کے ساتھ چار مسلح افراد کو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل میں جاتے ہوئے دیکھا۔ سیڑھیاں راہداری سے اوپر کی طرف جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد شیرکا انتہائی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔

''راج کماری جی۔ راج کماری جی۔ وہ سب اوپر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ راج کماری جی آپ کا اندازہ سو فیصد درست

نکلا ہے وہ سب وہیں ہیں''...... شیرکا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑی اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے راہداری کی طرف مڑی اور پھر اکٹھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتی اوپر پہنچ گئی ایک بڑے سے کمرے میں پہنچتے ہی وہ رک گئی وہاں واقعی ایک عورت اور پانچ مرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے ان کے گرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اچانک بے ہوش ہوئے اور پھر انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

''اب دیکھنا عمران کہ راج کماری چندر مکھی تم سے کیسا انتقام لیتی ہے تمہاری روح بھی صدیوں تک ویرانوں میں سر پٹختی پھرے گی''...... راج کماری چندر مکھی نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے جسم کو بڑے نفرت بھرے انداز میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ شیرکا کی طرف مڑی۔

''ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں پوائنٹ الیون کے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ میں وہیں جا رہی ہوں لیکن سنو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ان کے ہاتھ پیر باندھ دینا۔ میرے پہنچنے تک ان میں سے کسی ایک کو بھی ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ سمجھے تم''...... راج کماری نے شیرکا سے مخاطب ہوکر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا اور راج کماری

سر ہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی اس کی آنکھوں میں اس بھوکی بلی کی آنکھوں جیسی چمک تھی جسے اچانک انتہائی آسان شکار نظر آ گیا ہو۔ اس کا چہرہ بھی خوشی سے دمک رہا تھا۔ اس کے آدمیوں نے واقعی کام دکھایا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر اس کی گرفت میں آ گئے تھے۔ راج کماری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے بھرپور انداز میں انتقام لے گی اور انہیں اس قابل ہی نہ چھوڑے گی کہ وہ کسی طرح بھی اس کے ہاتھوں سے نکل سکیں۔ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی وہ ان سب کو گولیوں سے بھون کر رکھ دے گی۔

اچانک ایک زور دار جھٹکا سا لگا اور عمران کے جسم میں انتہائی تیز درد کی ایک لہر دوڑتی چلی گئی اور اس تیز درد کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد جب اس کا شعور پوری طرح جاگا تو اس نے بے اختیار چونک کر اردگرد کا جائزہ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے دائیں بائیں موجود تھے ان سب کے جسموں میں بھی حرکت کے آثار موجود تھے سب سے آخر میں جولیا کو باندھا گیا تھا اور ایک نوجوان جولیا کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔

یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی ساخت کسی قدیم معبد کی طرح تھی دیواریں ٹھوس پتھروں کی بنی ہوئی تھیں فرش بھی پتھروں کا تھا ایک طرف ایک دیوار کے سامنے ایک کافی بڑا آگ کا الاؤ سا جل رہا تھا اس الاؤ کے اوپر دو زنجیریں لٹک رہی تھیں

جن کے آخری سروں پر کڑے تھے۔ یہ زنجیریں اوپر ایک گارڈر کے ساتھ منسلک تھیں اور گارڈر چھت کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اس ہال نما کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو موٹی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اسی لمحے جولیا کے بازو میں انجکشن لگانے والا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”ہم کس کے قیدی ہیں کم از کم اتنا تو بتاتے جاؤ بھائی صاحب“...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا اور وہ آدمی چونک کر عمران کی طرف بڑھا۔

”اوہ۔ تمہیں ہوش آ گیا ہے تم راج کماری کے قیدی ہو اور اب تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا اس لئے جو دعا مانگنا چاہتے ہو مانگ لو کیونکہ اس کے بعد تمہیں کوئی موقع نہیں ملے گا“...... اس آدمی نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس ہال سے باہر نکل گیا اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا اور عمران نے اپنے جسم کے گرد بندھی زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اسی لمحے اس کے ساتھی بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں عمران صاحب“...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

”ہم راج کماری چندرمکھی کے ایک بار پھر سے مہمان بن گئے ہیں۔ اسے شاید ہماری مہمان نوازی ضرورت سے زیادہ ہی پسند آ

گئی ہے جو ہمیں بار بار قابو کر لیتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں کو کلائی کے گرد موجود کڑوں سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کڑے کلائیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔

”عمران۔ یہ ہم کہاں ہیں اور یہ آگ“...... اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”راج کماری چندر مکھی ہمیں زندہ جلانے کا پروگرام بنائے ہوئے ہے اس لئے اس نے یہ الاؤ جلا رکھا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”مس جولیا۔ آپ اپنے ہاتھوں کو کڑوں سے نکالنے کی کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ آپ ہاتھ نکال لیں گی“...... جولیا کے ساتھ موجود کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”نہیں۔ یہ کڑے بہت تنگ ہیں بہرحال میں کوشش کر رہی ہوں“...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور راج کماری چندر مکھی اندر داخل ہوئی اس کا چہرہ مسرت اور کامیابی سے چمک رہا تھا اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے جسم پر چست لباس تھا اور اس نے ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا جبکہ اس کے پیچھے دو مشین گن بردار تھے دونوں کی بیلٹس کے ساتھ ہولسٹر بھی موجود تھے جن میں سے ریوالور کے دستے جھانک رہے تھے۔

انہوں نے اندر آ کر دروازہ بند نہ کیا تھا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا آخر کار تم لوگ میرے قبضے میں آ ہی گئے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں“...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک مشین گن بردار نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھائی اور راج کماری چندر مکھی کے پاس رکھ دی راج کماری چندر مکھی بڑے فاخرانہ انداز میں اس پر بیٹھ گئی جبکہ وہ دونوں مشین گن بردار اور کوڑا بردار پہلوان پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

”تم واقعی غضب کی اداکارہ ہو راج کماری چندر مکھی۔ خواہ مخواہ یہاں وقت ضائع کر رہی ہو اگر تم ہالی وڈ چلی جاؤ تو یقیناً اداکاری کے سارے ایوارڈز تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے اور پوری دنیا کے کروڑوں حسن پرست اور اداکاری کے دلدادہ ناظرین کا بھی بھلا ہو جائے گا“...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”گڈ۔ تم میری تعریف کر رہے ہو۔ مجھے تمہاری تعریف پسند آئی اس لئے ایک کوڑے کی معافی تمہیں دی جاتی ہے لیکن صرف ایک کوڑے کی“...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے ابھی تو میں نے تعریف شروع ہی نہیں کی ابھی تو میں تمہید باندھ رہا تھا ویسے ایک بات ہے تمہاری تعریف کرنا دراصل سورج کو چراغ۔ میرا مطلب ہے جدید دور میں سورج کو بجلی کا بلب

دکھانا ہے۔ ویسے باقی دو مشین گنوں سے معافی کا کیا طریقہ کار ہے گالیاں دینا پڑیں گی یا پھر ان کے لئے بھی تعریفوں سے ہی کام چل جائے گا''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیا تم اب اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہے ہو۔ ہونہہ۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ اور اس طرح کی حرکتیں کرے گا یہ واقعی تمہارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کس طرح معلوم ہو گیا کہ میں اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہا ہوں''...... عمران نے حیران ہو کر کہا اس کی حیرت حقیقی تھی۔

''یہ باقی مشین گنوں اور گالیوں کا کیا مطلب''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارے آدمیوں کے پاس ایک کوڑا اور دو مشین گنیں ہیں اور تم نے میری تعریف پر کوڑا معاف کر دیا ہے۔ اس طرح اب دو مشین گنیں رہ گئی ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ بھی تعریف سے معاف ہوں گی یا گالیوں سے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اب سمجھی۔ تو یہ مطلب تھا تمہارا۔ جبکہ میرا مطلب اور تھا میں تمہیں ایک سو کوڑے مارنے کا فیصلہ کر کے آئی تھی جن میں سے ایک کوڑا میں نے معاف کر دیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا اس کا مطلب ہے کہ ابھی ننانوے تعریفیں مزید کرنا پڑیں گی لیکن راج کماری چندر مکھی اب اگر تمہارے اندر اتنی تعریف کے قابل صلاحیتیں ہی نہ ہوں تو پھر''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''سنکارا''...... اس نے چیخ کر اپنے عقب میں کھڑے ہوئے کوڑا بردار پہلوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حکم راج کماری جی''...... کوڑا بردار نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''آگے بڑھو اور پوری قوت سے گن کر ننانوے کوڑے اس عمران کو مارو۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی''...... اس پہلوان نما آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ راج کماری۔ اس طرح کا حکم دینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو اگر میرے جسم سے کوڑا چھو بھی گیا تو اس کے بعد میری طرف سے تمہارے لئے تمام رعائتیں ختم ہو جائیں گی''۔ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرے لئے رعائتیں۔ بہت خوب تو تمہیں اب بھی یقین ہے کہ تم یہاں سے زندہ بچ کر جا سکو گے''...... راج کماری نے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا البتہ اس نے آگے بڑھتے ہوئے پہلوان نما کوڑا بردار کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''ہاں میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے صرف اس لئے کہ تم ایک معصوم سی بچی کی طرح ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تمہاری بہرحال سرکاری حیثیت بھی ہے اور پھر تم یہاں کی راج کماری بھی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں میرے ہاتھوں کوئی نقصان پہنچے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''چلو جو رعایت تم نے کی ہے وہ میں بھی کر دیتی ہوں اور وہ یہ کہ تمہاری ہلاکت تمہارے ساتھیوں کے بعد ہو گی تاکہ تم اپنی آنکھوں سے اپنے تمام ساتھیوں کا حشر دیکھ سکو اب کارروائی کا آغاز اس عورت سے ہو گا جسے تم جولیا کہتے ہو اس نے میری ماں جی کی کنپٹی پر پسٹل رکھا تھا۔ اس جرم کی ایسی عبرتناک سزا کا اس نے کبھی تصور تک نہیں کیا ہو گا۔ اسے اب اس بات کی سزا بھگتنی ہو گی۔ بھیانک سزا''...... راج کماری نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے اپنی ان حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ بعد میں تمہیں پچھتانے کا بھی وقت نہیں ملے گا''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''بھاشو اور جوگو۔ تم دونوں اس عورت کو زنجیروں سے آزاد کر

کے الاؤ کے اوپر الٹا لٹکا دو''...... چندر مکھی نے دونوں مشین گن برداروں سے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دونوں نے کہا اور اپنی مشین گنیں وہیں دیواروں کے ساتھ لگا کر وہ تیزی سے جولیا کی طرف بڑھنے لگے۔

''خیال رکھنا یہ بھی اس عمران کی ساتھی ہے''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... ان میں سے ایک نے کہا اور پھر جولیا کے قریب جا کر ان میں سے ایک نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا منہ زبردستی جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے جولیا کا سر پکڑ لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھا اور پھر ان دونوں نے آگے بڑھ کر جولیا کی زنجیروں کو کھولنا شروع کر دیا۔

جولیا کا جسم ان کے ہاتھوں پر لٹکا ہوا تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے لیکن اچانک اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس نے جولیا کے ایک ہاتھ کو آہستہ سے حرکت کرتے دیکھ لیا تھا۔ جو ایک آدمی کے ہولسٹر میں موجود ریوالور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا بے ہوش نہیں ہوئی تھی بلکہ اس نے

سانس روک لیا تھا اور اب وہ بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔ جب ساری زنجیریں کھل گئیں تو اچانک وہ آدمی جس پر جولیا کا وزن پڑا ہوا تھا تیزی سے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریوالور کے دھماکے ہوئے اور بھاشو اور جوگو کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جولیا نے اس آدمی کے ہولسٹر سے اچانک ریوالور کھینچ کر اسے زور سے دھکا دے دیا تھا اور اس کے اچانک لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہی جولیا نے ان پر فائر کھول دیا تھا۔ یہ دیکھتے ہی راج کماری چندر مکھی اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے عقبی کھلے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جولیا نے اس پر فائر کیا لیکن اچانک کوڑا بردار پہلوان درمیان میں آ گیا اور راج کماری چندر مکھی نہ صرف بچ گئی بلکہ وہ دروازے سے باہر جا گری اور غائب ہو گئی۔ جولیا دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

''رک جاؤ جولیا۔ پہلے ہمیں آزاد کرو۔ دروازہ اندر سے بند کر دو''...... عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا جو دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس نے جلدی سے بھاری دروازہ ایک دھماکے سے بند کیا اور اس کو لاک کر دیا۔

''کاش یہ پہلوان اچانک سامنے نہ آ جاتا تو میں اس راج کماری کو دیکھ لیتی''...... جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''وہ واقعی بے حد پھرتیلی اور عیار ذہن کی مالکہ ہے۔ اس کے

پاس اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی''...... عمران نے کہا اور جولیا نے آگے بڑھ کر تیزی سے عمران کی کلائیوں کے گرد موجود کڑے کھول دیئے اور عمران اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا جبکہ جولیا، عمران کے ساتھ موجود صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ پہلوان اور مشین گن بردار تینوں افراد اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اپنے پیروں کے گرد موجود کڑے کھولے اور پھر اچھل کر آگے بڑھ گیا۔

اس نے دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھائی اور پھر دروازہ کھول کر اس نے باہر چھلانگ لگا دی۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر بیک وقت میں کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا کھلے دروازے سے یکلخت باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوم گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ برآمدہ خالی تھا۔ سامنے ایک کھلا صحن تھا جس میں موجود لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران عمارت کے باقی حصوں کو چیک کرنے لگا۔ لیکن یہ قدیم معبد نما عمارت یکسر خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے تیزی سے بیرونی پھاٹک سے باہر نکل کر دیکھا تو یہ عمارت ایک گھنے جنگل میں بنی ہوئی تھی۔ ایک کچی سی سڑک سامنے دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس پر اڑتی ہوئی دھول بتا رہی تھی کہ راج کماری

چندر مکھی کار میں بیٹھ کر تھوڑی دیر قبل فرار ہوئی ہے اور یہ دھول اس کار کی تیز رفتاری کی وجہ سے اڑ رہی ہے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور واپس اندر کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو برآمدے میں آتے ہوئے دیکھا۔

''وہ نکل گئی اور عمارت خالی ہے۔ شاید یہاں یہی لوگ رہتے تھے جنہیں جولیا نے ختم کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

''عمران صاحب۔ یہ عورت حد درجہ مکار اور عیار ہے۔ اس کے ساتھ اب کھلی جنگ کرنا پڑے گی''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا لیکن عمران مان ہی نہیں رہا تھا۔ حالانکہ اس نے دوبارہ دھوکہ دیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''دوسری بار تو میں بے حد چوکنا تھا لیکن میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس بوڑھی عورت کے مکان میں اس قسم کا سسٹم موجود ہو گا بہرحال اب یہ بچ کر نہیں جا سکے گی۔ اگر جولیا سانس نہ روک لیتی تو جو سزا اس نے جولیا کو دینے کا سوچا تھا وہ واقعی انتہائی عبرتناک تھی اور ہم بے بس تھے۔ ویل ڈن جولیا۔ ریئلی ویل ڈن''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت مسرت کی شدت سے کھل اٹھا۔

''میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر وہ مجھے ویسے ہی کھولتے تب بھی میں انہیں ختم کر دیتی۔ لیکن جب اس نے بے ہوش کرنے والی

گیس کی بوتل نکالی تو میں نے پلاننگ کر لی اور سانس روک لیا۔ میری نظر اس کے ہولسٹر میں موجود ریوالور پر تھی تاکہ میں اسے نکال کر پانسہ پلٹ سکوں اور میں اپنی اس کوشش میں کامیاب رہی''...... پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے جولیا نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ کی ہوشیاری نے آج ہم سب کو بچا لیا ورنہ اس بار عمران صاحب سمیت ہم واقعی بے بس ہو کر رہ گئے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا مسکرا دی۔ عمارت سے نکل کر وہ کچی سڑک پر جانے کی بجائے اس کے ساتھ ساتھ جنگل میں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے ادھا راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک دور سے انہیں دھول اڑتی ہوئی دکھائی دی۔

''اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم نے ان سے گاڑیاں بھی حاصل کرنی ہیں اور ان میں سے ایک کو زندہ بھی پکڑنا ہے۔ سب کے سب درختوں کی اوٹ لے لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی تیزی سے ایک چوڑے درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا۔ سارے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے مختلف درختوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دو کاریں ان کے سامنے سے گزر کر عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ جب وہ کاریں دور نکل گئیں تو عمران اوٹ سے باہر آ گیا۔

''آؤ۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے۔ جلدی کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ یہ لوگ عمارت کو خالی دیکھ کر فوراً ہی باہر آئیں گے ہمیں تلاش کرنے کے لئے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس عمارت کی طرف جانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ عمارت کے کھلے صحن میں دونوں کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں دو آدمی برآمدے میں موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گن تھیں۔

''اوٹ لے کر پھاٹک کی طرف بڑھو''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ سب اوٹ لے کر تیزی سے پہلے عمارت کی چار دیواری کی سائیڈ پر پہنچے اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''جلدی کرو۔ باہر چلو۔ وہ جنگل میں ہی ہوں گے۔ راج کماری جی کا حکم ہے کہ انہیں جنگل میں ہی تلاش کر کے ختم کرنا ہے''...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں پھاٹک کی طرف آنے لگیں۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے واپس ہو کر چار دیواری کے سرے پر پہنچ کر سائیڈ میں ہو گئے۔ سب سے آگے عمران تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ذرا سا سر باہر کر کے دیکھا تو چھ آدمی دوڑتے ہوئے پھاٹک سے باہر نکلے۔ ان کے

ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

''وہ لازماً مین روڈ کی طرف ہی گئے ہوں گے۔ ہمیں انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے۔ چلو جلدی''...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چھ کے چھ اسی طرف کو آگے بڑھنے لگے جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

''لیکن بالوگا۔ ہماری کاروں کی ڈھول تو انہیں نظر آئی ہی ہو گی ہوسکتا ہے وہ جنگل کے اندر چھپ گئے ہوں''...... ایک اور آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کوئی جواب دیتا۔ عمران نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان میں سے پانچ افراد چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ چھٹا آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جھاڑیوں میں گھس گیا۔

''خبردار۔ تم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہو۔ ہاتھ سر پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھاڑیوں کی سائیڈ پر فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی سر پر دونوں ہاتھ رکھے جھاڑیوں کے پیچھے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ موت کے خوف سے زرد پڑا ہوا تھا۔

''آگے آجاؤ پھاٹک کی طرف۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے آنے لگا۔

''منہ دوسری طرف کر لو۔ فوراً''...... عمران نے کہا تو وہ آدمی

تیزی سے مڑ گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اوٹ سے نکلے اور اس کے چاروں طرف پہنچ کر انہوں نے اسے گھیر لیا۔

''اس کی تلاشی لو صفدر''...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ایک مشین پسٹل اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب سے باہر آ گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''بالوگا''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تم نے درست جواب دیا ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھی نے تمہارا نام بالوگا ہی لیا تھا اور تم ہی اپنے ساتھیوں کو لیڈ کر رہے تھے۔ اس لئے میں نے تمہیں نشانہ نہیں بنایا تھا''...... عمران نے جواب دیا تو بالوگا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم لوگ بھاگ جانے کی بجائے یہیں پوائنٹ الیون کے باہر ہی چھپے ہوئے ہو گے''...... چند لمحوں بعد بالوگا نے کہا۔

''تمہاری کاروں کی دھول ہمیں واپس لے آئی تھی۔ بہرحال اب اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ بتا دو کہ تم اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے کیا تم قریب ہی تھے''...... عمران نے کہا وہ سب عمارت کی طرف ہی چل رہے تھے۔

''میرا گروپ یہاں سے کچھ فاصلے پر چیکنگ کر رہا تھا۔ ہماری ڈیوٹی یہیں تھی۔ ہمیں چیف بھاشو کی کال آئی اور ہم یہاں پہنچ گئے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''چیف بھاشو۔ وہ کون ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''وہ ہیڈ کوارٹر انچارج ہے اور راج کماری کا نمبر ٹو ہے۔ سب کو وہی لیڈ کرتا ہے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''تم نے جب پوائنٹ الیون کو خالی دیکھا تو کیا تم نے بھاشو سے رابطہ کیا تھا یا راج کماری سے''...... عمران نے کہا۔

''بھاشو سے لیکن پھر راج کماری جی نے براہ راست بات کی''...... بالوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ خیال رکھنا مجھے اس بارے میں معلوم ہے میں صرف تصدیق کے لئے پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر پرنس ایمپائر میں ہے۔ آکومتی روڈ پر پرنس ایمپائر ہے۔ تم چاہے تصدیق کر لو''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''تم وہاں جاتے رہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں بالکل۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ ہمارا تعلق سپریم فورس کے چیکنگ گروپ سے ہے۔ لیکن ہمارا ہیڈ کوارٹر پرنس ایمپائر کے ایک کونے میں ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر میں سوائے راج کماری جی، بھاشو اور خاص آدمیوں کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی اور کو وہاں جانے کی اجازت ہے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ کتنے چیکنگ گروپ ہیں ہماری تلاش

میں''......عمران نے پوچھا۔

''دس گروپ ہیں اور سب اپنے اپنے مخصوص ایریئے میں کام کر رہے ہیں''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''چیکنگ گروپس کا انچارج کون ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ساگارا نام ہے اس کا''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''اوکے۔ بیٹھ جاؤ کار میں۔ ہم تمہیں راستے میں کہیں چھوڑ دیں گے لیکن خیال رکھنا اگر کوئی غلط حرکت کی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے''......عمران نے کہا اور پھر اسے صحن میں کھڑی ایک کار میں پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے دونوں طرف صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھ گئے جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر اور جولیا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ صدیقی اور تنویر کو عمران نے دوسری کار میں بیٹھنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے مڑ کر عمارت سے نکلیں اور مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

مین روڈ پر پہنچ کر عمران نے کوڈ میں بالوگا کو بے ہوش کرنے کے لئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اچانک اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ اوہ کہہ کر آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ دوسری ضرب صفدر نے لگا دی اور بالوگا بے ہوش ہو کر وہیں اوندھا ہو گیا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

''اسے اٹھا کر جنگل کے اندر ڈال دو''......عمران نے کہا۔

''اسے ختم کیوں نہ کر دیں''...... جولیا نے کہا۔

''کیا فائدہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت کا۔ یہ اب ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے''......عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے نیچے اتر کر بے ہوش بالوگا کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر اسے کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے جنگل کے اندرونی حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ یہ کاریں تو ہمیں چھوڑنی ہوں گی''......جولیا نے کہا۔

''یہ سڑک شہر سے باہر ہے۔ ہم شہر پہنچ کر انہیں چھوڑ دیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور رہائش گاہ چاہئے۔ اس کے بعد ہم نے براہ راست اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہے اس بار راج کماری چندر مکھی کو ہم بھاگ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے''......عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سامان کہاں سے خریدا جائے۔ شہر میں تو ہر طرف سپریم فورس کے لوگ پھیلے ہوئے ہوں گے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس کال کرنے کے لئے سیل فونز بھی نہیں ہیں۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ شہر کے قریب کوئی نہ کوئی پبلک فون بوتھ سڑک پر ہو گا۔ وہاں سے فون کر کے انتظام ہو جائے گا''۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل واپس آ کر کار میں بیٹھ گیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

''راج کماری جی۔ آپ اگر انہیں ڈھیل نہ دیتیں تو اب تک ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا''۔۔۔ کمرے میں بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے ایک نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

''کیوں کیا تم ان سے خوفزدہ ہو گئے ہو بھاشو''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں راج کماری جی۔ میں بھلا ان سے خوفزدہ کیوں ہونے لگا۔ میں تو ان کے بار بار ہاتھوں سے نکل جانے پر پریشان ہو رہا ہوں انہیں اب تک آپ کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا چاہیے تھا''...... اس نوجوان نے چونک کر کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''میرے خیال میں اسی طرح تو لطف آتا ہے بھاشو۔ اگر میں

انہیں سیدھے سادے انداز میں گولی مار دیتی تو کیا لطف آتا۔ کیا ایڈونچر ہوتا۔ اب دیکھو کتنا لطف آ رہا ہے۔ وہ چوہوں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں لیکن کب تک اور کہاں چھپیں گے۔ وہ کوئی بھی میک اپ کر لیں کہیں بھی چلے جائیں۔ جیسے ہی وہ کمپیوٹر لائن کراس کریں گے چیک ہو جائیں گے اور پکڑے جائیں گے۔ مرنا تو بہرحال ہے انہوں نے۔ لیکن ایسے کھیل میں لطف بھی ہے اور ایڈونچر بھی۔ دنیا کی مانی ہوئی پاکیشیا سیکرٹ سروس جس سے پوری دنیا کی سروسز خوفزدہ رہتی ہیں اب وہ بھاٹان کی سپریم فورس کے خوف سے بھاگتی پھر رہی ہے۔ کیا تمہیں اس کھیل میں لطف نہیں آ رہا۔ بولو۔ جواب دو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو بھاشو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''لطف تو واقعی آ رہا ہے راج کماری جی۔ میں تو اس لئے پریشان ہو رہا تھا کہ اگر وہ لوگ آپ پر قابو پا لیتے تو''...... بھاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھ پر کون قابو پا سکتا ہے۔ میرا نام راج کماری چندر مکھی ہے۔ راج کماری چندر مکھی سمجھے تم راج کماری موت سے بھی زیادہ خوفناک ہے اور موت پر قابو پانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بھاشو کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ساگارا کی کال ہے راج کماری جی''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''او کے۔ بات کراؤ اس سے میری''...... راج کماری چندر مکھی نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ ساگارا بول رہا ہوں راج کماری جی۔ میرے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایک بار پھر کھوج نکال لیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں وہ لوگ''...... راج کماری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دارالحکومت کے ہوٹل کابان کے مالک پرنس کاٹھیار نے انہیں کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ چونکہ پرنس کاٹھیار کا تعلق شاہی خاندان سے ہے راج کماری جی۔ اس لئے ہم نے براہ راست کوئی کارروائی نہیں کی''...... دوسری طرف سے چیکنگ گروپ کے انچارج ساگارا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پرنس کاٹھیار نے انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تفصیل بتاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ میرا ایک مخبر ہوٹل کابان میں ایکسچینج آپریٹر ہے۔ چونکہ میں نے اپنے آدمی کو بتا دیا تھا کہ عمران اپنے آپ کو

پرنس آف ڈھمپ بھی کہتا ہے اس لئے جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی۔ میرا آدمی چوکنا ہو گیا۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کسی پبلک فون بوتھ سے بول رہا تھا اور پرنس کاٹھیار سے بات کرنا چاہا تھا۔ آپریٹر نے بات کرا دی لیکن ساتھ ہی اس نے اسے ٹیپ بھی کر لیا۔ چونکہ مقامی کال کو وہ مانیٹر نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے بعد میں یہ ٹیپ سنی تو پتہ چلا کہ پرنس آف ڈھمپ نے پرنس کاٹھیار سے فوری طور پر ایک رہائش گاہ مہیا کرنے کی فرمائش کی تو پرنس کاٹھیار نے حامی بھر لی اور اسے ہوٹل آنے کے لئے کہا لیکن پرنس آف ڈھمپ نے اسے کہا کہ وہ فون پر اس رہائش گاہ کی تفصیل نہ بتائے بلکہ شاہی باغ میں اس رہائش گاہ کی چابی لے کر آ جائے وہ اس سے وہاں خود ہی وصول کر لے گا۔ پرنس کاٹھیار اس پر بھی تیار ہو گیا۔ اس کے بعد گفتگو ختم ہو گئی آپریٹر نے دوبارہ پرنس کاٹھیار کو خود کال کیا تو پتہ چلا کہ وہ اچانک اٹھ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ آپریٹر نے فوری طور پر مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے ایک چیکنگ گروپ کی ڈیوٹی شاہی باغ میں لگا دی لیکن وہ چیکنگ گروپ ایک ٹریفک بلاکنگ میں پھنس گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں سے پرنس کاٹھیار واپس جا چکے تھے۔ اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے ہوٹل سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ پرنس کاٹھیار واپس ہوٹل پہنچ گئے ہیں۔ اب میں نے آپ کو کال کیا ہے''...... ساگارا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں خود معلوم کر لیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''راج کماری جی۔ کاٹھیار انتہائی سخت مزاج پرنس ہیں۔ وہ اس طرح آسانی سے کچھ نہیں بتائیں گے''...... اچانک بھاشو نے کہا۔ وہ بھی لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا۔

''کیسے نہیں بتائیں گے۔ کیا وہ مجھ سے بھی چھپائیں گے میرے سامنے ان کی ایسی جرأت ہو سکتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''ان کے تعلقات براہ راست شاہ سے ہیں''۔ بھاشو نے کہا۔

''تو پھر''...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ نے فون پر بات کی تو وہ چوکنا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس عمران کو بھی فون کر کے خبردار کر دیں''...... بھاشو نے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا چاہیے۔ کیا میں شاہ سے درخواست کروں کہ وہ ان سے پوچھیں''...... راج کماری چندر مکھی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''راج کماری جی۔ انہوں نے سپریم فورس کے مقابلے میں عمران کا ساتھ دے کر ملک سے غداری کی ہے۔ آپ انہیں ہوٹل

سے اغوا کرائیں اور پھر کسی ایسی جگہ پوچھ گچھ کریں جہاں سے وہ فوری طور پر عمران کو ہوشیار نہ کر سکیں۔ اس طرح ہم ایک بار پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... بھاشو نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر جاؤ اور انہیں اغوا کرا کر پوائنٹ ٹو پر پہنچوا دو۔ میں وہیں ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ کس طرح نہیں بتاتے''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا اور بھاشو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''پرنس کاٹھیار اور عمران کے آپس میں تعلقات کیسے ہو سکتے ہیں۔ پرنس کاٹھیار کے متعلق تو آج تک کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو سکے کہ اسے سیکرٹ ایجنٹوں سے کوئی دلچسپی ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اچانک ایک خیال آتے ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''راج پیلس''...... ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ اعلیٰ اقدس سے بات کراؤ۔ فوراً''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چندر مکھی۔ کیا بات ہے۔ کیوں اس طرح براہ راست کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد شاہ بھاٹان کی سرد آواز سنائی دی۔ شاید وہ اس طرح براہ راست کال کو پسند نہ کرتے تھے۔

"اعلیٰ اقدس۔ گستاخی کی معافی چاہتی ہوں۔ آپ کو تو علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس علی عمران کی سربراہی میں ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس، تھنڈر فلیش ویپن اور تھنڈر فلیش لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہے اور سپریم فورس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ سپریم فورس نے ان کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا تھا اور وہ مارے جاتے لیکن اچانک انہوں نے کابان ہوٹل کے مالک پرنس کاٹھیار سے رابطہ کیا اور پرنس کاٹھیار نے انہیں خفیہ رہائش گاہ مہیا کر دی اور ان سے پورا پورا تعاون کرنے کا بھی اعلان کر دیا۔ چونکہ پرنس کاٹھیار کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اس لئے آپ کی اجازت کے بغیر میں ان سے سختی سے پوچھ گچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ امید ہے ان حالات میں آپ میری معذرت کو قبول فرمائیں گے"...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر واقعی ایسے حالات ہیں تو تمہاری معذرت قبول کی جاتی ہے اور اگر پرنس کاٹھیار واقعی ایسا کر رہا ہے تو پھر وہ بھاٹان کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور راج کماری چندر

مکھی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گی اس پرنس کاٹھیار کو"...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے بھاشو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کار ایک خاصی بڑی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک نوجوان باہر نکلا لیکن سامنے راج کماری اور اس کی کار کو دیکھ کر اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور راج کماری چندر مکھی کار اندر لے گئی۔ برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے تھے جو تیزی سے آگے بڑھے اور پھر جیسے ہی راج کماری کار سے نیچے

اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ راج کماری سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ چکی تھی یہاں بھی دو مسلح آدمی موجود تھے۔ ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کی حالت میں موجود تھا اس کا چہرہ چوڑا تھا۔ جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ ساتور''...... راج کماری نے اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ اس بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

شیشی اس نے واپس جیب میں ڈال لی تھی۔ چند لمحوں بعد بے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار چونک کر اٹھنے کی کوشش کی۔ ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم۔ راج کماری چندر مکھی تم۔ یہ تم نے مجھے اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے اور یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ سب کیا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

''ملک کے غداروں کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے پرنس کاٹھیار۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ تم ملک سے غداری کرو گے تو اس کا ہمیں پتہ نہیں چلے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ملک کے غداروں کے ساتھ۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہو۔ مجھ پر۔ پرنس کاٹھیار پر۔ کیا تم جانتی نہیں کہ میں کون ہوں''...... پرنس کاٹھیار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم نے ملک کے دشمنوں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ کیا تم نے پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ مہیا نہیں کی۔ بولو نہیں کی''۔ راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ۔ لیکن تم تو ملک سے غداری کی بات کر رہی تھی''...... پرنس کاٹھیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ بھاٹان کے مفادات کے خلاف یہاں کام کر رہا ہے۔ اس نے سپریم فورس سے بچنے کے لئے تمہارا سہارا لیا ہے اور تم نے جس طرح شاہی باغ میں جا کر اسے رہائش گاہ کی چابیاں دی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہیں پوری طرح معلوم

ہے کہ وہ بھاٹان کے خلاف کام کر رہا ہے ورنہ تمہیں اس قدر خفیہ انداز میں اسے چابیاں دینے کی کیا ضرورت تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی مجھے اس کی مدد نہیں کرنی چاہئے تھی لیکن بھاٹان اور پاکیشیا کے درمیان تو دوستانہ تعلقات ہیں پھر وہ یہاں کیسے بھاٹان کے خلاف کام کر سکتا ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ ایک بار اس نے ایکریمیا میں میری جان بچائی تھی تب سے اس کے میرے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ یہاں وہ کسی اور ملک کے ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہا ہو گا۔ اس نے مجھ سے رہائش گاہ کے لئے بات کی تو میں نے اپنی جان بچانے کا احسان اتارنے کے لئے اس کی مدد کر دی۔ اس میں غداری کرنے کا کہاں سوال اٹھتا ہے''...... پرنس کاٹھیار نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے جو رہائش گاہ اسے دی ہے اس کا پتہ بتاؤ۔ اگر تم نے درست پتہ بتا دیا تو پھر میں یہی سمجھوں گی کہ تم نے واقعی غلط فہمی میں اس کی مدد کی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''میں اسے خود سمجھا لوں گا کہ وہ بھاٹان کے خلاف کام نہ کرے اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہ ٹالے گا''...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

''تو تم وہ پتہ نہیں بتاؤ گے''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ میرا دوست بھی ہے اور محسن بھی۔ یا تو میں اسے رہائش گاہ دینے سے انکار کر دیتا لیکن اب اگر میں نے اسے رہائش گاہ دے دی ہے تو اب میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ میں اس سے خود بات کر لوں گا۔ میں اس سے رہائش گاہ خالی کرا لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات مان جائے گا اور میری دی ہوئی رہائش گاہ خالی کر کے چلا جائے گا۔ جب وہ میری رہائش گاہ سے چلا جائے گا پھر میرا اس سے کوئی تعلق نہ رہے گا اس کے بعد تم اس کے خلاف کیا کارروائی کرتی ہو اس سے مجھے کوئی سروکار نہ ہو گا''...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

''تم شاید اس خیال میں ہو کہ تمہارے تعلقات شاہ سے ہیں اس لئے میں تمہیں کچھ نہ کہوں گی۔ یہ بات ذہن سے نکال دو میں نے شاہ سے بات کر لی ہے اور شاہ نے مجھے اختیار دے دیا ہے کہ تم سے سچ اگلوا لوں جس طرح بھی چاہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''تم مجھے گولی مارو گی۔ ٹھیک ہے مار دو گولی۔ لیکن میں اپنے اصول کے خلام کام نہیں کروں گا۔ میں جب تم سے کہہ رہا ہوں کہ میں پرنس سے اپنی دی ہوئی رہائش گاہ فوری طور پر خالی کرا لوں گا تو تمہیں اصرار نہیں کرنا چاہئے''...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

"ساتور"...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس راج کماری جی"...... اس آدمی نے جو پرنس کاٹھیار کو ہوش میں لایا تھا تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"الماری سے کوڑا نکالو اور کاٹھیار کے جسم پر اس وقت تک برساتے رہو جب تک یہ پتہ نہ بتا دے۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس راج کماری جی"...... ساتور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ میں دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ پرنس کاٹھیار ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ابھی تم سب کچھ بتا دو گے۔ ابھی"...... راج کماری چندر مکھی نے پرنس کاٹھیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں اپنے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کروں گا"...... پرنس کاٹھیار نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا تو راج کماری نے ہاتھ اٹھا کر ساتور کو کاٹھیار کی طرف بڑھنے سے روک دیا جس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑ رکھا تھا۔

"گڈ۔ مجھے تمہارا اصول پر ڈٹ جانا پسند آیا ہے۔ چلو تم ایسا کرو کہ میرے سامنے فون کر کے عمران سے کہہ دو کہ وہ رہائش گاہ فوراً خالی کر دے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے پھر میں جانوں اور

وہ جانے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں کر سکتا ہوں"...... پرنس کاٹھیار نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساتور۔ کارڈ لیس فون لے آؤ"...... راج کماری نے کہا اور ساتور سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا کارڈ لیس فون تھا۔

"جو نمبر یہ بتائیں وہ پریس کر کے فون پیس ان کے کان سے لگا دو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"یس راج کماری جی"...... ساتور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پرنس کاٹھیار کی طرف بڑھ گیا۔ پرنس کاٹھیار نے ایک فون نمبر بتایا تو ساتور نے وہ نمبر پریس کر دیا۔

"رک جاؤ۔ فون پیس مجھے دو"...... یکلخت راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتور تیزی سے مڑا اور اس نے فون پیس مؤدبانہ انداز میں راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھا دیا۔ راج کماری چندر مکھی نے فون پیس لے کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز سنائی دی۔

"راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ درست طور پر چیک کر کے بتانا اگر وہ جگہ غلط نکلی تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... راج

کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں درست بتاؤں گی''...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور راج کماری نے وہی نمبر اسے بتا دیا جو ابھی پرنس کاٹھیار نے بتایا تھا۔ پرنس کاٹھیار کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ راج کماری چندر مکھی نے بڑی عیاری سے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ اپنی سادگی کی وجہ سے اس کی عیاری کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ راج کماری اب مسکراتی ہوئی نظروں سے پرنس کاٹھیار کو دیکھ رہی تھی۔

''ہیلو راج کماری جی''...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... راج کماری نے کہا۔

''پتہ نوٹ کریں۔ جاکار کالونی کوٹھی نمبر دس، بی بلاک اور فون پرنس کاٹھیار کے نام پر ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ نہیں راج کماری جی۔ میں سمجھتی ہوں راج کماری جی''...... انکوائری آپریٹر نے جواب دیا تو راج کماری نے فون آف کر دیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے بھاشو کی آواز

سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ پتہ نوٹ کرو جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اور وہاں فوری طور پر ریڈ کراؤ لیکن پہلے چیک کر لینا کہ یہ لوگ اندر موجود بھی ہیں یا نہیں۔ اگر نہ ہوں تو پھر انتہائی احتیاط سے نگرانی کرانا۔ جب یہ لوگ واپس آئیں اس وقت ریڈ کرانا''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جاکار کالونی کا پتہ بتا دیا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی۔ لیکن یہ فرمائیں کہ ریڈ کس طرح کرنا ہے۔ فل ریڈ یا ہاف''...... بھاشو نے پوچھا۔

''ہاف ریڈ۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے مجھے بہت ستایا ہے میں ان سے گن گن کر بدلہ لینا چاہتی ہوں۔ انہیں آسان موت مارنا میری توہین ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راج کماری نے فون آف کر کے ایک طویل سانس لیا اور فون پیس ساتور کے ہاتھ میں دے کر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''دیکھا تم نے پرنس کاٹھیار۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ اب بولو کہاں گئی تمہاری وہ اصول پسندی''...... راج کماری چندر مکھی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تسلیم ہے کہ تم ذہانت میں مجھ سے بہت آگے ہو۔ لیکن

میرا ضمیر مطمئن ہے کہ میں نے از خود محسن کشی نہیں کی‘‘...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

’’اب تم اپنے اس مطمئن ضمیر کو قبر میں لے جاؤ گے۔ سمجھے۔ میں اپنے حکم کی تعمیل نہ کرنے والوں کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتور کے دوسرے ساتھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

’’مشین گن مجھے دو‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے سرد لہجے میں کہا اور اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ میں دے دی اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور گولیاں بارش کی طرح پرنس کاٹھیار کے جکڑے ہوئے جسم پر پڑنے لگیں۔ پرنس کاٹھیار کے حلق سے صرف ایک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

’’نانسنس۔ میرے حکم کی تعمیل کی بجائے اپنی اصول پسندی ظاہر کر رہا تھا‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اس آدمی کی طرف اچھال دی جس سے اس نے لی تھی۔

’’ساتور۔ اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے ساتور سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار میں سوار آ کومتی روڈ سے گزر رہا تھا۔ یہ سڑک شہر کی سب سے مصروف سڑک تھی اور اس سڑک پر بے شمار کاروباری اور رہائشی پلازے بنے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں پرنس ایمپائر کو تلاش کر رہی تھیں۔

ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا لیکن پورا روڈ کراس کر لینے کے باوجود جب اسے کسی بھی پلازہ پر پرنس ایمپائر کا بورڈ نظر نہ آیا تو اس نے اگلے چوک سے کار کو موڑا اور ایک خالی پارکنگ میں لے جا کر اسے روک دیا۔ پھر وہ کار سے اترا اور تیزی سے ساتھ ہی بنے ہوئے ایک چھوٹے سے بکسٹال کی طرف بڑھ گیا۔

’’جی صاحب‘‘...... کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے لڑکے نے چونک کر پوچھا۔

’’اس روڈ پر پرنس ایمپائر پلازہ ہے۔ وہ کہاں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

''پرنس ایمپائر پلازہ۔ وہ جناب۔ یہاں سے کافی آگے دائیں ہاتھ پر ہے۔ نیلے رنگ کی بلڈنگ ہے جناب۔ اس پر راج کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... لڑکے نے جواب دیا۔

''راج کلب۔ اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ آیا۔ اب اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک بہت بڑے پلازہ پر اس نے راج کلب کا بورڈ لگا ہوا دیکھا تھا۔ لیکن اس نے اسے نظر انداز کر دیا تھا کیونکہ اسے تو پرنس ایمپائر پلازہ کی تلاش تھی۔

''پتہ مل گیا''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران کے واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

''ہاں۔ اس پر پرنس ایمپائر کی بجائے راج کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ صدیقی اور تنویر کو عمران نے علیحدہ ٹیکسی پر بھیجا تھا اور انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ آ کومتی روڈ کے آغاز میں موجود ریسٹورنٹ کے سامنے پہنچ کر ٹیکسی چھوڑ دیں۔

عمران کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر اس بار اس نے پرنس ایمپائر پلازہ کو چیک کر لیا۔ یہ دس منزلہ عمارت تھی اور اس پر جہازی سائز کا راج کلب کا نیون سائن نصب تھا۔

''اس پلازہ میں تو کلب بنا ہوا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ پردہ رکھنے کے لئے کلب بنایا گیا ہو گا''...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ریسٹورنٹ

کے سامنے پہنچ گیا جہاں صدیقی اور تنویر موجود تھے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اس کے کہنے پر سب نیچے اتر آئے۔

عمران نے صدیقی اور تنویر کو بھی اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب ریسٹورنٹ کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال خاصا بڑا تھا اور اس وقت تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ سب ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس وقت جولیا سمیت وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ عمران نے پوائنٹ الیون سے واپسی پر اپنے ایک پرانے دوست پرنس کاٹھیار کو فون کیا اور اس سے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کر لی۔ اس میں کار موجود تھی اور پھر چیکنگ گروپ کی کار بھی وہیں چھوڑ کر وہ علیحدہ علیحدہ بسوں کے ذریعے سفر کرتے ہوئے اس کالونی میں موجود رہائش گاہ پر پہنچے جبکہ عمران پہلے مارکیٹ گیا وہاں سے اس نے میک اپ کا سامان بھی خریدا اور لباس بھی۔

اس کے بعد ایک ہوٹل کے واش روم میں اس نے اپنا ماسک میک اپ کیا اور لباس تبدیل کیا اور اس کے بعد اس نے باقی ساتھیوں کے لئے لباس خریدے اور پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور اب وہ اس رہائش گاہ پر موجود کار میں سوار ہو کر باہر نکلے۔ عمران پہلے مارکیٹ گیا۔ یہاں چونکہ اسلحہ پر کوئی پابندی نہ تھی اس لئے مارکیٹ سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے مل جاتا تھا۔ عمران نے ایک بڑی دکان سے اپنے مطلب کا اسلحہ خریدا اور پھر کار میں سوار ہو کر وہ آ کومتی روڈ پہنچے تھے جیسے ہی وہ

ایک میز کے گرد بیٹھے۔ ایک ویٹر ان کے قریب آ گیا۔ عمران نے اسے پائن ایپل جوس لانے کا آرڈر دیا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

''میں چاہتا ہوں کہ اب ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے اس راج کماری چندر مکھی کو اغوا کر کے اپنی رہائش گاہ پر لے جایا جائے تاکہ وہاں اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اس مشن کو مکمل کر دیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس طرح کا ریڈ احمقانہ ہو گا لامحالہ یہ سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انتہائی سخت انتظامات ہوں گے۔ ہاں اگر اسے تباہ کرنا ہو تو پھر دوسری بات ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہاں سے راج کماری کا اغوا مشکل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میرا تو یہی خیال ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''صفدر درست کہہ رہا ہے''...... جولیا نے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی صفدر کی تائید کر دی۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ وہاں سے راج کماری چندر مکھی کا اغوا انتہائی آسان ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ ویٹر ٹرے اٹھائے آ گیا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ ویٹر نے جوس کے گلاس سب کے

سامنے رکھے اور واپس چلا گیا۔

''کس طرح آسان ہو گا''...... ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں سہرا باندھ لوں اور تم سب باراتی بن کر میرے ساتھ چلو تو راج کماری چندر مکھی کو آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر والے خود ہی اسے ڈولی میں بٹھا کر ہمارے ساتھ روانہ کر دیں گے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سوائے جولیا کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اگر تمہارے ذہن پر شادی اس قدر سوار ہے اور تم اسے اتنا ہی پسند کرنے لگ گئے ہو تو پھر تم شادی کر کیوں نہیں لیتے اس سے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو شادی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شادی میرا ساتھ دینے پر تیار نہیں ہوتی''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی کیونکہ وہ بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ ہمیں یہاں شاید کسی پلاننگ کے تحت لائے ہیں۔ کیا آپ کو کسی کا انتظار ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''انتظار ہی تو اس دنیا کی ایک اٹل حقیقت ہے۔ اب دیکھو زندگی چار دن کی ہے۔ دو دن کی زندگی انتظار میں گزر چکی ہے

باقی دو دنوں کی زندگی بھی اسی طرح انتظار میں ہی گزر جائے گی۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ یہ خطرناک اور منحوس محاورے میرے سامنے مت بولا کرو۔ یہ زندگی گزرنے والے محاورے۔ سمجھے تم''...... جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران جولیا کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ریسٹورنٹ کے گیٹ سے ایک مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔

اس نے گیٹ پر ٹھہر کر ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ لڑکی تیزی سے ان کی میز کی طرف بڑھنے لگی۔ جولیا اور دوسرے ساتھی حیرت سے اس مقامی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

''میرا نام منومتی ہے''...... اس لڑکی نے قریب آ کر کہا۔

''مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔ آؤ بیٹھو''...... عمران نے کہا۔ ویسے وہ نہ ہی اس کے استقبال کے لئے کرسی سے اٹھا تھا اور نہ ہی اس کے لئے لہجے میں کوئی تکلف تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کافی عرصے سے منومتی کا واقف ہو حالانکہ عمران نے اپنا تعارف بھی پرنس آف ڈھمپ کے نام سے کرایا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پہلی بار ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔

''بیٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ آپ فوراً سپیشل نمبر پر سوراج کو فون کر لیں''...... منومتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور ایک اور خالی میز کی طرف بڑھ گئی۔

''یہ لڑکی کون ہے اور یہ سوراج کون ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

''تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ پرنس ایمپائر سے اس راج کماری چندر مکھی کا اغوا مشکل ہے اور اب جبکہ میں تمہاری بات مان کر اس کا باقاعدہ انتظام کر رہا ہوں تو اب تم خود پریشان ہو رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن بات تو ہم نے اب کی ہے اور انتظام آپ نے پہلے شروع کر دیا تھا۔ کیا آپ کا الہام ہونے لگ گیا ہے''...... اس بار صفدر نے کہا لیکن عمران کے جواب دینے سے پہلے ویٹر وہاں آ گیا اور اس نے جوس کے خالی گلاس اٹھا اٹھا کر ٹرے میں رکھے اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ ویٹر کے جانے کے بعد عمران نے جیب سے خصوصی سیل فون نکالا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس لیلاوتی ہوٹل''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ گو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا لیکن چونکہ ہال میں گہری خاموشی تھی اس لئے فون سے نکلنے والی ہلکی سی آواز بھی میز کے گرد بیٹھے ہوئے باقی ساتھیوں کو آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سوراج سے بات کراؤ“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ہیلو۔ سوراج بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے“...... عمران نے کہا۔

”پرنس۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں“...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

”ریسٹورنٹ سے۔ کیوں“...... عمران نے بھی چونک کر پوچھا۔

”پہلی بات تو یہ سن لیں کہ اب آپ واپس اپنی رہائش گاہ پر نہ جائیں کیونکہ وہ اب سپریم فورس کے گھیرے میں ہے۔ پرنس کا ٹھیار کو اغوا کر کے سپریم فورس والے لے گئے اور راج کماری نے اس پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اس سے کوٹھی کا پتہ معلوم کر لیا ہے اور راج کماری واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے۔ سپیشل وے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ آپ منومتی کے ہمراہ وہاں چلے جائیں۔ منومتی آپ کو لیڈ کرے گی۔ لیکن آپ نے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”وہ تو مجھے یاد ہے لیکن اس راستے کی تفصیل تو بتاؤ“...... عمران

نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ منومتی کو میں نے سب کچھ سمجھا دیا ہے وہ آپ کو سیف انداز میں لے جائے گی“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اور سیل فون جیب میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر ویٹر پلیٹ میں بل لئے ان کی طرف لپک کر آیا تھا۔ عمران نے جیب سے مقامی کرنسی کا ایک بڑا نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھ دیا۔

”باقی تمہارا“...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ٹپ اس کی توقع سے بہت زیادہ ہے۔ وہ سب خاموشی سے باہر آ گئے تھے۔ اسی لمحے منومتی بھی باہر آ گئی۔

”میری کار کے پیچھے آ جاؤ“...... منومتی نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

”میرے دو ساتھی تمہارے ساتھ کار میں جائیں گے کیونکہ میری کار میں ان کے لئے جگہ نہیں ہے“...... عمران نے کہا تو منومتی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے صدیقی اور تنویر کو منومتی کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی کار کی

طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں ایک سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ آگے منومتی کی کار تھی جبکہ اس کے عقب میں عمران کی کار تھی۔

''یہ منومتی اور یہ لیلاوتی ہوٹل کا سوراج کون ہیں۔ کم از کم کچھ تو ہمیں بتا دیا کرو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''منومتی کے بارے میں تو بتاتے ہوئے تم سے ڈر لگتا ہے کہ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو۔ فرسٹ چیف تو پھر بھی صبر وتحمل کر جائے گا لیکن سیکنڈ چیف تو بہرحال سیکنڈ چیف ہی ہوتا ہے۔ اس نے پلکیں جھپکے بغیر ہی مجھے گولی سے اڑا دینا ہے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''مجھ سے فضول باتیں نہ کرو۔ اصل بات بتاؤ''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''مزید کیا پوچھا تھا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''مجھے بتاؤ کہ منومتی دراصل کون ہے۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جب مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے تو کانٹا پانی میں ڈالا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک کینچوا لگا ہوتا ہے جسے چارہ کہتے ہیں مچھلی اس کینچوے کو کھانے کے لئے لپکتی ہے تو کانٹا اس کے حلق میں پھنس

جاتا ہے اور پھر بیچاری تڑپ تڑپ کر جان دے دیتی ہے''۔ عمران نے مچھلی کے شکار پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔

''پھر وہی بکواس''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب کا مچھلی سے مطلب راج کماری چندر مکھی ہے اور منومتی کو آپ کانٹا سمجھ لیں اور شاید سوراج وہ چارہ ہے جس پر مچھلی لپکے گی''...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ کمال ہے تم نے اس قدر گہری بات کیسے سمجھ لی''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''تم ابھی سیکنڈ چیف ہو جبکہ اس کا ذہن اب چیف جیسا ہو گیا ہے مطلب ہے چیف مائنڈ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''چیف بن چکا ہے۔ کس کا چیف''...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا''...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے کار کو ایک رہائشی پلازہ کے گیٹ کے اندر موڑ دیا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ منومتی کی کار ان کے آگے تھی اور وہ ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے بھی کار کا رخ پارکنگ کی طرف موڑ دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں پارکنگ میں جا کر رک گئیں۔

''ہم نے فلیٹ نمبر سکس ون میں جانا ہے۔ تھرڈ فلور پر''۔ منومتی نے کار لاک کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے جبکہ جولیا جان بوجھ کر منومتی کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کن انکھیوں سے اسے منومتی کی طرف جاتے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ عمران کی رفتار چونکہ بے حد آہستہ تھی اس لئے اس کے ساتھی بھی آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اس لئے منومتی اور جولیا دونوں تیزی سے چلتی ہوئیں ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔

''مس جولیا، منومتی کے ساتھ جا رہی ہیں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''وہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کہیں کانٹے کی نوک بہت زیادہ تیز تو نہیں کہ الٹا شکاری کے گلے میں ہی پھنس جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب آپ کی اس بات کا کیا مطلب ہوا اور یہ صفدر اور کیپٹن شکیل کیوں ہنسے ہیں''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے صدیقی اور تنویر کو مختصر طور پر کار میں ہونے والی عمران اور جولیا کی گفتگو کے بارے میں بتا دیا تو اس بار وہ دونوں بھی ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تھرڈ فلور کے فلیٹ

نمبر سکس ون کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آ گئے۔ یہ فلیٹ کا سٹنگ روم تھا۔ منومتی اور جولیا دونوں وہاں موجود تھیں۔

''آپ بیٹھیں۔ میں چیک کر آؤں کہ کہیں کسی نے آپ لوگوں کو یہاں آتے ہوئے چیک تو نہیں کر لیا''...... منومتی نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''خاصی پراسرار بن رہی ہے یہ محترمہ''...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ مچھلی کے شکار میں اصل اہمیت ہی کانٹے کی ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو تو پھر سب بے کار ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ واقعی بڑی اسرار عورت ہے۔ میں نے اس سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور وہ راج کماری چندر مکھی کی مخالف ہے اور بس''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ بات تو تمہیں پہلے ہی سوچ لینی چاہئے تھی کہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔ وہ سب اب عمران کی گیم سمجھ گئے تھے کہ عمران نے راج کماری چندر مکھی کے

خلاف بھاٹان کے شاہی خاندان کے لوگوں کو آگے کیا ہے۔

''لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس مخالفت کا کھوج کیسے اور کب لگا لیا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں ایک صاحب ہیں جنہیں تم شاہی خاندان کا راز دان کہہ سکتے ہو اور یہ اس راز دانی کی باقاعدہ بھاری قیمت وصول کرتے ہیں۔ شاہی خاندان کے تمام دھڑے اپنے اپنے طور پر دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں بھاری رقومات بھی ملتی رہتی ہیں اور شاہی خاندان کے ہر چھوٹے بڑے راز سے بھی واقف ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے ان کی ٹپ حاصل کی تھی اور پھر اس ٹپ کی وجہ سے انہوں نے میری امداد کی۔ اس طرح منومتی اور اس کے ساتھیوں کا تعاون ہمیں مل گیا۔ سوراج بھی منومتی کا ساتھی ہے اور تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ منومتی راج کماری چندر مکھی کی سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر ہے۔ راج کماری چندر مکھی نے اس کی بے عزتی کرنے کے لئے اسے کچن سپروائزر کی جگہ دے رکھی ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''لیکن منومتی ایسی سروس کیوں کر رہی ہے اور اس کی راج کماری سے اور راج کماری کی اس سے کیا دشمنی ہے''...... جولیا نے

حیران ہو کر کہا۔

''راج کماری چندر مکھی کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے جبکہ اس کا والد موجودہ شاہ بھاٹان کا رشتے میں بھائی تھا لیکن وہ کافی عرصہ قبل فوت ہو گیا ہے۔ راج کماری چندر مکھی کو موجودہ شاہ بھاٹان نے ہی پالا اور اعلیٰ تعلیم دلائی ہے۔ وہ اس کی ذہانت اور ہوشیاری کی وجہ سے اسے بے حد پسند کرتا ہے۔ منومتی کے والد کا تعلق بھی شاہی خاندان سے تھا لیکن منومتی کے والد نے موجودہ شاہ بھاٹان کے والد کی مرضی کے خلاف شادی کی جس پر شاہ بھاٹان نے اسے شاہی خاندان سے باہر نکال دیا۔ اس طرح منومتی شاہی خاندان سے باہر پیدا ہوئی اور اس نے باہر ہی پرورش پائی۔ اس کے والدین ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تو اسے اس کے ایک پرانے خادم نے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ تمام حالات جاننے کے بعد منومتی موجودہ شاہ بھاٹان سے ملی اور درخواست کی کہ اسے شاہی خاندان کا فرد قرار دیا جائے اور اسے اس کے شایان شان عہدہ دیا جائے لیکن راج کماری چندر مکھی نے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے منومتی کو نہ ہی باقاعدہ طور پر شاہی خاندان کا فرد قرار دیا گیا اور نہ ہی اسے اس کے شایان شان کوئی عہدہ دیا گیا۔ اس پر منومتی کے دل میں راج کماری چندر مکھی کے خلاف گرہ پڑ گئی۔ منومتی بھی بے حد عقلمند اور ہوشیار لڑکی ہے۔ اس نے بظاہر راج کماری چندر مکھی کی خوشامد کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ

اسے اپنے پاس ملازم رکھ لے۔ چنانچہ راج کماری چندر مکھی نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر مقرر کر دیا۔ لیکن منومتی اندر ہی اندر راج کماری چندر مکھی کے خلاف کام کرتی رہتی ہے اور جہاں بھی اسے موقع ملے وہ راج کماری چندر مکھی کو شکست دینے کے لئے اقدام کرتی ہے۔ سوراج دراصل منومتی کا بھائی ہے۔ وہ ہوٹل کا مالک بھی ہے اور ایک خفیہ سرکاری تنظیم کا چیف بھی۔ وہ بھی منومتی کے ساتھ ہے۔ ان دونوں کا خیال ہے کہ اگر راج کماری چندر مکھی کو شاہ بھاٹان کی نظروں میں گرا دیا جائے تو پھر ان دونوں کو شاہی خاندان کے افراد بھی قرار دے دیا جائے گا اور انہیں ان کے شایان شان جاگیر اور عہدے بھی مل جائیں گے۔ جب مجھے ان حالات کا علم ہوا تو میں نے منومتی اور سوراج سے رابطہ کیا۔ ان دونوں نے میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چونکہ پہلے مجھے ان کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اس لئے میں نے ان سے رابطہ نہ کیا تھا لیکن اب ضرورت محسوس ہوئی تو میں نے رہائش گاہ سے سوراج کو فون کیا اور اسے اپنا پلان بتایا تو وہ اور منومتی دونوں نے میرے لئے کام شروع کر دیا''...... عمران نے کہا۔

''اس طرح تو واقعی تمہاری بات درست ہے کہ منومتی راج کماری چندر مکھی کے شکار کے لئے کانٹا ہی ثابت ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ کچن سپروائزر ہونے کی وجہ سے وہ ہیڈ کوارٹر کے

اندرونی حالات اور اس کے تمام انتظامات وغیرہ سے اچھی طرح واقف ہے تم لوگوں نے تو ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر کہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے راج کماری چندر مکھی کا اغوا مشکل ہو گا۔ میرے ذہن میں پہلے سے ہی یہ بات تھی۔ اس لئے میں نے سوراج اور منومتی کی مدد سے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس رہائشی پلازہ سے ایک سپیشل وے ہیڈ کوارٹر کو جاتا ہے اور اس راستے سے ہم براہ راست اس پورشن میں بغیر کسی مداخلت کے پہنچ جائیں گے جہاں راج کماری چندر مکھی موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کا اغوا مشکل نہ رہے گا''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور منومتی اندر داخل ہوئی۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

''میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ تم لوگوں کے بارے میں ان کے پاس کسی قسم کی معلومات موجود نہیں ہیں۔ وہ صرف تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ تم جیسے ہی واپس آؤ وہ تمہیں بے ہوش کر کے لے جائیں''...... منومتی نے دروازہ بند کر کے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ معلوم کر لیا ہے کہ راج کماری چندر مکھی ہیڈ کوارٹر میں موجود بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ وہاں موجود ہے اور بڑی بے چینی سے تمہارے بارے میں اطلاع کا انتظار کر رہی ہے''...... منومتی نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور پھر وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور ہاتھ اندر ڈال کر اس نے کوئی بٹن پریس کیا تو الماری کے اندرونی خانے یکلخت گھوم گئے۔ اب جو خانے سامنے آئے ان میں سے ایک خانے میں دیوار کے ساتھ باقاعدہ سوئچ پینل نصب تھا۔ جس میں بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بٹن بھی موجود تھے اور ان کے درمیان دو پینل بھی تھے۔

منومتی نے بڑی مہارت سے مختلف بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ مختلف بٹن دباتی رہی تو ایک پینل پر موجود سوئی حرکت میں آ گئی لیکن درمیان میں جا کر ایک ہندسے پر رک گئی تو منومتی نے ایک بار پھر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سوئی ایک بار پھر حرکت میں آ گئی لیکن وہ ایک اور ہندسے سے تک جا کر پھر رک گئی۔ ابھی اس کے بعد بھی ایک ہندسہ موجود تھا۔ منومتی نے تیسری بار پھر بٹن پینل کرنے شروع کر دیئے اور اس بار سوئی آخری ہندسے پر پہنچ گئی۔

منومتی نے اس بار صرف ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور پھر بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا اب دوسرے پینل میں سوئی حرکت کرنے لگی اور پھر تین بار بٹن پریس کرنے کے بعد وہ سوئی بھی پینل کے آخری ہندسے پر پہنچ گئی تو منومتی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہی سرخ رنگ

کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ ہٹا لیا۔ الماری کے پٹ ایک بار پھر گھوم گئے اور اب خانوں میں استعمال کا سامان بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''آئیں۔ سپیشل وے کھل چکا ہے''...... منومتی نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

''یہ اس قدر پیچیدہ سسٹم تم نے یاد کیسے رکھا تھا''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ واقعی ہی سسٹم انتہائی پیچیدہ تھا۔

''جس انجینئر نے یہ سسٹم بنایا تھا اسے میں نے دوست بنا لیا تھا۔ اس نے مجھے نہ صرف یہ سسٹم سمجھا دیا تھا بلکہ ایک ایسا ہی بورڈ بنا کر اس نے مجھے اس کی باقاعدہ پریکٹس بھی کرائی تھی۔ اس کے باوجود ہر بار اسے استعمال کرتے وقت مجھے خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس میں ایک ایسا خود کار سسٹم ہے کہ اگر معمولی سی بھی غلطی ہو جائے تو پھر یہ پورا فلیٹ نہ صرف ہمارے لئے قید خانہ بند جاتا بلکہ ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کو بھی اس کی اطلاع مل جاتی اور پھر ظاہر ہے ہمارا جو حشر ہوتا وہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں''...... منومتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ انجینئر اب کہاں ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ واقعی الیکٹرونکس میں مہارت رکھتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسے راج کماری چندر مکھی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے ایک بار راج کماری چندر مکھی کے سامنے گستاخانہ الفاظ کہہ دیئے تھے''...... منومتی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ ظلم ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب کہاں جانا ہے''...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے پیچھے آ جائیں''...... منومتی نے کہا اور اندرونی کمرے کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک تنگ سی خاصی طویل سرنگ سے گزر رہے تھے۔ سرنگ اس قدر تنگ تھی کہ ایک وقت میں ایک آدمی بھی ٹیڑھا ہو کر اس میں سے گزر سکتا تھا بہرحال سرنگ کا اختتام ایک کھلے کمرے میں ہوا۔ یہاں پہنچ کر منومتی نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے کمرے میں موجود ایک میز پر پھیلا دیا۔

''یہ ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ ہے۔ اسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ میں نقشہ نویس تو نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے کوشش کی ہے آپ اسے سمجھ سکیں''...... منومتی نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

''ویل ڈن''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے منومتی سے نقشے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔

''اس وقت ہم کہاں موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں ہیں یا اس سے باہر''...... عمران نے کہا۔

''ہم ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور یہاں موجود ہیں''...... منومتی نے نقشے پر انگلی رکھ کر جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

''یہاں سے ہماری آواز تو ان تک نہیں پہنچ جائے گی یا ہماری موجودگی وہ کسی طرح بھی چیک تو نہ کر سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تمام حفاظتی سائنسی انتظامات سامنے کے رخ پر ہیں۔ وہاں سے تو ایک مکھی بھی ان کی اجازت کے بغیر اور ان کی نظروں میں آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر اور عقبی طرف ایسا کوئی سسٹم نصب نہیں ہے کیونکہ راج کماری چندر مکھی سپیشل وے کے اس پیچیدہ سسٹم پر انتہائی بھروسہ کرتی ہے۔ ویسے بھی سوائے راج کماری چندر مکھی اور ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کے اور کسی کو بھی اس سپیشل وے اور اس سسٹم کے بارے میں علم نہیں ہے۔ مجھے بھی اس کا علم اس انجینئر سے دوستی کی وجہ سے ہی ہوا تھا''...... منومتی نے کہا۔

''کتنے افراد یہاں ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھ سمیت دس افراد۔ جن میں راج کماری کا نمبر ٹو بھاشو بھی شامل ہے''...... منومتی نے جواب دیا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کہاں کہاں موجود رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو منومتی نے تفصیل بتا دی۔

"او کے۔ پھر ہمیں راج کماری کو یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا جائے اور یہیں باقی مشن مکمل کیا جائے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اور جولیا راج کماری چندر مکھی کے پورشن میں داخل ہو کر اسے کور کریں گے اور تم سب منومتی کے ساتھ جا کر ہیڈ کوارٹر میں موجود باقی سب افراد کو ختم کر کے راج کماری چندر مکھی کے پورشن میں آ ؤ گے"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"سوراج سے آپ نے ایک وعدہ کیا تھا۔ کیا آپ کو وہ وعدہ یاد ہے"...... اچانک منومتی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے وہ وعدہ ہر صورت میں پورا کرنا ہے"...... منومتی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"کیا وعدہ تھا عمران"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات موجود تھے۔

"راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کرنے کا وعدہ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"دیکھا منومتی۔ میں نے وعدہ ضرور کیا ہے اور میں اسے پورا

بھی کروں گا لیکن فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہمارا مشن صرف راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کرنا نہیں ہے۔ ہم نے راج کماری چندر مکھی سے اپنے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر اپنے مشن کو مکمل کرنا ہے۔ اس کے بعد وعدہ وفا کرنے کی باری آئے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا"...... منومتی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سمجھ رہی ہو کہ تم نے ہمیں یہاں لا کر غلطی کی ہے تو ہم ابھی یہیں سے واپس جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تمہارے یا تمہارے بھائی سوراج کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم مشن کی تکمیل کا کوئی اور طریقہ سوچ لیں گے"...... عمران نے کہا تو منومتی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں صرف یہ سوچ رہی تھی کہ راج کماری چندر مکھی انتہائی چالاک، عیار اور شاطر عورت ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھوں سے نکل گئی تو پھر میں بھی ہلاک کر دی جاؤں گی اور سوراج بھی"...... منومتی نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر ایسا کرو کہ تم یہاں سے واپس چلی جاؤ۔ اس طرح تم یا تمہارا بھائی سوراج کسی صورت بھی سامنے نہ آئے گا۔ البتہ میرا وعدہ قائم رہے گا"...... عمران نے کہا۔

''ان حالات میں یہ بہتر رہے گا۔ اگر آپ فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کر دیتے تو پھر مجھے واپس جانے کی ضرورت نہ رہتی''...... منومتی نے کہا۔

''اوکے۔ جولیا تم منومتی کے ساتھ جاؤ اور اسے باہر چھوڑ کر واپس آ جاؤ تب تک میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس نقشے پر ڈسکس کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی منومتی کے ساتھ واپس سرنگ میں چلی گئی۔ عمران انہیں جاتے دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور سوچ کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

راج کماری چندر مکھی اپنے مخصوص کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھی ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ راج کماری چندر مکھی نے رسالہ الٹ کر میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بخیریت لیبارٹری پہنچ چکے ہیں اور تمام مشینری بھی لیبارٹری پہنچ گئی ہے''...... بھاشو نے کہا تو راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... راج کماری نے پوچھا۔

''نہیں راج کماری جی۔ حالانکہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے خطرہ تھا اور اس سلسلے میں ہم نے پورے

علاقے میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کیے تھے لیکن وہاں چڑیا کا بچہ بھی موجود نہ تھا۔ تمام کام اطمینان اور سکون سے مکمل ہو گیا ہے''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چلا''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''نو راج کماری جی۔ وہ منظر سے مکمل طور پر غائب ہو چکے ہیں''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں''...... راج کماری نے کہا۔

''ان کی تلاش جاری ہے راج کماری جی اور ان کی رہائش گاہ کی بھی انتہائی سختی سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ جلد ہی ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے خصوصی کیمروں نے بھی انہیں ابھی تک چیک نہیں کیا''...... راج کماری چندر مکھی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''نہیں راج کماری جی۔ یہ کیمرے تو دارالحکومت میں آمد یا باہر جانے کے راستوں پر نصب ہیں۔ دارالحکومت کے اندر تو نصب نہیں ہیں''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بہرحال میں ان کے بارے میں جلد از جلد معلوم کرانا چاہتی ہوں۔ تم چیکنگ گروپ کو مزید مستعد رہنے کا

حکم دے دو۔ ان کے متعلق اب تک معلوم ہو جانا چاہئے تھا۔ بہرحال انہیں بھاٹان سے زندہ واپس نہیں جانا چاہئے۔ سمجھے تم''...... راج کماری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اس رہائش گاہ میں یقیناً کوئی کار موجود تھی۔ اگر آپ پرنس کاٹھیار سے اس کار کا نمبر وغیرہ معلوم کر لیتی تو ہمیں بے حد سہولت ہو جاتی۔ ویسے پورے دارالحکومت میں چلنے والی ٹیکسی ڈرائیوروں کو آپ کے احکامات پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی وہ کسی مشکوک آدمی کو بٹھائیں گے فوراً اطلاع دے دیں گے''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو بھی کہہ دو۔ اس کے ساتھ ساتھ پٹرول پمپوں تک بھی میرے احکامات پہنچا دو۔ اگر ان کے پاس کار ہو گی تو وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے تو پٹرول ڈلوائیں گے ہی''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے احکامات کی فوری تعمیل ہو گی''...... بھاشو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے۔ مجھے تم نے فوری اطلاع دینی ہے''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں جلد ہی اطلاع دوں گا۔ وہ آخر کب تک چھپیں گے''...... بھاشو نے کہا اور راج کماری نے او کے

کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی لیکن چند لمحوں بعد اس نے رسالہ بند کر کے اسے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی میز کی طرف اچھال دیا۔

''تم کب تک چھپو گے عمران۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت بہرحال میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے''...... راج کماری نے اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر الماری سے اس نے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور واپس آ کر اس نے بوتل اور گلاس تپائی پر رکھے اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور شراب گلاس میں انڈیلنے لگی۔

جب گلاس آدھا بھر گیا تو اس نے بوتل کے منہ پر ڈھکن لگایا اور پھر گلاس اٹھا کر اس نے چسکیاں لے لے کر شراب پینی شروع کر دی۔ ابھی اس نے تھوڑی سی ہی شراب پی تھی کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راج کماری نے گلاس تپائی پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں''...... بھاشو نے قدرے پرجوش لہجے میں کہا۔

''کیا پیشرفت ہوئی ہے۔ جلدی بتاؤ''...... راج کماری چندر مکھی

نے چونک کر پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی آ کومتی روڈ کے آغاز میں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے رہے ہیں۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے''...... بھاشو نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''آ کومتی روڈ پر۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر والی روڈ پر''...... راج کماری نے چونک کر پوچھا۔

''یس راج کماری جی''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں''...... راج کماری نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں راج کماری جی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہاں داخل ہو سکیں۔ اگر وہ ایسی حماقت کریں گے بھی سہی تو پھر چوہوں کی طرح پکڑے جائیں گے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ بہرحال تم پورے ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو''...... راج کماری نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے پہلے ہی ایسا کر دیا ہے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''کیسے اطلاع ملی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ تفصیل بتاؤ''...... راج کماری نے کہا۔

''راج کماری جی۔ ہمارا ایک آدمی کسی کام سے اس ریسٹورنٹ

میں گیا تو اس وقت وہ لوگ جا رہے تھے۔ اس وقت تو اس نے خیال نہ کیا تھا کیونکہ وہ مقامی لوگ تھے لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ان کی تعداد اور قد و قامت آ گئی تو وہ فوری انہیں چیک کرنے کے لئے باہر گیا لیکن وہ جا چکے تھے۔ اس نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ان کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ان کے بارے میں مزید کچھ پتہ نہیں چلا سکا''...... بھاشو نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ چیکنگ گروپ کے انچارج ساگارا کو کہو کہ وہ اپنے خاص ہوشیار آدمی وہاں بھیجے اور مزید انکوئری کرے۔ ان لوگوں کے بارے میں مزید معلومات یقیناً مل جائیں گی کہ وہ کس کار میں سوار تھے۔ کہاں سے آئے تھے۔ کس طرف گئے اور ایک کام اور کرو کہ اس آدمی سے جس نے انہیں ریسٹورنٹ میں دیکھا ہے۔ ان کے حلیئے معلوم کر کے خاص طور پر اس عورت کا اور اس کے لباس کے بارے میں معلومات کر کے پورے شہر میں موجود گروپس کو بتا دو تا کہ وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکیں''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں نے آپ کے حکم کی پہلے ہی تعمیل کر دی ہوئی ہے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ مجھے تمہاری یہی صلاحیتیں پسند ہیں تم واقعی ذہانت میں یکتا ہو''...... راج کماری نے جواب دیا۔

''آپ قطعی بے فکر رہیں راج کماری جی۔ یہ لوگ لاکھ ٹکریں ماریں لیکن سپریم فورس کے مقابلے میں شکست ہی ان کا مقدر بنے گی''...... بھاشو نے جواب دیا اور راج کماری نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''ہاں شکست ان کا مقدر ہے اور وہ بھی یقینی شکست''...... راج کماری نے کہا اور ایک بار پھر اس نے شراب کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور راج کماری بے اختیار چونک پڑی۔

''کون ہے''...... راج کماری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے خاص کمرے میں کسی کے آنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ آج تک ایسا نہ ہوا تھا کہ کوئی اس طرح اس کے خاص کمرے میں آیا ہو۔

''منومتی ہوں راج کماری جی۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... باہر سے کچن سپروائزر منومتی کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھلا ہوا ہے''...... راج کماری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی کیونکہ منومتی آج سے پہلے کبھی اس طرح اس سے ملنے نہ آئی تھی۔ وہ صرف اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مقامی عورت اور ایک مقامی مرد اندر داخل

ہوا تو راج کماری بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''کون ہو تم۔ کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو''...... راج کماری نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ دونوں اس کے لئے اجنبی تھے۔

''میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے راج کماری چندر مکھی اور راج کماری کے پاس راج کمار ہی آتے ہیں''...... اچانک اس مقامی مرد کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور راج کماری چندر مکھی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا ہو۔ وہ عمران کی آواز پہچان گئی تھی۔

''تم۔ تم علی عمران۔ تم اور یہاں۔ تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ اوہ''...... راج کماری چندر مکھی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات کسی سیاہ دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا، منومتی کا چھوڑ کر واپس آئی تو عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمام معاملات کو اچھی طرح ڈسکس کو چکا تھا اور اسے اب اطمینان تھا کہ اس کے ساتھی آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے۔ اس نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو ختم کرنا ہے لیکن ہیڈ کوارٹر کے انچارج بھاشو کو زندہ پکڑنا ہے اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ راج کماری چندر مکھی کے مخصوص پورشن میں جائیں گے۔

''آؤ جولیا۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا''...... عمران نے جولیا کو آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں منومتی کو باہر نہیں جانے دینا چاہئے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اطلاع کر دے کیونکہ اس کی خواہش فوری طور پر پوری نہیں ہو سکی تھی۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آتے وقت اس کے چہرے پر جو جوش تھا۔ واپس جاتے وقت وہ جوش نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ

قدرے مایوسی سی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''فکر مت کرو۔ وہ راج کماری چندر مکھی کی عادت اور خصلت سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ایسی اطلاع دے ہی نہیں سکتی اور دے بھی دے تب بھی ہمیں اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ کچھ نہیں کرے گی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اس کے ساتھی اس سے الگ ہو گئے اور ایک راہداری میں چلے گئے جبکہ وہ نقشے کے مطابق اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر راج کماری چندر مکھی کا ذاتی پورشن تھا۔ جولیا عمران کے ساتھ تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس پورشن میں داخل ہو گئے تھے جس میں ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا آفس بھی تھا لیکن راج کماری چندر مکھی وہاں موجود نہ تھی اور نہ ہی وہاں کوئی دربان ، پہرے دار یا کوئی اور ملازم نظر آ رہا تھا۔ شاید اس کی یہاں ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی۔

ایک راہداری میں چلتے ہوئے وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہاں ایک کمرے کا دروازہ بند تھا البتہ اس کی دہلیز کے نیچے سے روشنی کی لکیر سی باہر آ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئے کہ راج کماری چندر مکھی اس کمرے میں ہو گی۔ وہ دونوں محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور پھر دروازے کے سامنے آ کر عمران نے ہاتھ اٹھایا اور دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

''کون ہے''...... اندر سے راج کماری چندر مکھی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''منومتی ہوں راج کماری۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے منومتی کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''اوہ تم۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھلا ہے''...... اندر سے راج کماری چندر مکھی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

عمران نے جولیا کو پہلے اندر جانے کا اشارہ کیا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے عمران بھی داخل ہو گیا اور اندر کرسی پر بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر جیسے کانوں سے جا لگی تھیں۔

''کون ہو تم۔ کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ شعوری طور پر نہ بول رہا رہی ہو بلکہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ گئے ہوں۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے راج کماری چندر مکھی اور راج کماری کے پاس راج کمار ہی آتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔تم علی عمران۔تم اور یہاں۔تم۔تم۔کیا مطلب۔تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ اوہ"...... راج کماری چندر مکھی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہراتی ہوئی نیچے گری اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

"دیکھا تم نے۔ اسے کہتے ہیں پرنس آف ڈھمپ کا جاہ و جلال۔ راج کماری بھی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی ہے اور ایک تم ہو کہ تم پر اثر ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ تم مجھے جیسے راج کمار کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بیچاری تمہارے جاہ و جلال کی حقیقت سے واقف نہیں ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر ساکت پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو اٹھایا اور پھر کرسی پر ڈال دیا اور عمران بھی جولیا کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس دیا۔

"بتاؤ۔ اب اس کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے راج کماری چندر مکھی کو کرسی پر ڈالنے کے بعد عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ وہ بھاشو صاحب بھی

یہاں پہنچ جائیں پھر مذاکرات کا آغاز کریں گے۔ فی الحال تم کہیں سے رسی تلاش کرو اور اس راج کماری کو اچھی طرح باندھ دو۔ کیونکہ بقول تمہارے یہ بے حد شاطر، عیار اور خطرناک راج کماری ہے۔ میں اس دوران دوسرے ساتھیوں کا پتہ کر لوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہاں تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ وہ خود ہی سب سنبھال لیں گے"...... جولیا کے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو اب سیکرٹ سروس کے ممبر اس قابل ہو گئے ہیں۔ واہ۔ یہ تو واقعی اچھی خبر ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ وہ دراصل کمرے سے اس وقت تک باہر رہنا چاہتا تھا جب تک اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ جاتی کیونکہ بہرحال یہ سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوئی عام سی عمارت نہ تھی۔

حالات کسی بھی وجہ سے پلٹ بھی سکتے تھے اور ایسی صورت میں اچانک ان پر کوئی افتاد پڑ سکتی تھی۔ اس لئے وہ اندر کمرے میں رہنے کی بجائے باہر رہ کر اپنے ساتھیوں کا انتظار کرنا چاہتا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد راہداری میں قدموں کی تیز آواز گونجی اور عمران بے اختیار چوکنا ہو گیا۔ دوسرے لمحے راہداری سے صفدر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی موجود تھا وہ

اکیلا ہی آ رہا تھا۔

''یہ بھاشو ہے عمران صاحب''...... صفدر نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے اندر لے جاؤ اور کرسی پر بٹھا دو۔ باقی ساتھی کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ مختلف پوائنٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ البتہ باہر سے آنے والے فون کو یہاں راج کماری چندر مکھی کے پورشن کے فون سے ڈائریکٹ کر دیا گیا ہے''...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اسے پہچاننے میں تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں پیش آئی''...... عمران نے صفدر کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جولیا بے ہوش راج کماری چندر مکھی کو ایک رسی کی مدد سے کرسی پر باندھنے میں مصروف تھی۔

''نہیں۔ اس کا علیحدہ دفتر تھا اور مس منومتی سے اس کا حلیہ معلوم ہو چکا تھا''...... صفدر نے بھاشو کو راج کماری چندر مکھی کے ساتھ موجود کرسی پر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

''اسے بھی باندھ دو جولیا''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر کی مدد سے جولیا نے بھاشو کو بھی رسی کے ساتھ کرسی سے جکڑ دیا۔

''صفدر۔ ایسا کرو کہ جولیا کے ساتھ مل کر پہلے اس راج کماری

کے دفتر کی تلاشی لو۔ وہاں سے لازماً سپریم فورس کے بارے میں نہ صرف پوری تفصیلات مل جائیں گی بلکہ ان تھنڈر فلیش ویپن اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی تفصیلات مل جائیں گی۔ تب تک میں بھاشو کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... عمران نے جولیا اور صفدر سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر بھاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بھاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس کا شعور بیدار ہو گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ راج کماری جی بھی۔ تم۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے۔ تم اور اور......'' بھاشو نے رک رک کر کہا۔ وہ بار بار گردن موڑ کر ساتھ والی کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو دیکھتا اور پھر جھٹکے سے گردن موڑ کر عمران کو دیکھتا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے مسٹر بھاشو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''علی عمران۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ سکتے ہو۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں۔ کیسے ممکن ہے یہ۔ کیسے''...... بھاشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پہلے کی نسبت اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

''دیکھ لو۔ تمہارے سامنے موجود ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تم کہیں مافوق الفطرت مخلوق تو نہیں ہو۔ یا پھر جادوگر ہو''...... بھاشو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اگر میں مافوق الفطرت مخلوق یا جادوگر ہوتا تو تمہیں اور راج کماری چندر مکھی کو رسیوں سے نہ باندھتا۔ ایسی کوئی بات نہیں بھاشو۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے کے قائل ہو۔ اب بھی تم نے اپنے ذہن میں یہی حتمی بات بٹھا رکھی ہے کہ ہم اگر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں گے تو سامنے کے راستے سے داخل ہوں گے حالانکہ ہمیں کیا سب کو معلوم ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جسے کہا جاتا ہے اس میں ایک سے زیادہ راستے رکھے جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو تم سپیشل وے سے آئے ہو۔ لیکن اسے ٹریس کرنا اور اسے کھولنا تو ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن پھر تم۔ تم کیسے پہنچ

گئے''...... بھاشو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی''...... عمران نے جواب دیا تو بھاشو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''لل لل۔ لیکن......'' بھاشو نے کہنا چاہا۔

''اب کوئی لیکن ویکن نہیں۔ اب تمہارے سوالوں کے جواب تمہیں مل گئے بھاشو۔ اب تم نے میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسے سوالات''...... بھاشو نے چونک کر پوچھا۔

''کچھ دیر انتظار کر لو۔ ہوسکتا ہے مجھے تم سے سوالات کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک راج کماری چندر مکھی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ وہ چونکہ حیرت کی شدت سے بے ہوش ہوئی تھی اس لئے خود ہی ہوش میں آنے لگ گئی تھی۔

عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ بھاشو بھی گردن گھما کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ راج کماری چندر مکھی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

''تت تت۔ تم۔ تم علی عمران ہو۔ تم یہاں کیسے آ گئے ہو، تت

تت، تم''...... راج کماری چندر مکھی نے کچھ لمحوں بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کے اس سوال کا جواب دے چکا ہوں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ سپیشل وے سے اندر داخل ہوا ہے''...... بھاشو نے ہونٹ چباتے ہوئے راج کماری چندر مکھی کو بتایا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر چونک پڑی۔

''سپیشل وے۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ نہیں۔ اسے کھولنا تو ناممکن ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ بالکل جھوٹ بول رہا ہے''...... راج کماری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

''ہم نے اس کمرے کے علاوہ پورے پورشن کی تلاشی لی ہے عمران صاحب۔ وہاں ہمارے مطلب کی کوئی بھی چیز نہیں ہے''......صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہارے مطلب کی نہ ہو گی۔ میرے مطلب کی چیز تو بہرحال یہاں موجود ہے''...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا پہلے تو چونکی پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

''تم کیا چیز تلاش کرنا چاہتے ہو''...... اچانک راج کماری چندر

مکھی نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

''تلاش کرنے کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے جب چیز گم ہو''...... عمران نے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیئے۔ جولیا عمران کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ صفدر عمران کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

''کوئی خنجر وغیرہ تو ملا ہو گا تمہیں''...... عمران نے گردن موڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہاں ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ ایک ٹارچر روم موجود ہے جس میں قدیم سے لے کر جدید ترین سامان موجود ہے۔ ویسے میرے پاس خنجر موجود ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ پھر ایسا کرو۔ بھاشو کی بائیں آنکھ نکال دو۔ یہ دائیں آنکھ سے خاصی چھوٹی ہے اور مجھے اچھی نہیں لگ رہی''...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے تیز دھار اور باریک نوک والا خنجر نکالا اور تیزی سے بھاشو کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ''...... یکلخت بھاشو اور راج کماری چندر مکھی دونوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا لیکن صفدر رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک ہاتھ بھاشو کے سر پر رکھا تو بھاشو کے حلق سے خوف سے چیخیں نکلنے لگیں۔

''یہ میری فطرت ہے کہ جو چیز مجھے اچھی نہ لگے میں اس کا

وجود برداشت نہیں کر سکتا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے صفدر کا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ بھاشو کی انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

صفدر نے خنجر کی نوک سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر نکال پھینکا تھا۔ راج کماری چندر مکھی کے حلق سے بھی خوف سے چیخیں نکلنے لگیں جبکہ بھاشو کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ وہ مسلسل چیخیں مار رہا تھا اور پھر اس کی چیخیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ صفدر''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے اس کے اس گال پر پے در پے کئی تھپڑ جڑ دیئے جس طرف کی آنکھ سلامت تھی کیونکہ دوسرے گال پر ضائع شدہ آنکھ سے خون اور مواد نکل کر بہہ رہا تھا اور پھر تیسرے تھپڑ پر بھاشو ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

''اب اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو دوسری آنکھ بھی نکلوا دوں گا۔ سمجھے''...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بھاشو کی چیخیں اس طرح اس کے حلق میں گھٹ کر رہ گئیں جیسے اس نے زندگی میں کبھی چیخ ہی نہ ماری ہو۔

''تم نے یہ ظلم کیوں کیا ہے عمران۔ کیا تم بغیر کسی وجہ کے ظلم کرنے کے عادی ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے

لہجے میں لرزش تھی۔ عمران کی درندگی دیکھ کر وہ واقعی بری طرح سہم سی گئی تھی۔

''وجہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے وجہ پوچھی تو تمہاری آنکھیں بھی نکالی جا سکتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تمہاری زبان بھی کٹ سکتی ہے''...... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی عمران چاہتا تھا۔

''سنو بھاشو۔ اگر تم اپنے جسم کے اعضا کو باری باری کٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تھنڈر فلیش ویپن جو ہارڈ ماسٹر سے حاصل کئے گئے ہیں انہیں کہاں سٹور کیا گیا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری بے ہوشی کے دوران میں بہت کچھ معلوم کر چکا ہوں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم نہیں۔ راج کماری جی کر معلوم ہو گا۔ میں تو صرف ہیڈ کوارٹر انچارج ہوں۔ صرف یہاں رہتا ہوں۔ اس ویپن کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے بے شک تم راج کماری جی سے پوچھ لو''...... بھاشو نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ بھاشو کی طرف کر دیا۔

"مم۔مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے نہیں معلوم۔ واقعی مجھے نہیں معلوم۔ مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ راج کماری جی۔ انہیں بتائیں میں سچ کہہ رہا ہوں"...... بھاشو نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی بھاشو کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔ راج کماری چندر مکھی بھاشو پر ہونے والی فائرنگ اور اس کو تڑپتے اور مرتے دیکھ کر خوف کی شدت سے ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران کا بھیانک روپ دیکھ کر وہ واقعی بری طرح سے ڈر گئی تھی اور اس پر عمران کی درندگی دیکھ کر ایسا خوف طاری ہو گیا تھا کہ اس کا ذہن بار بار ماؤف ہو جاتا تھا جس کے باعث وہ بے ہوش ہو جاتی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا خاموشی سے اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"تم۔ تم انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ تم ظالم ہو۔ سفاک

درندے ہو۔ تم تم"...... راج کماری چندر مکھی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے میری درندگی دیکھی ہی کہاں ہے راج کماری چندر مکھی۔ یہ تو میں نے بھاشو پر ترس کھاتے ہوئے اسے آسان موت دے دی ہے۔ ابھی جب تمہارے چہرے پر تیزاب ڈالا جائے گا۔ تمہاری آنکھیں، ناک اور کان کاٹے جائیں گے۔ تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں کاٹ کر پھینکی جائیں گی اور تمہارے چہرے کے ساتھ ساتھ تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی الگ کی جائے گی تب تمہیں معلوم ہو گا کہ سفاکی کیا ہوتی ہے اور درندگی کسے کہتے ہیں۔ میں نے تمہیں اس وقت بھی کہا تھا کہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے۔ لیکن تم نے جولیا کو الاؤ پر لٹکانے کا حکم دے کر اپنے لئے تمام رعایتوں کا یکسر خاتمہ کرا دیا ہے اس لئے اب تم مجھ سے کسی قسم کی رعایت کی امید نہ رکھنا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ایسا مت کرنا۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ ایسا مت کرنا۔ ورنہ میں تو زندہ درگور ہو جاؤں گی۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک ایسا مت کرنا۔ مجھے ایسی اذیتوں میں مبتلا نہ کرنا۔ مجھے اذیت دینے سے بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ پلیز پلیز"...... راج کماری چندر مکھی نے خوفزدہ اور ہذیانی لہجے میں کہا۔ اس کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

''ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا اور جب تم ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ بھاٹان کے دارالحکومت کی سب سے معروف سڑک کے فٹ پاتھ پر پڑی ہوئی نظر آؤ گی۔ اس حالت میں کہ مکھیاں تم پر بیٹھ رہی ہوں گی اور تم انہیں اڑانے سے بھی معذور ہو گی۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ پاکیشیا کی دس منزلہ عمارت پر تجربہ کیسے کیا جاتا ہے۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ تھنڈر میزائل بنا کر بھاٹان کس طرح سپر پاور بن سکتا ہے''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ فارگاڈ سیک۔ ایسا مت کرو۔ تم سب کچھ لے لو۔ لیکن مجھے کچھ مت کہو۔ پلیز فارگاڈ سیک۔ مجھے کچھ مت کرو۔ تم جیسا کہو۔ میں ویسے ہی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو بھی تمہارے حوالے کر دوں گی اور اس کا فارمولا بھی۔ میری حالت پر رحم کرو۔ میں تشدد برداشت نہ کر سکوں گی۔ فار گاڈ سیک''...... راج کماری نے اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً روتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو آبشار کی طرح بہنے لگے تھے۔ وہ حقیقتاً بے حد خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

''تھنڈر فلیش وپین کہاں رکھے ہیں تم نے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری میں ہیں۔ وہیں ہیں لیبارٹری میں''...... راج کماری چندر مکھی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''جولیا، صفدر سے خنجر لو اور راج کماری کی ناک کاٹ دو۔ اس کی ناک کی بناوٹ مجھے پسند نہیں ہے''...... عمران نے یکلخت جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''ہاں۔ واقعی اس کی ناک اس کے چہرے پر خاصی بدنما لگ رہی ہے''...... جولیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلودہ خنجر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ رک جاؤ''...... راج کماری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں۔ جھوٹ مت بولو۔ میرے ذہن کے اندر ایک قدرتی کمپیوٹر نصب ہے۔ اس لئے مجھے ایک لمحے میں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ لیبارٹری میں ہیں۔ میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

''جولیا تم نے ابھی تک میری ہدایت پر عمل نہیں کیا''...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ایک ہاتھ راج کماری چندر مکھی کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ جس پر خنجر تھا اس نے ہوا میں بلند کیا۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ وہ یہیں ہیں۔ یہیں ہیں۔ یہیں میرے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے میں۔ رک جاؤ۔ رک

جاؤ پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''راستہ بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً تفصیل سے راستہ بتانا شروع کر دیا۔

''جاؤ صفدر۔ چیک کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا جو کمرے کی عقبی دیوار کے کونے میں نظر آ رہا تھا اور اس پر واش روم کے الفاظ درج تھے۔ یہ خفیہ راستہ اسی واش روم سے جاتا تھا۔ جولیا پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی راج کماری چندر مکھی مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر چمک تھی۔

''ایک الماری میں عجیب ساخت کے پچاس پسٹل ایک ڈبے میں موجود ہیں۔ ایک میں لے آیا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پسٹل عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر پسٹل پر ڈالی۔ یہ نیلے رنگ کا ایک بھدا سا پسٹل تھا جس کا دستہ بڑا اور نال بے حد چھوٹی سی تھی۔ نال کا آخری سرا نوکدار سا تھا جس کے درمیان سوئی جیسا باریک سوراخ تھا۔ عمران نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ یہی تھنڈر فلیش ویپن ہو سکتا ہے۔ اس کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہی ہے، بالکل یہی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہی ہے۔ میں نے سچ بتا دیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے۔ جس میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کام کر رہا ہے''...... عمران نے پسٹل کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''لیبارٹری کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ شاہ بھاٹان کے تحت ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران نے وہی تھنڈر فلیش پسٹل جیب سے نکالا اور اس کا رخ راج کماری چندر مکھی کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''درست جواب دو۔ ورنہ میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا۔ تم ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گی۔ بتاؤ جلدی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ میں اب تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔ اوہ گاڈ۔ تم تو واقعی انتہائی بے رحم اور سفاک انسان ہو۔ انتہائی سفاک''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے گنتی روک دی اور اس کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی نے لیبارٹری کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس وہاں پہنچ چکا ہے''...... عمران نے پوچھا تو راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہارے چیکنگ گروپ کے سربراہ کا نام اور اس کا فون نمبر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ساگارا کا۔ کیوں''...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار چونک کر کہا۔

''جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو اور سنو۔ اگر غلط نمبر بتایا تو پھر تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہو گا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے جلدی سے نمبر بتا دیا۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ لیبارٹری سے رابطہ فون پر ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے''...... عمران نے پوچھا۔

''فون بھی ہے وہاں۔ وہ بھاٹان کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے پوچھا۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

''جولیا۔ اس کی ناک کاٹ دو۔ فوراً۔ کاٹ دو اس کی ناک''...... عمران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا تڑپ کر اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھ گئی۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ جولیا۔ یہ اس کے لئے آخری موقع ہے۔ اب میں جیسے ہی تمہیں حکم دوں تم نے فوراً اس کی ناک کاٹ دینی ہے میرے کہنے پر بھی نہیں رکنا''...... عمران نے کہا تو جولیا کا فضا میں اٹھا ہوا ہاتھ تیزی سے واپس آ گیا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا۔

''سن لو راج کماری۔ اب اگر جواب دینے کی بجائے تم نے سوال کیا تو پھر تمہاری شکل دیکھ کر دنیا عبرت حاصل کرے گی اور اب جولیا میری بھی بات نہیں سنے گی''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گی۔ میں تمہیں ہر بات سچ بتاؤں گی۔ بالکل سچ''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ خوف کی شدت سے اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہہ رہا تھا۔

''جولیا۔ اس کے منہ میں رومال ڈال دو''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے جیب میں ہاتھ ڈال کر رومال نکالا۔ اسی لمحے صفدر آگے بڑھا اور پھر صفدر نے دونوں ہاتھوں کی مدد سے راج کماری چندر مکھی کا جبڑا بھینچا تو اس کا منہ کھل گیا اور جولیا نے

رومال کا گولہ بنا کر اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور پھر وہ دونوں ہی پیچھے ہٹ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے لیبارٹری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ٹی ایف پراجیکٹ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... عمران کے منہ سے راج کماری چندر مکھی کی آواز نکلی۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔ سامنے بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر یکلخت شدت حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''یس راج کماری جی''...... یکلخت دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''میری ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے بات کراؤ''...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ہی ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا لہجے سے ہی غیر ملکی لگ رہا تھا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں ڈاکٹر جیکولین

فرینڈس''...... عمران نے کہا۔

''یس راج کماری جی فرمائیں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی آواز سنائی دی۔

''اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان آپ سے فوری طور پر ملاقات چاہتے ہیں۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تھنڈر میزائلوں کے بارے میں وہ کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو فون پر بات کر لیں''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے کہا۔

''آپ کمال کرتے ہیں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ آپ جانتے بھی ہیں کہ اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان کو یہ بات کہنے کی کس میں جرأت ہے کہ وہ ایسا کریں اور ایسا نہ کریں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے راج کماری جی لیکن میں یہاں مشینری کی تنصیب میں بے حد مصروف ہوں۔ مجھے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے اسی لئے میں نے یہ بات کہی تھی''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ ملاقات اس مشینری سے بھی زیادہ ضروری ہے ورنہ اگر اعلیٰ اقدس کا موڈ بدل گیا تو پھر سب کچھ یہیں ختم ہو جائے

گا''...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ملاقات کے لئے تیار ہوں لیکن پلیز۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ ملاقات کرا دیں تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے انتہائی ناگواری کے عالم میں کہا۔

''وقت تو بہرحال لگے گا لیبارٹری سے آپ کو میرے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں''...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں راج کماری جی۔ خصوصی ہیلی کاپٹر میں کتنا وقت لگتا ہے۔ میرا مطلب تھا کہ اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان مجھ سے فوری ملاقات کر لیں مجھے اصل فکر ملاقات کے وقت کے سلسلے میں ہے''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیا۔

''وہ فوراً ہو جائے گی۔ جب تک آپ ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان بھی یہاں پہنچ جائیں گے''...... عمران نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اسے اصل فکر لیبارٹری سے یہاں تک ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے پہنچنے کی تھی جو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے خود ہی خصوصی ہیلی کاپٹر کی بات کر کے دور کر دی تھی۔

''پھر آپ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہدایات دے دیں تاکہ وہ فوراً مجھے آپ کے پاس پہنچا دے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بات کرائیں میری اس سے تاکہ میں اسے احکامات دے سکوں''...... عمران نے کہا۔

''سکورا بول رہا ہوں راج کماری جی۔ حکم فرمائیں''...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سکورا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو لے کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچو''...... عمران نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے کے بعد ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ساگارا بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اپنے تمام گروپس کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش سے واپس بلا لو حکومت بھاٹان کی حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات ہو گئی ہے۔ اب یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں بلکہ دوست بن چکے ہیں۔ اب ان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت باقی نہیں رہی''...... عمران نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''اب اس کے منہ سے رومال نکال دو''...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے رومال نکال دیا۔

''تم۔ تم تو واقعی جادوگر ہو۔ تم نے کس طرح میری آواز اور لہجہ بنا لیا''...... منہ سے رومال نکلتے ہی راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ہیڈ کوارٹر میں لینڈ کرنے کے کیا انتظامات ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ......'' عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ یہاں کوئی ہیلی کاپٹر لینڈ ہی نہیں کر سکتا''...... راج کماری چندر مکھی نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''صفدر۔ مس جولیا سے خنجر لے کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھ بالکل اسی طرح نکال دو جس طرح بھاشو کی نکالی تھی۔ فوراً تعمیل کرو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر، جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیتا۔ راج کماری چندر مکھی نے یکلخت چیخ چیخ کر تفصیلات بتانی شروع کر دیں کہ ہیلی کاپٹر کہاں ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ہیلی کاپٹر پیڈ پر اتر سکتا تھا۔

''جاؤ صفدر اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو یہاں لے آؤ اور سنو۔

اس سکورا کا وہیں خاتمہ کر دینا۔ سمجھے''...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

''تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم اسے ہلاک کر دو گے''...... اس بار جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں اس سے تھنڈر فلیش فارمولا ڈسکس کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم مجھے تو زندہ چھوڑ دو گے نا۔ دیکھو اب تو میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا انحصار تمہارے اپنے رویئے پر ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور صفدر ایک بوڑھے غیر ملکی کو دھکیلتا ہوا اندر لے آیا۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ راج کماری تم بندھی ہوئی ہو۔ یہ کیا ہے۔ کیا ہے یہ سب''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی حیرت اور انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ یہ دیکھو۔ یہی تمہارا تیار کردہ تھنڈر فلیش پسٹل ہے نا''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جیب سے تھنڈر فلیش پسٹل نکال کر ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو

دکھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہاں یہی ہے۔ لیکن یہ تمہارے پاس کیسے آ گیا اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ راج کماری چندر مکھی کی سپریم فورس کا خاتمہ ہو چکا ہے اور تمہارے یہاں آنے کے بعد وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہو گی جس میں تم بھاٹان کے لئے تھنڈر میزائل تیار کرنا چاہتے تھے اس لئے کہ ہم نہیں چاہتے کہ بھاٹان جیسا چھوٹا ملک تھنڈر میزائل بنا کر سپر پاور بن جائے جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ تم یہ تھنڈر میزائل پاکیشیا کے لئے تیار کرو۔ تمہیں وہاں اس سے بھی زیادہ اچھی لیبارٹری مہیا کی جا سکتی ہے اور تمہیں معاوضہ بھی بھاٹان سے زیادہ دیا جائے گا۔ بولو کیا کہتے ہو تم''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ میں تو خود بھاٹان جیسے چھوٹے ملک کے لئے کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ سب کچھ تو میں مجبوری سے کر رہا تھا ورنہ ذاتی طور پر تو مجھے پاکیشیا بے حد پسند ہے۔ مجھے تمہاری آفر منظور ہے''...... ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ڈاکٹر جیکولین

فرنینڈس کے لئے انتہائی نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم کمینے۔ لالچی۔ تم سائنس دان نہیں ہو۔ ایک کتے ہو۔ جو تمہیں ہڈی ڈالتا ہے تم اس کے پیچھے دم ہلانا شروع کر دیتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''بکواس مت کرو۔ میں تمہارا اور تمہارے اس شاہ کا غلام بن کر نہیں رہنا چاہتا۔ میرا پہلے ہی یہ ارادہ تھا کہ جیسے ہی تھنڈر میزائل کا فارمولا مکمل ہو گا میں یہ فارمولا لے کر یہاں سے پاکیشیا چلا جاؤں گا۔ میں لعنت بھیجتا ہوں تم پر۔ تمہارے شاہ پر اور تمہارے ملک پر''...... ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اور جب پاکیشیا میں تم فارمولا مکمل کر لو گے تو پھر کہاں جاؤ گے ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ پھر میں نے کہاں جانا ہے۔ میں تو باقی ساری عمر پاکیشیا میں گزار دوں گا''...... ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس نے چونک کر کہا۔

''نہیں ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس۔ میں تمہاری ٹائپ سمجھ گیا ہوں اور اسی لئے میں نے تمہارے ساتھ سوال جواب کئے تھے۔ تم فطرتاً صرف اپنی غرض کے آدمی ہو۔ تمہیں نہ بھاٹان سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ پاکیشیا سے اور اب تک تم مجبور صرف اس لئے ہو کہ تم یہ اسلحہ تیار کرنے کے بعد اسے کسی سپر پاور کے پاس فروخت کرنا

چاہتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہوتی تو میں اب بھی کسی سپر پاور سے رابطہ کر لیتا''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ضرور کر لیتے۔ لیکن ایسی صورت میں تمہارے ہاتھ صرف شہرت ہی آتی۔ دولت نہ آتی اور تم دولت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ صرف دولت۔ اس لئے تم پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک تھنڈر فلیش فارمولے کا تعلق ہے تو یہ پسٹل ہمارے لئے کافی ہے۔ ہمارے سائنس دان اس پسٹل سے تھنڈر فلیش ٹیکنالوجی خود ہی ٹریس کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی بھی اس فارمولے کو ٹریس نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر تم سب لوگ میرے پیچھے دم نہ ہلاتے پھرتے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''اگر ایسا ہے بھی سہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس تو تمہاری یہ ایجاد انسانیت کی فلاح کے لئے نہیں ہے۔ صرف اس کی تباہی کے لئے ہے اور تمہاری اس ایجاد کی وجہ سے پاکیشیا میں بے شمار افراد ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ اس لئے انسانیت کی فلاح کے لئے تمہاری موت ضروری ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ فائرنگ اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کے

ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرنے سے گونج اٹھا۔ عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ کمرے میں ایک سکوت طاری ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا تھا اور پھر ساکت ہو گیا۔

''ہاں۔ اب تم بولو راج کماری چندر مکھی۔ تم کیا چاہتی ہو۔ میرا مطلب ہے کہ اب میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں''...... عمران نے چند لمحوں بعد راج کماری چندر مکھی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ اب جبکہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے تو مجھے مت مارو''...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

''تم نے پاکیشیا میں تھنڈر فلیش پسٹل کا تجربہ کر کے پاکیشیا کے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کر دیا تھا۔ ویسے بھی تمہارا یہ تجربہ بتاتا ہے کہ تم فطرتاً انتہائی سفاک اور سنگدل عورت ہو۔ اس کے باوجود میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہو گی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم جو چاہو میں تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ مجھے مت مارو۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔

''یہ ہیلی کاپٹر کس سائز کا ہے صفدر۔ جس میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس آیا تھا''...... عمران نے مڑ کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بڑا ہیلی کاپٹر ہے اور ساخت کے لحاظ سے جدید اور تیز رفتار لگتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''او کے۔ سنو راج کماری چندر مکھی۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر تمہیں اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے ساتھ یہاں سے کافرستان جانا ہو گا۔ راستے میں ہونے والی چیکنگ وغیرہ سے تم نے ہمیں اور اس ہیلی کاپٹر کو بچانا ہے کافرستان پہنچ کر ہم تمہیں واپس بھجوا دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے فوراً ہی کہا۔

''سوچ لو بعد میں شاہ بھاٹان تمہارے لئے سزا بھی تجویز کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''شاہ کی فکر مت کرو وہ مجھ پر بے حد اعتماد کرتے ہیں۔ میں انہیں جو کچھ بتاؤں گی وہ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ صفدر راج کماری چندر مکھی کو کھول کر اس کے صرف ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو''...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ اب راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے ارے بیٹھو۔ اگر میرا اتنا ہی احترام کرتے ہو تو احتراماً میرے چیک میں کچھ ہندسوں کا ہی اضافہ کر دیا کرو تاکہ میرا نہیں تو بے چارے سلیمان کا ہی کچھ بھلا ہو جائے''...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ جتنے ہندسے کہیں اتنے ہی میں لکھ دیا کروں گا عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے واہ۔ پھر تو مجھے تمہارا احترام کرنا پڑے گا کیونکہ ایک ہی چیک کے بعد یہی درخواست تم نے کرنی شروع کر دینی ہے کہ تنخواہ کا چیک تو دے دیں۔ بے شک اس میں کوئی اضافہ نہ کریں''۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''سر سلطان کئی بار آپ کا پوچھ چکے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ بھاٹان گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ آپ بھاٹان کی بجائے کافرستان میں ہیں اور آپ نے وہاں سے ان سے رابطہ کیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ بھاٹان سے براہ راست پاکیشیا آنا ممکن نہ تھا کیونکہ میرے ساتھ انتہائی قیمتی سامان تھا اور کافرستان سے یہ سامان میں نے ایئر کارگو کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا تھا۔ پھر وہاں سے سر سلطان کو فون کیا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سامان۔ کیسا سامان''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''میک اپ کا سامان تھا''......عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو پہلے چونکا اور پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

''لیکن جولیا تو میک اپ نہیں کیا کرتی''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں دنیا کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ تم اس دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے دنیا سے پیچھے رہ گئے ہو''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں''۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''وہ دور اب قدیم ہو چکا ہے جب عورتیں ہی میک اپ کیا کرتی تھیں 'ب تو مردوں کے میک اپ کا دور ہے''......عمران نے

اب دیا۔

''مردوں کا میک اپ۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ آپ اپنے ئے میک اپ کا سامان لے کر آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا ر عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میرے لئے میک اپ ممنوع ہے''...... عمران نے اب دیا۔

''وہ کیوں''...... بلیک زیرو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

''ایک بار پرفیوم لگا کر اماں بی سے ملنے چلا گیا تھا۔ بس کچھ نہ ھو وہ جوتیاں پڑیں کہ آج تک کھوپڑی میں درد ہو رہا ہے اور کھوں کے سامنے تارے ناچتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اماں بی ے خیال کے مطابق اگر کوئی کنوارہ خوشبو لگا لے تو اس کو جن بھوت ر آسیب چمٹ جاتے ہیں''......عمران نے بڑے سادہ سے لہجے ں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے لے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران واپس آ گیا ہے یا نہیں''۔

ری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''اگر تو آپ نے عمران کے لئے دھوم دھڑکے کا بندوبست کر ا ہے تو عمران واپس آ گیا ہے اور اگر آپ نے اسے ڈانٹ

پلانی ہے تو پھر عمران ابھی واپس نہیں آیا‘‘...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

’’دھوم دھڑکا تو تم جس وقت چاہو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے سر داور سے بات کر لو۔ وہ تم سے بات کرنے کے لئے بے چین ہیں‘‘...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’اوہ کیا ہوا۔ وہ پیکٹ تو انہوں نے وصول کر لیا تھا نا‘‘۔ عمران نے یکلخت چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

’’ہاں۔ تمہارا فون ملنے پر میں نے سر داور کو اپنے پاس بلا لیا اور پھر ہم دونوں نے ہی براہ راست ایئرپورٹ جا کر وہ پیکٹ وصول کیا اور پھر سر داور اسے اپنی تحویل میں لے کر واپس چلے گئے تھے‘‘...... سر سلطان نے جواب دیا۔

’’اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں ابھی پاکیشیا پہنچا ہوں اور ایئرپورٹ سے سیدھا دانش منزل آیا ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’او کے۔ ان سے بات کر لو۔ نجانے وہ کیوں اس قدر بے چین ہیں تم سے بات کرنے کے لئے‘‘...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

’’سر داور سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں‘‘۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’یس سر ہولڈ آن کریں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو۔ داور بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

’’علی عمران بول رہا ہوں سر داور‘‘...... عمران نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

’’عمران بیٹے۔ تم نے پیکٹ میں کیا بھجوایا ہے۔ کیا مذاق کرنے کے لئے اب میں ہی رہ گیا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے سر داور کی غصیلی آواز سنائی دی۔

’’کیا مطلب سر داور۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پیکٹ میں تو تھنڈر فلیش پسٹل تھے‘‘...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’تھنڈر فلیش پسٹل۔ آؤ دیکھو۔ اس پیکٹ میں کیا ہے۔ جس کے لئے مجھے سر سلطان کے ساتھ سارے کام چھوڑ کر ایئرپورٹ جانا پڑا تھا۔ اس میں تو کافرستانی پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں‘‘...... سر داور نے کہا تو عمران اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

’’کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پیکٹ میں نے خود اپنے سامنے تیار کرا کر اسے سیل کرایا تھا اور اپنے سامنے

ایئرپورٹ جا کر بُک کرایا تھا۔ اس کی بکنگ رسید بھی میرے پاس موجود ہے''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو نمبر تم نے سر سلطان کو بتایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ وصول کیا گیا اور میں اسے انتہائی حفاظت سے لے کر لیبارٹری پہنچا۔ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں کافرستان کی مشہور زمانہ پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں۔ اس لئے تو میں تم سے بات کرنے کے لئے بے چین تھا کہ تم نے یہ پرفیوم کی شیشیاں کیوں اس طرح بھجوائی ہیں۔ کیا ہے ان کے اندر ویسے میں نے اپنے طور پر اس کو لیبارٹری میں چیک بھی کیا لیکن وہ تو عام سی پرفیوم ہے''...... سر داور نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ پیکٹ آپ کے سامنے ہی ہو گا اس پر بکنگ نمبر دیکھ کر مجھے بتائیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں بتاتا ہوں''...... سر داور نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے بکنگ نمبر بتائے۔

''اوہ۔ نمبر تو درست ہیں مجھے یاد ہیں۔ پھر یہ پیکٹ کیسے تبدیل ہو گیا۔ اصل پیکٹ کہاں گیا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اصل پیکٹ میں کیا تھا''...... دوسری طرف سے سر داور نے پوچھا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز''...... عمران نے جواب دیا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز۔ وہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے''...... سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لمبی تفصیل ہے۔ میں پہلے اس گمشدہ پیکٹ کو تلاش کر لوں پھر بتاؤں گا۔ اللہ حافظ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کراس کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماکران سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہوں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ماکران بول رہا ہوں۔ پرنس''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''ماکران۔ تم نے اور میں نے خود جا کر جو پیکٹ ائیر کارگو سے بک کرایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ یہاں جب وصول کیا گیا ہے تو اس کے اندر موجود سامان تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کے اندر تمہارے کافرستان کی بنی ہوئی پرفیوم کی شیشیاں ہیں اور وہ خصوصی ساخت کے پسٹل غائب ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے پرنس۔ آپ کے سامنے پیکٹ تیار ہوا۔ آپ نے خود جا کر اسے بک کرایا۔ پھر یہ کیسے تبدیل ہوگیا۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... دوسری طرف سے ماکران کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ اس تبدیلی میں ماکران کا ہاتھ نہیں ہے ورنہ پہلے اسے یہ خیال بھی آیا تھا کہ کہیں ماکران کی نیت ان تھنڈر فلیش پسٹلز کو دیکھ کر خراب نہ ہوگئی ہو۔

''یہی تو معلوم کرنا ہے ماکران کہ یہ کیسے ہوا اور کس نے کیا۔ ہم نے وہ پیکٹ ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلومات کرتا ہوں۔ آپ کس نمبر پر بات کر رہے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کتنی دیر میں معلومات حاصل کر لو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میرا اپنا تو ائیر پورٹ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں ایک ایسی پارٹی کو جانتا ہوں جس کا تعلق ائیر پورٹ کے معاملات سے ہے اور وہ معاوضہ لے کر معلومات فروخت کرتی ہے۔ میں یہ کام اس کے ذمے لگاتا ہوں۔ وہ حتمی رپورٹ دے گی ویسے میرا خیال ہے کہ ایک، ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ نہیں لگے گا کیونکہ وہ پارٹی ایسے معاملات میں بے حد فعال ہے''...... ماکران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ فوری معلومات حاصل کرو۔ معاوضے کی فکر نہ کرنا۔ میں بھجوا دوں گا۔ لیکن معلومات فوری اور حتمی چاہئیں۔ میں خود دو گھنٹوں بعد تمہیں کال کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے مجھے تو اس سارے سلسلے کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ بھاٹان والے مشن کا کیا ہوا۔ تھنڈر فلیش پسٹلز آپ کے ہاتھ کیسے لگے۔ ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کا کیا بنا اور وہ راج کماری چندر مکھی اور اس کی سپریم فورس کا کیا ہوا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار سر اٹھایا۔

''آج حقیقی معنوں میں سمجھ آئی ہے کہ ٹائیں ٹائیں فش محاورے کا اصل مطلب کیا ہوتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ آپ کا سارا کیا کرایا ختم ہوگیا ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاٹان پہنچنے سے لے کر سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور پھر وہاں ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کو بلا کر گولی مارنے سے لے کر ہیلی کاپٹر میں کافرستان پہنچنے تک موٹی موٹی باتیں بتا دیں۔

''اوہ۔ اسی لئے سر سلطان کہہ رہے تھے کہ آپ کافرستان پہنچ چکے ہیں اور اب بھی آپ نے شاید کافرستان ہی بات کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ماکران کافرستان کا خاصا معروف آدمی ہے اور میرا پرانا دوست ہے۔ چونکہ بھاٹان سے نکلنا اصل مسئلہ تھا اور بھاٹان سے ہیلی کاپٹر پر براہ راست پاکیشیا پہنچنا ناممکن تھا اس لئے میں راج کماری چندر مکھی اور اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے کافرستان روانہ ہو گیا۔ تھنڈر فلیش پسٹل میں ساتھ لے آیا تھا۔ راستے میں کلیئرنس کے لئے راج کماری چندر مکھی نے کام کیا۔ اس طرح ہم بغیر کسی رکاوٹ کے کافرستان پہنچ گئے۔ کافرستان پہنچ کر میں نے راج کماری چندر مکھی کو بھی رہا کر دیا اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر بھی اسے دے دیا اور خود میں اپنے ساتھیوں سمیت ماکران کی ایک خفیہ پناہ گاہ میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے اپنا اور ساتھیوں کا میک اپ تبدیل کیا تاکہ راج کماری چندر مکھی اگر کوئی شرارت کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے بھاٹان کے دارالحکومت میں سوراج اور اس کی بہن کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے اسے وہ ٹیپ بھی بھجوا دیا جس میں ہیڈ کوارٹر میں میری اور راج کماری چندر مکھی کی باتیں ٹیپ کی گئی تھیں۔ یہ جدید ٹیپ ریکارڈ بھی سوراج نے ہی مہیا کیا تھا۔ اب وہ یہ ٹیپ شاہ بھاٹان تک پہنچا دے گا۔ شاہ بھاٹان

بے حد وہمی اور مشتعل مزاج آدمی ہے۔ ٹیپ سننے کے بعد اس نے لامحالہ راج کماری چندر مکھی کو سپریم فورس سے علیحدہ کر دینا ہے۔ اس طرح یہ سیٹ سوراج کو مل جائے گی اور میرا سوراج سے بھی یہی وعدہ تھا کہ میں اسے یہ ٹیپ مہیا کر دوں گا۔ منومتی چونکہ بے حد جذباتی خاتون ہے اس لئے وہ راج کماری چندر مکھی کو ہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ چونکہ سپیشل وے کھولنے کا راز وہی جانتی تھی اس لئے اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ہم نے سوراج سے وعدہ کیا ہے کہ ہم فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کر دیں گے لیکن سوراج اس طرح راج کماری چندر مکھی کی ہلاکت نہ چاہتا تھا۔ وہ تمام کارروائی باقاعدہ طور پر کرانا چاہتا تھا تاکہ باقاعدہ طور پر وہ سپریم فورس کا چیف بن سکے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ پیکٹ کی تبدیلی واقعی حیران کن بات ہے۔ ایسا کون کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اسی بات پر تو مجھے حیرت ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ کام راج کماری چندر مکھی کا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بظاہر تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کیونکہ ان پسٹلز کے بارے میں راج کماری چندر مکھی، ماکران، مجھے اور میرے ساتھیوں کے علاوہ

اور کسی کو علم نہ تھا۔ ماکران کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ اس تبدیلی سے لاعلم ہے۔ میں اور میرے ساتھی واپس آ گئے۔ اس لئے لے دے کر راج کماری چندر مکھی ہی رہ جاتی ہے لیکن راج کماری چندر مکھی کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ پیکٹ بک کرایا ہے کیونکہ میں مختلف میک اپ میں تھا اور پھر ائیر کارگو پر تو بے شمار پیکٹ بک ہوتے ہی رہتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس معاملے پر ہی باتیں کرتے کرتے عمران نے بڑی مشکل سے دو گھنٹے گزارے اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراس کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماکران سے بات کراؤ۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ ماکران بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ماکران کی آواز سنائی دی۔

''کچھ پتہ چلا اس پیکٹ کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اصل پیکٹ راج کماری چندر مکھی کے پاس پہنچ چکا ہے''...... ماکران نے کہا تو عمران نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

بلیک زیرو بھی لاؤڈر پر ماکران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

''کیا تفصیل ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اس کا لہجہ نارمل تھا۔ اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

''غداری میرے ایک اسسٹنٹ نے کی ہے وہی جو پیکنگ میٹریل لے کر آیا تھا اس کے سامنے پیکٹ تیار کیا گیا اور پھر وہ بطور ڈرائیور ساتھ ہی ائیرپورٹ گیا تھا۔ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی تھا۔ میرے ذاتی فون پر بھی وہی بیٹھتا تھا۔ اس کا آفس میرے دفتر سے ملحق ہے۔ اس نے وہاں ایسا سسٹم لگا رکھا تھا کہ وہ میرے دفتر میں ہونے والی نہ صرف ہر بات سنتا رہتا تھا بلکہ سکرین پر دیکھتا بھی رہتا تھا۔ اس لئے جب آپ نے مجھے بھاٹان والے کیس کے بارے میں بتایا اس میں تھنڈر فلیش پسٹلز اور راج کماری چندر مکھی کا ذکر بھی ہوا۔ اس اسسٹنٹ نے جس کا نام کاسریا تھا یہ ساری گیم کھیلی۔ جب پیکٹ بک ہو گیا اور ہم واپس آ گئے تو وہ ائیرپورٹ گیا اور وہاں اس نے اپنے ایک واقف کے ساتھ مل کر ایک نئے آنے والے پیکٹ پر وہی ہمارے والا نمبر لکھ دیا اور اصل پیکٹ اڑا لیا۔ اس کے بعد اس نے کافرستان میں بھاٹان کے سفارت خانے سے رابطہ کیا۔ راج کماری چندر مکھی وہاں موجود تھی۔ اس نے راج کماری چندر مکھی سے بات کی تو راج کماری چندر مکھی

اور کسی کو علم نہ تھا۔ ماکران کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ اس تبدیلی سے لاعلم ہے۔ میں اور میرے ساتھی واپس آ گئے۔ اس لئے لے دے کر راج کماری چندر مکھی ہی رہ جاتی ہے لیکن راج کماری چندر مکھی کو یہ کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ میں نے یہ پیکٹ بک کرایا ہے کیونکہ میں مختلف میک اپ میں تھا اور پھر ائیر کارگو پر تو بے شمار پیکٹ بک ہوتے ہی رہتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس معاملے پر ہی باتیں کرتے کرتے عمران نے بڑی مشکل سے دو گھنٹے گزارے اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراس کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماکران سے بات کراؤ۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ ماکران بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ماکران کی آواز سنائی دی۔

''کچھ پتہ چلا اس پیکٹ کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اصل پیکٹ راج کماری چندر مکھی کے پاس پہنچ چکا ہے''...... ماکران نے کہا تو عمران نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

بلیک زیرو بھی لاؤڈر پر ماکران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

''کیا تفصیل ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اس کا لہجہ نارمل تھا۔ اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

''غداری میرے ایک اسسٹنٹ نے کی ہے وہی جو پیکنگ میٹریل لے کر آیا تھا اس کے سامنے پیکٹ تیار کیا گیا اور پھر وہ بطور ڈرائیور ساتھ ہی ائیر پورٹ گیا تھا۔ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی تھا۔ میرے ذاتی فون پر بھی وہی بیٹھتا تھا۔ اس کا آفس میرے دفتر سے ملحق ہے۔ اس نے وہاں ایسا سسٹم لگا رکھا تھا کہ وہ میرے دفتر میں ہونے والی نہ صرف ہر بات سنتا رہتا تھا بلکہ سکرین پر دیکھتا بھی رہتا تھا۔ اس لئے جب آپ نے مجھے بھاٹان والے کیس کے بارے میں بتایا اس میں تھنڈر فلیش پسٹلز اور راج کماری چندر مکھی کا ذکر بھی ہوا۔ اس اسسٹنٹ نے جس کا نام کاسریا تھا یہ ساری گیم کھیلی۔ جب پیکٹ بک ہو گیا اور ہم واپس آ گئے تو وہ ائیر پورٹ گیا اور وہاں اس نے اپنے ایک واقف کے ساتھ مل کر ایک نئے آنے والے پیکٹ پر وہی ہمارے والا نمبر لکھ دیا اور اصل پیکٹ اڑا لیا۔ اس کے بعد اس نے کافرستان میں بھاٹان کے سفارت خانے سے رابطہ کیا۔ راج کماری چندر مکھی وہاں موجود تھی۔ اس نے راج کماری چندر مکھی سے بات کی تو راج کماری چندر مکھی

اسے منہ مانگی قیمت دینے پر تیار ہو گئی اور اس نے وہ پیکٹ راج کماری چندر مکھی کو فروخت کر دیا''...... ماکران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کس طرح یہ تفصیل معلوم ہوئی''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے تمہارے فون کے بعد اس پارٹی سے رابطہ کیا۔ اس نے فوری طور پر ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کیں اور بکنگ پر موجود اس آدمی کو ٹریس کر لیا جس نے کاسریا کے ساتھ مل کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ کاسریا نے اسے رقم دی تھی۔ اس آدمی نے زبان کھولی تو کاسریا اور میرے کلب کا نام سامنے آ گیا جس پر اس پارٹی نے مجھے یہ تفصیل بتائی۔ میں نے کاسریا کو بلایا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد میں نے بھاٹانی سفارت خانے میں اپنے ایک دوست سے رابطہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ راج کماری چندر مکھی ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس بھاٹان جا چکی ہے اور اس کے پاس وہ پیکٹ بھی موجود تھا۔ اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر وہیں سفارت خانے میں ہی موجود ہے''...... ماکران نے جواب دیا۔

''ویری بیڈ''...... عمران نے کہا۔

''آئی ایم سوری پرنس۔ یہ سب کچھ میرے آدمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ اس کی میرے لئے جو سزا بھی تجویز کریں۔ میں بھگتنے

کے لئے تیار ہوں۔ میں حقیقتاً آپ سے بہت شرمندہ ہوں''...... ماکران نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ماکران۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا ہے اسے تم نے سزا دے دی ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ اس پارٹی نے کتنا معاوضہ لیا ہے وہ مجھے بتا دو اور اپنا بنک اکاؤنٹ بھی۔ میں وہ بھیج دیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اب مزید شرمندہ نہ کریں پرنس۔ ورنہ میں خودکشی کر لوں گا۔ ویسے جب کاسریا کا نام سامنے آیا تو اس پارٹی نے بھی مجھ سے کوئی معاوضہ نہیں لیا''...... ماکران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ پھر ٹھیک ہے۔ ویسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پیکٹ میرے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتا جتنی اہمیت تمہاری دوستی رکھتی ہے۔ سمجھ گئے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب۔ سارا مشن ہی ناکام ہو گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ کیسے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''تھنڈر فلیش پسٹل راج کماری چندر مکھی لے گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ کیا آیا''...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا خاتمہ ہو گیا۔ تھنڈر میزائل بننے کا

سکوپ ختم ہو گیا اور یہی ہمارا مشن تھا۔ باقی رہے تھنڈر فلیش پسٹل تو وہ انعام تھا جو نہ بھی ملا تو کیا ہوا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد راج کماری چندر مکھی کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی۔ تھنڈر فلیش پسٹل کا پیکٹ زیادہ مہنگا تو نہیں پڑا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو تمہیں اطلاع مل گئی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ اطلاع تو مل ہی جانی تھی۔ ویسے اب کیا خیال ہے۔ وہ پیکٹ مجھے بھجوانا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں بھجوانا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو راج کماری چندر مکھی۔ اگر میں چاہتا تو بھاشو کی طرح وہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہی تمہیں گولی مار دیتا۔ لیکن تمہارا تعلق

چونکہ ایک سرکاری ادارے سے ہے اس لئے میں نے تمہیں زندہ رہنے کا چانس دے دیا تھا۔ اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم وہ پیکٹ مجھے بھجوا دو۔ ورنہ اگر یہ پیکٹ حاصل کرنے مجھے وہاں آنا پڑا تو پھر تمہاری موت یقینی ہو گی''۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب تم نے خود ہی فون کر دیا ہے تو پھر سن لو کہ تم نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ہلاک کر کے بھاٹان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس کا انتقام لینے کا میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ مجھے اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے اس کیس کو مکمل کرنے کے لئے راج پیلس میں بلایا ہے اور میں ان سے آج ہی اس فیصلے کی توثیق حاصل کر لوں گی اور اس کے بعد میں اور میری سروس قہر بن کر تم پر ٹوٹ پڑے گی''...... راج کماری چندر مکھی نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آخری فیصلہ۔ تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کے لئے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''وہ آپ کو دھمکیاں دے رہی ہے اور آپ مسکرا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے صرف ماکران کی بات کی تصدیق کرنی تھی وہ ہو گئی

کہ پیکٹ واقعی راج کماری چندر مکھی کے پاس ہے۔ باقی رہی دھمکیاں تو خوبصورت خواتین کی دھمکیاں تو گلفشانی ہوتی ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو کیا آپ اب دوبارہ یہ پسٹلز حاصل کرنے بھاٹان جائیں گے''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

''ارے نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پیکٹ خود ہی پاکیشیا پہنچ جائے گا البتہ تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے چائے کا ایک کپ پلوا دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے سامنے لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھا اور پھر کرسی کی پشت سے سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

''یہ لیں چائے''...... تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ پیکٹ یہاں پاکیشیا کس طرح پہنچے گا''...... بلیک زیرو نے چائے کی ایک پیالی اپنے سامنے رکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اس کا انحصار ایک پلان پر ہے۔ اگر پلان کامیاب ہو گیا تو پیکٹ پہنچ جائے گا اور اگر نہ کامیاب ہوا تو پھر اس بارے میں سوچنا پڑے گا''...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب اس سوراج والے پلان سے

ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ دانش منزل میں مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے دانش کے کچھ جراثیم تمہارے ذہن میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی میں سے آخری گھونٹ لیا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیلاوتی ہوٹل''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سوراج سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''وہ راج پیلس گئے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے انہیں فوری طور پر طلب فرمایا تھا''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''کب گئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک گھنٹہ ہو چکا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''مس منوتی۔ مبارک ہو۔ آپ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کی انچارج بن ہی گئیں آخر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ پرنس آف ڈھمپ۔ آپ۔ آپ نے یہاں فون کیسے کر دیا''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''مجھے یقین تھا کہ اب آپ سے بات سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گی۔ آپ کے بھائی صاحب کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی موجود ہیں۔ لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو کیسے ان سب باتوں کا علم ہوا ہے''...... منوتی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی تفصیل تو سوراج صاحب ہی آپ کو بتائیں گے۔ آپ ان سے میری بات کرا دیں تاکہ میں انہیں سپریم فورس کا نیا چیف بننے میں مبارکباد دے سکوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

''میں بات کراتی ہوں''...... منوتی نے جواب دیا۔

''ہیلو، سوراج بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے مسرت نمایاں طور پر جھلک رہی تھی۔

''مبارک ہو سپریم فورس کا چیف بننے کی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مبارک تو آپ کو ہو عمران صاحب۔ یہ سب کچھ آپ کی پلاننگ اور عملی امداد کی وجہ سے ہوا ہے۔ ورنہ راج کماری چندر مکھی کی جڑیں تو بے حد گہری تھیں''...... سوراج نے کہا۔

''راج کماری چندر مکھی میں ویسے تو خاصی صلاحیتیں ہیں لیکن وہ فطرتاً پاکیشیا کی مخالف تھی اور نتیجہ بہرحال بھاٹان کو ہی بھگتنا پڑتا۔ اس لئے اس کا یہی حل تھا کہ راج کماری چندر مکھی کو ہی اس سیٹ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ ویسے ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونا کیا تھا۔ آپ کا ٹیپ میرے پاس پہنچا تو میں اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان سے ملا۔ انہیں میں نے پہلے تو زبانی ساری تفصیل بتائی۔ لیکن انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو میں نے ٹیپ ان کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے یہ ٹیپ سنا تو انہیں میری بات کا یقین آ گیا اور پھر جیسا میں نے بتایا تھا انہوں نے فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو راج پیلس طلب کیا اور اسے سپریم فورس سے علیحدگی کا حکم سنا دیا۔ اس نے شاہ کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی لیکن شاہ فطرتاً ہی ایسے ہیں کہ جو فیصلہ وہ کر لیں اسے تبدیل نہیں کرتے۔ چنانچہ راج کماری چندر مکھی کی کوئی بات نہ سنی گئی البتہ اسے اتنی رعایت ضرور دی گئی ہے کہ اسے گرفتار کرنے یا موت کی سزا دینے کی بجائے اسے اس محکمے کا سربراہ مقرر کر دیا گیا جس کا پہلے میں سربراہ تھا اور مجھے اس کی جگہ سپریم فورس کا نیا

چیف مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر چارج سنبھال لیا اور منومتی کو ہیڈ کوارٹر انچارج بنا کر بھجوا دیا۔ اس نے یہاں کا چارج سنبھال لیا ہے۔ جبکہ میں ابھی چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچا ہوں''...... سوراج نے کہا۔

''پھر تو تمہیں راج کمار کا لقب بھی مل گیا ہو گا''۔ عمران نے کہا

''ہاں۔ شاہ نے باقاعدہ فرمان جاری کر دیا ہے۔ مجھے اور منومتی دونوں کو شاہی خاندان کے فرد کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اب میں راج کمار سوراج ہوں اور منومتی، راج کماری منومتی اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے میں اور منومتی دونوں ہمیشہ آپ کے ممنون احسان رہیں گے''...... سوراج نے کہا۔

''لیکن اچھے لوگ تو کوشش کرتے ہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے احسان اتار دیا جائے۔ تم ہمیشہ ممنون احسان رہنا چاہتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب''...... سوراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز کا پیکٹ راج کماری چندر مکھی کے پاس پہنچ گیا تھا اور وہ کافرستان سے واپسی پر اسے اپنے ساتھ لے آئی تھی وہ یقیناً ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہ کیسے اس تک پہنچ گیا۔ آپ نے تو فون پر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ تھنڈر فلیش پسٹلز ساتھ لے

گئے ہیں''...... سوراج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے پیکٹ کی واپسی کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی عجیب اتفاق ہوا ہے۔ بہرحال وہ آپ کا ہی ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں اور اسے تلاش کر کے آپ کو بھجوا دیتا ہوں''...... سوراج نے کہا۔

''بے حد شکریہ۔ میں تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا ہوں۔ ہم نے اسے وہیں سے اٹھایا تھا اور یقیناً راج کماری چندر مکھی نے اسے وہیں واپس رکھا ہو گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے کے بارے میں بتا دیا جہاں سے صفدر جا کر پسٹلز لے آیا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں فوراً ہی اسے بھجوا دوں گا۔ لیکن آپ کا پتہ''...... سوراج نے کہا۔

''تم یہ پیکٹ سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے پتے پر بھجوا دو۔ یہ مجھ تک پہنچ جائیں گے اور ہاں۔ یہ سن لو کہ ان پسٹلز کی تعداد پچاس ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سوراج بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ پچاس ہی پہنچیں گے۔ میں ایسا خطرناک اسلحہ اپنے پاس رکھنے کا قائل ہی نہیں ہوں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''جس روز شادی ہو گی تمہاری۔ اس روز پوچھوں گا کہ کیا تم

خطرناک اسلحہ رکھنے کے قائل ہو یا نہیں''...... عمران نے کہا تو سوراج بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اب بتاؤ۔ اب تو کامیاب ہو گیا مشن''...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اب واقعی کامیاب ہو گیا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خدایا تیرا شکر ہے۔ تو پھر نکالو چیک تاکہ میں جناب آغا سلیمان پاشا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل ہو سکوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ فکر نہ کریں اور اطمینان سے جا کر آغا سلیمان پاشا کی خدمت میں حاضر ہو جائیں کیونکہ آپ کا چیک آغا صاحب مجھ سے ایڈوانس وصول کر چکے ہیں''۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مارے گئے۔ تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ ایک ہی چیک رہ گیا تھا جو میں اپنی مرضی سے خرچ کرتا تھا۔ اب یہ بھی گیا''...... عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران کچھ دیر وہیں رہا پھر وہ اٹھا اور بلیک زیرو کو اللہ حافظ کہہ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

راج کماری چندر مکھی اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بے حد پریشان اور غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے شاہ بھاٹان کو ساری حقیقت بتا دی تھی لیکن شاہ بھاٹان نے اس کی ایک نہ سنی تھی اور اسے فوری طور پر سپریم فورس کے عہدے سے برطرف کر دیا تھا اور اس کی جگہ سوراج کو سپریم فورس کا چیف بنا دیا تھا۔ گو کہ راج کماری کو جو عہدہ دیا گیا تھا وہ بھی کم نہ تھا لیکن یہ عہدہ بہرحال سپریم فورس کے چیف کے عہدے سے کم تھا اور راج کماری کسی صورت میں سپریم فورس کے عہدے سے الگ نہ ہونا چاہتی تھی۔

راج کماری چندر مکھی نے تھنڈر فلیش پسٹل حاصل کر لئے تھے۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ ان پسٹلز کو سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں وہیں رکھ دے جہاں وہ پہلے محفوظ تھے لیکن نجانے کیوں اس کا دل نہ مان رہا تھا کہ وہ پسٹلز کو اس جگہ واپس رکھے۔ اس لئے پسٹلز وہ اپنے ساتھ لے گئی تھی اور اس نے پسٹلز کو ایک اور

خفیہ مقام پر رکھ دیا تھا۔ اس نے ان پسٹلز کے بارے میں نہ تو شاہ بھاٹان کو بتایا تھا اور نہ ہی سپریم فورس کے نئے چیف سوراج کو اور اب جبکہ شاہ بھاٹان نے اسے سپریم فورس سے ہی الگ کر دیا تھا تو اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کسی بھی صورت میں ان پسٹلز کے بارے میں کسی کو نہ بتائے گی بلکہ اگر اسے موقع ملا تو وہ کسی سپر پاور ملک سے رابطہ کرے گی اور ان پسٹلز کو فروخت کر کے دولت کمائے گی۔

راج کماری ابھی بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ اپنے خیالوں سے چونک کر باہر آ گئی۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”چندر مکھی بول رہی ہوں“...... راج کماری چندر مکھی نے بے زار اور انتہائی ناگوار سے لہجے میں کہا۔

”سپریم فورس کا چیف سوراج بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے سوراج کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سن کر راج کماری چندر مکھی بری طرح سے اچھل پڑی۔

”تم۔ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے نانسنس۔ تمہیں کیسے جرأت ہوئی ہے مجھے فون کرنے کی۔ بولو“...... راج کماری چندر مکھی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”اپنی حد میں رہو چندر مکھی۔ ایک تو میں عمر میں تم سے بڑا ہوں اور اس وقت میں سوراج کی حیثیت سے کال نہیں کر رہا۔ میں

چیف آف سپریم فورس ہوں سمجھی تم“...... سوراج نے کرخت لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں نہیں مانتی چیف آف سپریم فورس۔ نہ مجھے تمہاری عمر کا لحاظ ہے۔ سمجھے تم“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”فضول باتیں نہ کرو۔ مجھے یہ عہدہ اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے دیا ہے۔ سمجھی تم۔ ایسی باتیں کر کے تم اعلیٰ اقدس کی شان میں گستاخی کر رہی ہو۔ اعلیٰ اقدس نے تمہیں اتنے بڑے جرم کی صرف اتنی سزا دی ہے کہ تمہیں سپریم فورس کے چیف کی حیثیت سے فارغ کر دیا ہے جبکہ تمہارا گناہ ناقابل معافی تھا۔ اعلیٰ اقدس چاہتے تو اسی وقت تم پر مقدمہ قائم کر کے تمہیں گولیوں سے ہلاک کرا سکتے تھے۔ اب اگر میں نے اعلیٰ اقدس کو بتا دیا کہ تم مجھے ان کے دیئے ہوئے عہدے کی توہین کر رہی ہو تو وہ تمہارا کیا حشر کریں گے اس کے بارے میں سوچ لو۔ جب تمہارا دماغ ٹھنڈا ہو جائے تو مجھے کال کر لینا۔ مجھے تم سے ایک اہم بات پوچھنی ہے“...... دوسری طرف سے سوراج نے تیز تیز اور غصیلے لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ واقعی شاہ بھاٹان کے غصے سے واقف تھی۔ شاہ بھاٹان انتہائی غصیلی طبیعت کے مالک تھے اگر سوراج انہیں بتا دیتا تو وہ واقعی اسے فائرنگ اسکوارڈ کے سامنے کھڑا کر سکتے تھے۔

"ہونہہ۔ کیا چاہتے ہو۔ کیوں فون کیا ہے مجھے"...... راج کماری نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم میرے آفس میں آ جاؤ۔ ابھی۔ فوراً"...... سوراج نے کہا۔ اس کی بات سن کر راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر بھڑک اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوراج کو کچھ کہتی دوسری طرف سے سوراج نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ سپریم فورس کا چیف بن کر اس نے مجھ پر ہی حکم چلانا شروع کر دیا ہے۔ مجھ سے میری ساری طاقت چھین کر وہ خود کو مجھ سے برتر سمجھنے لگا ہے۔ میرا بس چلے تو میں ابھی اور اسی وقت جا کر اس کی اور اس کی چالاک بہن منومتی کی گردن ہی توڑ دوں۔ ان دونوں بہن بھائیوں نے میرا سارا غرور خاک میں ملا دیا ہے اور میں اتنی بے بس ہو گئی ہوں کہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ کیا کروں۔ آخر کیا کروں میں"...... راج کماری چندر مکھی نے دونوں کہنیاں میز پر رکھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ عروج پر تھا۔ واقعی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سوراج اور منومتی کو کسی طرح ہلاک کر دیتی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی۔

"لیس۔ کم اِن"...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کے چہرے پر سختی اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

اس نے اندر آتے ہی راج کماری چندر مکھی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو"...... راج کماری چندر مکھی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے آئے ہو سنگھارا"...... راج کماری چندر مکھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا راج کماری جی"...... نوجوان نے کہا۔

"میں نے بلایا تھا۔ کب۔ کیوں"...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ آپ نے مجھے فون کر کے فوری طور پر یہاں آنے کا کہا تھا"...... نوجوان نے کہا جس کا نام سنگھارا تھا۔

"ہونہہ۔ ایک تو یہاں آ کر میری عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے۔ کچھ بھی یاد نہیں رہتا ہے مجھے۔ اب نجانے میں نے تمہیں کس مقصد کے لئے بلایا تھا"...... راج کماری چندر مکھی نے سر جھٹکتے ہوئے انتہائی بے زاری سے کہا۔

"کیا بات ہے راج کماری جی۔ آپ خاصی پریشان دکھائی دے رہی ہیں"...... سنگھارا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس ڈیپارٹمنٹ میں سوائے پریشانی کے اور ہے ہی کیا۔ میں

ایک آفس تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہوں۔ میرا فیلڈ ورک اور میری ساری ایکٹیوٹیز ختم ہو گئی ہیں۔ یہاں آ کر تو میں قطعی طور پر ناکارہ ہو کر رہ گئی ہوں۔ ایسی صورت میں، میں پریشان اور بیمار نہیں ہوں گی تو اور کیا ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہوا کیا ہے راج کماری جی''...... سنگھارا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ مجھے کسی قابل سمجھتی ہیں تو بتائیں راج کماری جی۔ ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں''...... سنگھارا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''ہونہہ۔ کیا کرو گے تم میری مدد۔ کیا کر سکتے ہو تم بولو۔ میں اس کباڑ خانے کے لئے نہیں بنی ہوں۔ میں راج کماری ہوں۔ راج کماری چندر مکھی جس کا اصل مقام چیف آف سپریم فورس ہے اور مجھے اس عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ مجھے ہٹا کر میری جگہ میرے دشمن کو وہاں تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس سے بڑی شرم کی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ میرا دشمن میری کرسی پر بیٹھا اکڑ رہا ہے اور میں یہاں بے بسی کے عالم میں سر پکڑے بیٹھی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ ایک بار بتائیں تو سہی''...... سنگھارا نے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ جب سے شاہ بھاٹان نے مجھے سوراج کے کہنے پر سپریم فورس سے الگ کیا ہے میں پاگل سی ہو کر رہ گئی ہوں۔ مجھے سپریم فورس سے ہٹانے میں اس حرام خور سوراج اور اس کی نانہجار بہن منومتی کا کردار ہے۔ شاہ بھاٹان ان کی باتیں سن رہے ہیں وہ میری کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں اور انہوں نے سوراج اور منومتی کی باتوں میں آ کر مجھے سپریم فورس سے الگ کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگائی''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کہا کیا تھا انہوں نے''...... سنگھارا نے پوچھا۔

''کیا کہنا ہے انہوں نے۔ عمران نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور مجھے خوفزدہ کر کے اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اسے وہ سب کچھ بتاتی چلی گئی جو میں اسے نہ بتانا چاہتی تھی۔ اس نے میری باتوں کو ٹیپ کر لیا تھا اور یہاں سے جاتے ہوئے وہ ٹیپ سوراج کو دے گیا تھا اور سوراج وہی ٹیپ لے کر اعلیٰ اقدس کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے ٹیپ اعلیٰ اقدس کو سنائی تو اعلیٰ اقدس نے سب باتیں سچ مان لیں اور مجھے ہی ہر معاملے میں قصوروار ٹھہرا دیا اور سوراج اور اس کی بہن منومتی کے کہنے پر مجھے سپریم فورس سے الگ کر دیا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"تو کیا شاہ بھاٹان نے محض ایک ٹیپ کو سن کر ہی آپ کو مجرم قرار دے دیا تھا"...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"شاہ بھاٹان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ انہیں آپ کی بات سننی چاہئے تھی۔ آپ جس طرح بے بس تھیں اور جس مشکل کا شکار تھیں۔ اس کے سوا آپ کر بھی کیا سکتی تھیں۔ اگر آپ عمران کو تھنڈر فلیش پسٹلز کے بارے میں نہ بتاتیں تو وہ آپ کو ہلاک کر دیتا۔ آپ نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی جان بچانے کے لئے کیا ہے۔ شاہ بھاٹان کو آپ کی سابقہ خدمات کو سامنے رکھ کر کچھ تو سوچنا چاہئے تھا"...... سنگھارا نے کہا۔

"شاہ بھاٹان جلد باتوں میں آ جانے والے انسان ہیں۔ انہیں بس ثبوت چاہئے۔ چاہے وہ فیک ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ہر بات کو سچ مان لیتے ہیں اور پھر اسی کو بنیاد بنا کر اپنا حکم صادر فرما دیتے ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اعلیٰ اقدس نے محض ایک ٹیپ سن کر سوراج اور منومتی کی باتوں میں آ گئے تھے"...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"اگر ہم بھی اعلیٰ اقدس کو ایک ایسی ہی ٹیپ سنا دیں جس میں سوراج اور اس کی بہن منومتی نے ملک بلکہ اعلیٰ اقدس کے خلاف

باتیں کی ہوں تو"...... سنگھارا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ نے مجھے ساری باتیں بتائیں ہیں راج کماری جی۔ ان باتوں میں آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ عمران ہر انسان کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے۔ اس نے آپ کے سامنے آپ کی آواز میں بھی باتیں کی تھیں"...... سنگھارا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہوا تھا"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"تو کیا آپ کے خیال میں ایک عمران ہی ایسا انسان ہے جو دوسرے لوگوں کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے"...... سنگھارا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی اور بھی ہے جو عمران کی طرح دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ راج کماری جی۔ بھاٹان کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں۔ وہ ہر طرح کی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آواز ایسی ہوتی ہے جسے سن کر خود وہ انسان بھی حیرت زدہ رہ جاتا ہے جس کی آواز کی نقل کی جاتی ہے۔ وہ مردوں اور عورتوں کی ہر طرح کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے"...... سنگھارا نے کہا۔

"اچھا۔ کیا نام ہے اس کا"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"اس کا نام آکاش ہے۔ وہ کافرستانی ہے لیکن اب یہیں رہتا ہے اور ایک ہوٹل میں ہیڈ ویٹر ہے"...... سنگھارا نے جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے وہ"...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

"یہیں۔ اسی شہر میں"...... سنگھارا نے کہا۔

"تو وہ ہمارے کس کام آ سکتا ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ہم اس سے سوراج اور اس کی بہن منومتی کی آواز میں باتیں کرائیں گے۔ ان باتوں کو ہم ٹیپ کریں گے۔ پھر آپ وہ ٹیپ لے کر اعلیٰ اقدس کے پاس چلی جانا۔ ٹیپ میں جب اعلیٰ اقدس ان دونوں کی زبانی اپنی توہین آمیز باتیں اور ملک سے غداری کی باتیں سنیں گے تو وہ یقیناً غضبناک ہو جائیں گے اور پھر وہ ان دونوں کو فوراً گرفتار کرا دیں گے۔ ان کی اصلیت سامنے لانے پر اعلیٰ اقدس آپ سے خوش ہو جائیں گے اور پھر وہ یقیناً آپ کو ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنا دیں گے"...... سنگھارا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"لیکن ایسا کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر اعلیٰ اقدس کو اصل بات کا پتہ چل گیا تو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ہم سوراج اور منومتی کی آوازیں ریکارڈ کرانے کے بعد فوراً اس آکاش کو ختم کرا دیں گے تو پھر کسی بات کا خطرہ نہیں رہے گا۔ کسی کو اس بات کا پتہ ہی نہیں چلے گا کہ یہ آوازیں فیک ہیں اور

ہم نے آکاش سے ریکارڈ کرائی ہیں"...... سنگھارا نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور اب میر دماغ نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ میرے ذہن میں بھی ا پلاننگ آ رہی ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھر لہجے میں کہا۔

"کیسی پلاننگ"...... سنگھارا نے کہا۔

"مجھے سوراج نے اپنے آفس میں بلایا ہے۔ وہاں اس کے ا منومتی کے سوا باقی سب میرے حامی ہیں۔ اگر میں وہاں جا کر ا دونوں کو ہلاک کر دوں اور پھر ان کی ٹیپ لے جا کر شاہ اقدس سنا دوں تو شاہ اقدس کو یقیناً میری باتوں پر یقین آ جائے گا می ان سے کہہ دوں گی کہ میں نے ان کے بارے میں ثبوت حاص کئے اور جب میں نے ان کے منہ سے اعلیٰ اقدس کی توہین آم باتیں اور ملک غداری کی باتیں سنی تو میں خود پر قابو نہ رکھ سکی اور انہیں جا کر فوراً ہلاک کر دیا تھا"...... راج کماری چندر مکھی کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں ہلاک کرنے سے پہلے ہمیں ٹیپ بنوا لینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ انہیں جا کر قتل کر دیں ا ان کی ٹیپ بنانے میں وقت لگ جائے۔ انہیں ہلاک کرنے فوراً بعد آپ ٹیپ لے جا کر اعلیٰ اقدس کو سنائیں گی تو انہیں آپ کی باتوں پر یقین کرنا ہی پڑے گا اور ساتھ ہی آپ انہیں ال

تھنڈر فلیش پسٹلز کے بارے میں بھی بتا دیں گی تو یہ سن کر وہ اور زیادہ آپ پر بھروسہ کرنے لگیں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنانے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائیں گے''...... سنگھارا نے کہا۔

''اگر ایسا ہو گیا سنگھارا تو میں تمہیں اپنا نمبر ٹو بنا لوں گی اور سپریم فورس کے سب سے بڑے سیکشن کا انچارج بھی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں اس آدمی سے مل کر سوراج اور منومتی کی آوازوں میں ایسا ٹیپ بنوا کر لاؤں گا جسے اعلیٰ اقدس کسی بھی صورت میں جھٹلا نہیں سکیں گے کہ یہ آوازیں ان دونوں کی نہیں ہیں۔ ٹیپ لے جانے سے پہلے آپ جا کر ان دونوں کو ہلاک کر دینا اس طرح وہ بھی اس بات کا واویلا نہیں مچا سکیں گے کہ یہ آوازیں ان کی نہیں ہیں''۔ سنگھارا نے کہا۔

''لیکن اعلیٰ اقدس نے مجھ سے یہ پوچھا کہ میں نے یہ ٹیپ کیسے بنوائی ہے تو میں کیا جواب دوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''آپ کہہ دینا کہ آپ کے وہاں کئی وفادار موجود ہیں۔ ان میں سے کسی نے ان دونوں کو باتیں کرتے سن لیا تھا اور اسی نے موقع پا کر ان کی آوازیں اپنے سیل فون کی میموری میں ریکارڈ کر لی تھیں''...... سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ آئیڈیا۔ تم جاؤ۔ جلدی جاؤ اور جا کر اپنے جاننے والے سے سوراج اور منومتی کی آوازیں ریکارڈ کرا لاؤ اور جیسے ہی ساری باتیں ریکارڈ ہو جائیں اسے فوراً ختم کر دینا۔ اس کی لاش بھی کسی کو نہیں ملنی چاہئے سمجھے تم''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا راج کماری جی''...... سنگھارا نے راج کماری چندر مکھی کی بے چینی دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو سنگھارا سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو سلام کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاٹان کی ایک نئی اور جدید رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ اس نے بھاٹان میں اپنے ایک دوست کو فون کر کے حاصل کی تھی۔ ایئر پورٹ سے باہر آ کر عمران نے اپنے ایک پرانے دوست کو فون کیا اور اس سے رہائش گاہ اور کار حاصل کر لی اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے دوست کی بتائی ہوئی خفیہ رہائش گاہ پہنچ گیا۔

عمران کو اطلاع مل چکی تھی کہ راج کماری چندر مکھی نے سوراج اور اس کی بہن منومتی کو سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر گولیاں مار دی تھیں اور اس نے کوئی ایسی ٹیپ بنائی تھی جس میں سوراج اور اس کی بہن منومتی نے ایسی باتیں کی تھیں جو شاہ بھاٹان کی توہین پر مبنی تھیں اور ملک کے خلاف تھیں۔ راج کماری چندر مکھی نے ان دونوں کو موقع پر ہی گولیاں مار دی تھیں اور پھر اس نے ٹیپ لے جا کر شاہ بھاٹان کو سنا دی تھی جس پر شاہ بھاٹان نے ان دونوں کی

غداری پر شدید برہمی کا اظہار کیا تھا اور راج کماری چندر مکھی کی باتوں میں آ کر اسے ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنا دیا تھا۔

عمران کو اس بات کا بھی پتہ چل گیا تھا کہ راج کماری چندر مکھی نے اپنے سابقہ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا۔ وہ پہلے ہی اس ہیڈ کوارٹر کو چھوڑنے والی تھی۔ سپریم فورس کا وہ نیا اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر بنا رہی تھی جہاں وہ شفٹ ہونا چاہتی تھی۔ اب اسے موقع مل گیا تو اس نے پرنس ایمپائر پلازہ میں موجود ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا اور اپنے نئے اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں منتقل ہو گئی اور ظاہر ہے وہ تھنڈر فلیش پسٹلز بھی اپنے ساتھ نئے ہیڈ کوارٹر میں ہی لے گئی ہو گی۔ عمران کو راج کماری چندر مکھی پر انتہائی غصہ تھا جس نے اسے واقعی اس بار تگنی کا ناچ نچا دیا تھا اور اسے قدم قدم پر شکست دے رہی تھی۔ اس لئے عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس بار راج کماری چندر مکھی کو کوئی موقع نہیں دے گا اور اس سے تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرتے ہی وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

بھاٹان میں عمران کا ایک دوست تھا جس کا نام چاکان تھا۔ یہ ساری معلومات اسے چاکان نے ہی دی تھیں جو شاہی محل میں ہی رہتا تھا اور عمران نے اسے واپس جانے سے پہلے اپنے حق میں کر لیا تھا۔ اس سے یہ معلومات ملتے ہی عمران نے اسے سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کو کہا تھا۔ چاکان اسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو زیادہ کچھ نہ بتا سکا تھا لیکن

اس نے سنگھارا نامی ایک آدمی کی عمران کو ٹپ دی تھی کہ اگر عمران کسی طرح اس آدمی تک پہنچ جائے تو وہ اس کی مدد سے راج کماری چندر مکھی اور اس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتا ہے۔ اس آدمی کے بارے میں چاکان نے بتایا تھا کہ وہ اب راج کماری کا رائٹ ہینڈ ہے اور راج کماری چندر مکھی نے اسے سپریم فورس کا اعلیٰ عہدہ بھی دے دیا ہے اور کوئی بھی کام وہ اب اس سنگھارا کے مشورے کے بغیر نہ کرتی تھی۔

طویل سفر سے وہ چونکہ تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ یہاں کچھ دیر آرام کرنا چاہتے تھے۔ عمران نے بھی کچھ دیر ریسٹ کیا تھا اور پھر اس نے ٹائیگر سے کہہ کر اپنے لئے چائے بنوائی۔ اب وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

''باس۔ کیا اب آپ سنگھارا سے مل کر اس سے پوچھ گچھ کریں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ وہی ہمیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر پہنچا سکتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو کیا ہمیں سنگھارا کے علاوہ کسی اور سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں چل سکتا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''پتہ چل سکتا ہے لیکن اس کے لئے کافی وقت برباد ہو گا۔ تھنڈر فلیش پسٹلز اس وقت یقیناً راج کماری چندر مکھی کے پاس اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے۔ اگر ہم لمبے چکروں میں پڑ گئے

تو تھنڈر فلیش پسٹلز وہاں سے نجانے کہاں منتقل کر دیئے جائیں اس لئے اب ہمیں تیزی سے کام کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر آ گئے۔ وہ ریسٹ کر کے اب فریش دکھائی دے رہے تھے۔

''چائے پئیں گے آپ''...... ٹائیگر نے ان سے پوچھا۔

''پلا دو''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

''اب آپ کا کیا ارادہ ہے''...... صفدر نے عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''دلہن لانے کا پروگرام ہے اور کیا ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

''دلہن جس کا نام راج کماری چندر مکھی ہے یا پھر تھنڈر فلیش پسٹلز ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز ہی سمجھو۔ دھیان رکھنا راج کماری چندر مکھی کا نام جولیا کو معلوم نہ ہو جائے ورنہ وہ اسے قبر کھود کر بھی نکال لے گی''...... عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''کیا آپ کو اندازہ ہے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے''...... صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے یہاں آ کر کافی ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن راج کماری چندر مکھی نے واقعی ہیڈ کوارٹر انتہائی سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ وہ بہت چالاک ہے اور انتہائی باوسائل بھی''...... عمران نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں پتہ کر کے بتاؤں کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ تم کیسے پتہ کر سکتے ہو۔ میں نے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے لے کر سپریم آرگنائزیشن تک سے معلومات حاصل کر لی ہیں جو دنیا بھر کی ایجنسیوں اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کی خبریں رکھتی ہیں۔ جب مجھے ان سے کچھ پتہ نہیں چل سکا تو پھر تم کس سے پتہ کرو گے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مجھے ایک کوشش کرنے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ کام بن ہی جائے''...... صفدر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ایک کیا دس کوششیں کرو۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ مجھے سپیشل فون دے سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا نیا سیل فون نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

''اس میں جدید سیٹلائٹ نیٹ ورک ہے۔ جس کی کال نہ کیچ کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ٹریس کی جا سکتی ہے۔ یہ میں نے خصوصی

طور پر یہاں آتے ہوئے لیا تھا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر چائے کے دو کپ لے کر اندر آیا اور اس نے ایک کپ کیپٹن شکیل کو پکڑا دیا اور دوسرا کپ صفدر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ صفدر نے سیل فون آن کیا اور پھر اس کے بٹن پریس کرنے لگا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ صفدر نے سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا تاکہ وہ سب باتیں سن سکیں۔

''ایکریمین ریاست مشی گن کا رابطہ نمبر دیں''...... صفدر نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحے انتظار کے بعد آپریٹر نے مشی گن کا نمبر نوٹ کرا دیا۔ صفدر نے کال ڈسکنکٹ کی اور آپریٹر کا بتایا ہوا رابطہ نمبر ملانے لگا۔

''مشی گن انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''ویسٹرن مشی گن میں کلاسٹا کلب ہے۔ اس کلب کا نمبر بتائیں''...... صفدر نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے''...... صفدر نے کہا اور پھر چند لمحوں کے بعد اسے کلاسٹا کلب کا نمبر بتا دیا گیا تو صفدر کال ڈسکنکٹ کر کے آپریٹر کا بتایا ہوا

نمبر ملانے لگا۔

''لیس کلاسٹا کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ساؤتھ افریقہ سے شالتام بول رہا ہوں۔ میری مونگارا سے بات کراؤ''......صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور شالتام نام سن کر عمران چونک پڑا۔

''بڑا حیرت انگیز نام ہے۔ شالتام''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... صفدر نے کہا اور دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد اسی آدمی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی جس نے اس کا فون رسیو کیا تھا۔

''ہاں۔ میں لائن پر ہوں''......صفدر نے کہا۔

''باس سے بات کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیا میں نے سچ سنا ہے کہ مجھے شالتام نے کال کیا ہے۔ کیا تم واقعی شالتام ہو''...... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں شالتام ہوں۔ وہی شالتام جس نے مونگارا کی زندگی بچانے کے لئے اپنا خون ڈونیٹ کیا تھا''......صفدر نے کہا تو

عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ میرے محسن شالتام نے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔ تم کہاں ہو شالتام۔ میں اپنے محسن کی شکل دیکھنے کے لئے اس کی آواز سن کر اور بھی ترس گیا ہوں۔ بتاؤ کہاں ہو تم۔ تمہیں ملنے کے لئے میں دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچ سکتا ہوں۔ تم واقعی میرے محسن ہو اور آج میں جو زندگی جی رہا ہوں یہ تمہارے ہی دیئے ہوئے خون کی بدولت ہے جو تم نے مجھے پاکیشیا کے ہسپتال میں دیا تھا اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ تم مجھے انتہائی زخمی حالت میں سڑک سے اٹھا کر ہسپتال لے گئے تھے اور اس ہسپتال میں میرے علاج کے تمام اخراجات بھی تم نے ہی ادا کئے تھے''......مونگارا کی جذبات سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ میں ابھی تم سے نہیں مل سکتا۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا فون محفوظ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... مونگارا نے کہا۔ اسی لمحے فون کے اسپیکر سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ اب فون مکمل طور پر محفوظ ہے۔ تم کھل کر بات کر سکتے ہو میرے محسن''...... دوسری طرف سے مونگارا نے کہا۔

''مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ اگر تمہارے اردگرد کوئی ہے تو اسے ہٹا دو''...... صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''کوئی نہیں ہے۔ تم بے فکر ہو کر بات کرو''...... مونگارا نے

کہا۔

"اوکے۔ مجھے تم سے ایک مدد درکار ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور کیوں نہیں۔ یہ تو میری خوش نصیبی ہو گی کہ میں اپنے محسن کے کسی کام آ سکوں۔ تمہارے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ بولو۔ کیا مدد چاہئے"...... مونگارا نے کہا۔

"جب مشی گن میں تمہارا علاج چل رہا تھا تو ایک ملاقات کے دوران تم نے مجھے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ تم ویسٹرن مشی گن میں موجود ایک کلب کے مالک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تم بھاٹان کی ایجنسیوں کے خفیہ ہیڈ کوارٹر بنانے کے بھی ٹھیکے لیتے ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ یہ درست ہے۔ بھاٹان کی ایجنسیوں کے خفیہ ہیڈ کوارٹر بنانے کے ٹھیکے مجھے ہی ملتے تھے"...... مونگارا نے کہا۔

"تم نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم نے کچھ عرصہ قبل بھاٹان میں ایک بہت بڑا ہیڈ کوارٹر بنوایا ہے جسے سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے اور ہیڈ کوارٹر کے مکمل ہونے کے بعد بھاٹانی ایجنسیوں نے چن چن کر ان تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا جنہوں نے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر میں حصہ لیا تھا جن میں مزدوروں سمیت بڑے بڑے کنسٹرکٹر اور انجینئرز بھی شامل تھے چونکہ یہ ہیڈ کوارٹر تمہاری نگرانی میں تعمیر کرایا گیا تھا اس لئے اس ایجنسی کے افراد تمہیں بھی ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے تھے تاکہ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیکرٹ

رکھا جا سکے اور کسی ذریعے سے یہ پتہ نہ چلایا جا سکے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کس نے تعمیر کرایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جب میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا تو میرے پیچھے سپریم فورس کے ایجنٹ پڑ گئے تھے اور ان سے ہی جان بچانے کے لئے مجھے فوری طور پر بھاٹان سے نکلنا پڑا تھا اور میں حلیہ بدل کر پاکیشیا پہنچ گیا تھا لیکن سپریم فورس کے ایجنٹ وہاں بھی پہنچ گئے تھے اور مجھے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میرے جسم میں تھوڑی سی جان باقی تھی اور تم بروقت مجھے اٹھا کر ہسپتال لے گئے تھے جہاں میرا علاج ہوا اور تم نے مجھے زندہ رکھنے کے لئے اپنے خون کی کئی بوتلیں بھی دی تھیں۔ یہ سب میں کیسے بھول سکتا ہوں"...... مونگارا نے کہا۔

"جانتا ہوں۔ ٹھیک ہوتے ہی تم حلیہ بدل کر ایکریمیا منتقل ہو گئے تھے اور سپریم فورس کے ایجنٹ یہی سمجھتے ہیں کہ تم ہلاک ہو چکے ہو۔ شالتام کا نام تم نے ہی مجھے دیا تھا اور میرے پوچھنے پر تم نے بتایا تھا کہ شالتام بھاٹانی زبان میں غیبی مددگار کو کہتے ہیں۔ تم نے کلاشا کلب کا بھی بتایا تھا تاکہ مجھے جب بھی تمہاری کوئی مدد درکار ہو تو میں تم سے شالتام کے نام سے بات کر سکوں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اسی لئے جب میرے آدمی نے مجھے یہ نام بتایا تو

میں بے چین ہو گیا تھا''...... مونگارا نے کہا۔

''تمہیں یہ سب بتانے کا مقصد یہ تھا کہ تمہیں اس بات کا یقین آ جائے کہ میں اصل شالتام ہوں اور تم سے خود بات کر رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے یقین آ گیا ہے۔ تم بتاؤ تمہیں میری کیا مدد چاہئے''...... مونگارا نے کہا۔

''مجھے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں۔ تم سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کیوں ڈھونڈ رہے ہو''...... مونگارا نے چونک کر کہا۔

''ابھی کچھ دیر قبل تم نے کہا تھا کہ میرے لئے تمہاری جان بھی حاضر ہے اور اب لیکن اور کیوں کی بات کر رہے ہو''...... صفدر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ ناراض مت ہو شالتام۔ میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا۔ اوکے تم چونکہ میرے محسن ہو اس لئے میں تمہاری مدد ضرور کروں گا لیکن یہ سب کچھ میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم کہاں ہو۔ میں تمہیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی پوری فائل بھیج دیتا ہوں۔ اس فائل میں تمہیں خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری معلومات مل جائیں گی اور یہ بھی کہ وہاں حفاظت کے کیا انتظامات ہیں''...... مونگارا نے کہا۔

''میں بہت دور ہوں۔ تمہاری فائل مجھ تک پہنچنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ تمہیں زبانی جو تفصیلات یاد ہیں مجھے وہی بتا دو''...... صفدر نے کہا۔

''تم یہ بتاؤ کہ تم ہو کہاں۔ بے فکر رہو تم میرے محسن ہو اور میں اپنے محسن کو کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتا۔ اگر تمہارے پاس فائل پہنچنے میں وقت لگے گا تو میں تمہیں فون پر ہی تمام ضروری معلومات بتا دیتا ہوں''...... مونگارا میں کہا۔

''میں بھاٹان میں ہوں''...... عمران کے اشارے پر صفدر نے اسے بتا دیا۔

''سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر بھاٹان میں ہی ہے''...... مونگارا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ پتہ بتاؤ''...... صفدر نے کہا۔

''شہر سے ہٹ کر ایک پرفضا پہاڑی مقام ہوکاشی ہے۔ وہاں ایک کلب ہے جسے اسکائی کلب کہا جاتا ہے۔ بظاہر وہ عام سا کلب ہے لیکن سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر اسی کلب کے نیچے ہے جس کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے۔ اس کلب کا مالک جس کا اصل نام جاؤ کان ہے اور وہ ریڈ کوبرا کے نام سے مشہور ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ اس تک پہنچ جاؤ تو تمہارے لئے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کے دروازے کھل جائیں گے لیکن یہ یاد رکھنا کہ سپریم فورس

کے نئے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا انتظام انتہائی سخت ہے۔ وہاں اس قدر ٹائٹ سیکورٹی ہے کہ خفیہ راستے میں ایک معمولی سی چیونٹی بھی رینگتی ہے تو اس کا سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں علم ہو جاتا ہے اور انہوں نے وہاں ایسے سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں کہ آٹو میٹک گنیں فوراً حرکت میں آ جاتی ہیں اور خفیہ راستے میں رینگنے والی چیونٹی کو بھی ایک لمحے میں جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں“...... مونگارا نے کہا۔

”کیا تم ان حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات جانتے ہو“۔ صفدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ جانتا ہوں“...... مونگارا نے کہا اور پھر وہ اسے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی اور حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانے لگا۔

”یہ سارا سیٹ اپ میرے دوستوں کا ہی بنایا ہوا ہے جو ناقابل تسخیر ہونے کی وجہ سے اب بھی کام کر رہا ہے۔ حفاظتی سسٹم نصب کرنے والوں کو بھی چن چن کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور راج کماری چندر مکھی سمجھتی ہے کہ دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جو ان حفاظتی سسٹم کو ڈاج دے کر اس کی اجازت کے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکے“...... مونگارا نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔ صفدر نے اس سے چند مزید معلومات لیں اور پھر اس نے مونگارا کا شکریہ ادا کیا اور فون بند کر دیا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا تو چونک پڑا عمران

اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

”آپ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”تمہاری طرف نہیں۔ تمہارے سر کی طرف دیکھ رہا ہوں“۔ عمران نے جواب دیا۔

”سر کی طرف کیوں“...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”تمہارے سر پر سینگ نہیں ہیں۔ لیکن یقین کرو کہ مجھے پھر بھی مجھے دکھائی دے رہے ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو صفدر ہنس پڑا۔ کیپٹن شکیل کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

”میرے سر پر سینگ ہیں نہیں تو آپ کو کیسے نظر آ رہے ہیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”انہیں عقل کے سینگ کہا جا سکتا ہے جو صرف عقل والوں کو ہی دکھائی دیتے ہیں“...... عمران نے متانت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی نئی اختراع پر صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔ ٹائیگر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

”میں بھی حیران ہوں کہ جس طرح آپ اپنے کسی دوست کو فون کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں آپ کی طرح کا کام آج صفدر نے کر دکھایا ہے اور اس نے وہ سب معلوم کر لیا ہے جو آپ بھی معلوم نہیں کر سکے تھے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ میں واقعی اس بار ٹکریں مار مار کر پاگل ہو رہا تھا اور

مجھے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ لے دے کر اب سنگھارا ہی تھا جو ہمیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا سکتا تھا لیکن صفدر نے میری ساری پریشانی ہی ختم کر دی ہے''...... عمران نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب ہم نے آپ سے ہی سیکھا ہے عمران صاحب۔ اتفاق سے مونگارا کی میں نے پاکیشیا میں اس وقت مدد کی تھی جب اس کی جان واقعی خطرے میں تھی۔ میں نے اس کی جان بچانے کے لئے اسے اپنا خون بھی دیا تھا۔ تب سے وہ میرا احسان مند ہے۔ جب سے راج کماری چندر مکھی اور سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کی بات ہو رہی ہے یہ نام میرے دماغ کے کسی کونے میں کھٹک رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ نام میں نے پہلے بھی سنا ہوا ہو۔ بہت یاد کیا اور اب جب ریسٹ کر کے اٹھا تو مجھے مونگارا یاد آ گیا کہ اسی نے مجھ سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی خفیہ تعمیر کی بات کی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ بھاٹان میں پہلے سے جو سپریم ہیڈ کوارٹر کام کر رہا ہے اس ہیڈ کوارٹر کو شفٹ کیا جا رہا ہے اور جلد ہی سارا سیٹ اپ نئے ہیڈ کوارٹر میں منتقل کر دیا جائے گا۔ میں مشن کے دوران آپ کے ساتھ ہی رہا تھا چونکہ ہم پرنس ایمپائر پلازہ تک پہنچ گئے تھے اور وہاں ہم نے کامیابی بھی حاصل کر لی تھی اس لئے نئے ہیڈ کوارٹر کا مجھے خیال تک نہ آیا تھا۔ اب جبکہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ سپریم فورس کا پرنس ایمپائر پلازہ والا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے اور

سوراج اور اس کی بہن منومتی کو راج کماری چندر مکھی نے ہلاک کر دیا ہے اور وہ پھر سے سپریم فورس کی چیف بن بیٹھی ہے اور اپنے نئے ہیڈ کوارٹر میں شفٹ ہو گئی ہے تو مجھے اچانک مونگارا کی باتیں یاد آ گئیں اور یہ بات بھی سچ ہے کہ نئے ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھنے کے لئے راج کماری چندر مکھی نے واقعی ان تمام افراد کو ہلاک کرا دیا تھا جنہوں نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر میں معمولی سا بھی حصہ لیا تھا''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم انسانیت کی بھلائی کے لئے کام کرتے رہتے ہو۔ تمہاری اور مونگارا کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ مونگارا واقعی کام کا آدمی ہے اور آئندہ بھی ہمارے کام آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ جتنی معلومات اس کے پاس ہیں اتنی ورلڈ کراس آرگنائزیشن کے پاس بھی نہیں ہوں گی۔ اس کے پاس واقعی دنیا بھر کی معلومات کا خزانہ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو وہ واقعی اہم آدمی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''اوکے۔ آؤ دیکھتے ہیں مونگارا نے جو معلومات دی ہیں ان سے ہمیں کیا مدد مل سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹائیگر تم کار نکالو تب تک یہ چائے ختم کر لیتے ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے چائے ختم کی اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران بھی اٹھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر کار تیار تھی اور ٹائیگر کار کے پاس کھڑا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں کار میں بیٹھے اسکائی کلب کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ اس بار عمران، راج کماری چندر مکھی کے خلاف ایکشن کے لئے صرف ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور صفدر کو ساتھ لایا تھا تاکہ وہ ان کے ساتھ مل کر تیزی سے مشن مکمل کر سکے اور اس بار اس نے راج کماری چندر مکھی کے خلاف بھرپور ایکشن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اسے اس بار کوئی رعایت نہ دینا چاہتا تھا۔

ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر اور صفدر اور کیپٹن شکیل پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار ایک سڑک پر روک دی۔ سامنے ایک بڑا سا بکسٹال تھا۔

"جا کر بھاٹان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر کار سے نکلا اور بکسٹال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس

کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ عمران نے اس سے نقشہ لے کر کھولا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک پوائنٹ پر انگلی رکھ دی۔

"یہاں ہے اسکائی کلب"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے نقشہ سمیٹ کر ٹائیگر کو دے دیا اور کار ایک بار پھر آگے بڑھا دی۔ آدھے گھنٹے کے بعد کار شاندار اور وسیع و عریض اسکائی کلب کے احاطے میں داخل ہو رہی تھی۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ چاروں نکلے اور مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب خاصا وسیع اور شاندار تھا جہاں ہر چیز میں نفاست ٹپک رہی تھی۔ ہال میں رونق تھی اور وہاں امراء طبقے کے افراد شراب نوشی کر رہے تھے۔ عمران رکے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک لڑکی موجود تھی۔

"فرمائیں"...... لڑکی نے انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس طرح مسکرا کر دیکھیں گی اور فرمانے کا کہیں گی تو میں بہت کچھ فرما دوں گا اور اگر میں نے فرمانا شروع کر دیا تو آپ میری کوئی بھی فرمائش پوری نہیں کر سکیں گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمجھنے والے بہت کچھ سمجھ جاتے ہیں۔ شکل سے آپ سمجھدار

معلوم ہوتی ہیں اور اگر آپ جان بوجھ کر کچھ نہ سمجھنا چاہیں تو یہ آپ کی مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے مسمسی سے لہجے میں کہا تو لڑکی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''ہمیں ریڈ کوبرا سے ملنا ہے''...... صفدر نے آگے بڑھ کر کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''آپ نے باس سے ملاقات کا وقت لیا ہے''...... لڑکی نے پوچھا۔

''وقت لیا نہیں باقاعدہ خریدا ہوا ہے''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''خریدا ہوا ہے۔ کیا مطلب''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا جواب آپ کو آپ کا باس ہی دے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ میری ریڈ کوبرا سے بات کرائیں۔ اگر میری بات سن کر ریڈ کوبرا نے ملنے سے انکار کر دیا تو ہم واپس چلے جائیں گے''...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا تو لڑکی چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگی۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''کاؤنٹر سے امانا بول رہی ہوں باس''...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

''چار افراد آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''کون ہیں وہ۔ کہاں سے آئے ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... باس نے کہا۔

''اوہ سوری۔ میں نے ان سے نام نہیں پوچھے''...... لڑکی نے بوکھلا کر کہا۔

''تو پوچھو نانسنس۔ ہر کسی کو مجھ سے ملانے کے لئے فون نہ کیا کرو''...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

لڑکی نے کانپتے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''آپ کا نام''...... لڑکی نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹمبکٹو''...... اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا عمران فوراً بول پڑا۔

''ٹمبکٹو۔ کیا مطلب''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہال میں موجود باقی افراد بھی حیرت سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

''تمہیں ٹمبکٹو کا مطلب نہیں پتہ حیرت ہے شکل وصورت سے تو تم پڑھی لکھی لگ رہی ہو لیکن اب لگ رہا ہے جیسے تم جاہل ہو اور جاہل لڑکیاں مجھے اچھی نہیں لگتیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جاہل نہیں ہوں''...... لڑکی نے بھنا کر کہا۔

"تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں ورنہ میں اپنے سیکرٹری سے کہنے لگا تھا کہ تمہیں شاہی وظیفے پر کسی اسکول میں داخل کرا دیا جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہیں آپ۔ رک جائیں"۔ لڑکی نے عمران کو جنرل منیجر کے آفس کے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر عمران کی طرف لپک کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختی ہوئی ایک طرف جا گری۔

"اگر باس سے گستاخی کی تو گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔ اس نے لڑکی کو بازو سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا تھا اور لڑکی اپنا توازن برقرار نہ رکھ کر گر گئی تھی۔ عمران جنرل منیجر کے دروازے کے پاس آیا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک انتہائی شاندار اور سجا ہوا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ایک شاندار میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا سیل فون کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کی اور سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم اور اس طرح منہ اٹھائے اندر کیوں آئے ہو"۔

ادھیڑ عمر نے انہیں غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"باس۔ باس۔ میں نے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ زبردستی اندر گھس آئے ہیں"...... اسی لمحے عقب سے لڑکی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو لڑکی سہم کر تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"تم جاؤ۔ میں ان سے خود بات کر لوں گا"...... ادھیڑ عمر نے کہا تو لڑکی ٹائیگر کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی۔

"دروازہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دروازہ بند کیا اور اسے اندر سے لاک لگا دیا۔

"تم ریڈ کوبرا ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح بلا اجازت میرے آفس میں کیوں آئے ہو"...... ریڈ کوبرا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارا طریقہ ہے۔ ہم جہاں چاہتے ہیں بغیر اجازت پہنچ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے یوں کھڑے ہو گئے جیسے وہ اس کے باڈی گارڈز ہوں۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... ریڈ کوبرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں''......عمران نے کہا۔

''کیا کچھ نہیں''...... ریڈ کوبرا نے تیوریوں پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہمیں لیڈی چیف نے بلایا ہے''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیڈی چیف۔ راج کماری چندر مکھی نے۔ مم۔ مگر''...... ریڈ کوبرا اس اچانک فقرے سے بے اختیار گڑبڑا گیا تھا اور عمران کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ہاں۔ راج کماری چندر مکھی نے۔ کال کرو اسے اور بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ اور اس کے تینوں ساتھی پہنچ گئے ہیں''......عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''لل لل۔ لیکن فون کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف تو ٹرانسمیٹر''۔ ریڈ کوبرا اس اچانک افتاد پر سنبھل نہ پا رہا تھا اور بوکھلاہٹ میں بول رہا تھا اور پھر یکلخت خاموش ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دو اسے۔ مگر جلدی کرو ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''شٹ اپ۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے آفس سے دفع ہو جاؤ ورنہ میں پولیس بلا لوں گا۔ میں کسی لیڈی چیف کو نہیں جانتا۔ یہ میرا

آفس ہے''...... اس بار ریڈ کوبرا نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ اب سنبھل چکا تھا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم سپریم فورس اور راج کماری چندر مکھی کو نہیں جانتے''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں نہیں جانتا''...... ریڈ کوبرا نے غرا کر کہا۔

''ٹائیگر''......عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس سے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی معلوم کرو اور راج کماری چندر مکھی کو خود کال کرو۔ اس کو وقت کی قدر و قیمت کا احساس ہی نہیں ہے اور یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے پر تلا ہوا ہے''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ ریڈ کوبرا نے فوراً دراز کھول کر گن نکالنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی سمیت الٹ کر گرتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے اس کے نزدیک جاتے ہی اس کے منہ پر زور دار مکا مار دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر اس پر جھپٹا اور اس نے ریڈ کوبرا کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ مار کر میز پر پڑی ہوئی ساری چیزیں سائیڈ میں گرائیں اور ریڈ کوبرا کو جھٹکے سے اچھال کر میز پر گرا دیا۔ ریڈ کوبرا بری طرح

ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ میز پر گراتے ہی ٹائیگر نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔

"ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ جلدی"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے انگوٹھا اس کی گردن کی مخصوص رگ پر رکھ کر دبا دیا۔

"بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"...... ریڈ کوبرا نے رک رک کر کہا۔

"بولو۔ جلدی۔ ورنہ......" ٹائیگر نے کہا تو ریڈ کوبرا نے جس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کی آنکھیں باہر ابل آئی تھیں رک رک کر فریکوئنسی بتا دی۔

"گڈ۔ اب اسے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر ریڈ کوبرا کی گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔ ریڈ کوبرا کا جسم زور سے لرزا اور وہ ساکت ہو گیا۔

"ٹائیگر۔ ٹرانسمیٹر تلاش کرو اور صفدر، کیپٹن شکیل تم دروازے کے پاس رکو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلائے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ٹائیگر، ریڈ کوبرا کی میز کی درازیں کھول کر چیک کرنے لگا۔ میز کی نچلی دراز سے اسے جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آپریٹ کرتے ہوئے اس پر ریڈ کوبرا

کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ کوبرا کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... عمران نے ریڈ کوبرا کے لہجے میں کہا۔

"یس۔ راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میرے پاس چار افراد آئے تھے۔ چاروں ایشیائی ہیں۔ ان میں سے ایک خود کو پرنس آف ڈھمپ بتا رہا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں مجھے کریدنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن میں نے انہیں مطمئن کر دیا ہے کہ میرا آپ سے یا سپریم فورس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ تو وہ یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ اب کہاں ہیں وہ۔ اوور"...... راج کماری چندر مکھی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"واپس چلے گئے ہیں چیف۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ دوبارہ یہاں آنے کی کوشش کریں گے۔ اب اگر وہ آئیں تو تم سنگھارا کو فون کر لینا۔ وہ خود انہیں سنبھال لے گا۔ اوور اینڈ آل"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اسے شاید آپ کی باتوں پر شک ہو گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ضرورت سے زیادہ محتاط لڑکی ہے۔ بہرحال اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ریڈ کوبرا کا تعلق سپریم فورس سے ہے اور اسی کلب سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا راستہ جاتا ہے۔ اب ہمیں وہ راستہ تلاش کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس یہ بات ہم ریڈ کوبرا کو ہوش میں لا کر اس سے اگلوا لیتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے باندھو۔ اب میں اس سے خود بات کروں گا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو ٹائیگر نے فوراً میز پر بے ہوش پڑے ریڈ کوبرا کو اٹھایا اور ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر لے جا کر بٹھا دیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کمرے کی سائیڈ میں ایک الماری دکھائی دی۔ وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا اور اسے کھول کر اس کی تلاشی لینے لگا۔

ایک خانے میں رسی کا بنڈل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے بنڈل اٹھایا اور پھر اسے لے کر ریڈ کوبرا کے پاس آ گیا۔ اس نے بنڈل کھولا اور رسی سے ریڈ کوبرا کو کرسی پر باندھنے لگا۔ ابھی وہ ریڈ کوبرا کو باندھ ہی رہا تھا کہ عمران اچانک ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''سانس روک لو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے

لمحے عمران کو اپنے دماغ میں زور دار جھٹکا لگتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ وہ لڑکھڑایا اور دوسرے لمحے وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں اس کے دماغ کا پردہ تاریک پڑتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ عمران کوشش کے باوجود خود کو نہ سنبھال سکا تھا اور فوراً بے ہوش ہو گیا تھا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی سنگھارا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس''...... سنگھارا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی کی کرخت آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس راج کماری جی۔ سنگھارا بول رہا ہوں''...... سنگھارا نے راج کماری چندر مکھی کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنگھارا۔ تم کیا کرتے پھر رہے ہو نانسنس۔ عمران اور اس کے ساتھی اسکائی کلب تک پہنچ گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا اور سنگھارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ وہ اسکائی کلب میں کیا کر رہے ہیں''۔ سنگھارا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''انہیں شاید معلوم ہو گیا ہے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں

ہے وہ ریڈ کوبرا کے پاس آئے تھے۔ ریڈ کوبرا نے مجھے کال کر کے تین ایشیائیوں سمیت پرنس آف ڈھمپ کی آمد کا بتایا تھا۔ جس پر میں نے سپیشل مانیٹر پر اس کا آفس چیک کیا تو وہاں ریڈ کوبرا ایک کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے آفس میں چار ایشیائی موجود تھے جو عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ انہوں نے ریڈ کوبرا کو بے ہوش کر کے اس کا ٹرانسمیٹر حاصل کر لیا تھا اور پھر عمران نے ریڈ کوبرا کے لہجے میں مجھ سے بات کی تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب کہاں ہیں وہ چاروں''...... سنگھارا نے پوچھا۔

''میں نے انہیں پولس گیس سے بے ہوش کر دیا ہے جو انتہائی زود اثر ہے اس لئے وہ چاروں ابھی تک ریڈ کوبرا کے آفس میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو بھیجو اور انہیں وہاں سے اٹھاؤ۔ انہیں اپنے سپیشل پوائنٹ پر لے جا کر ان کا منہ کھلواؤ کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا کوئی اور۔ میں نے انہیں فوری طور پر اس لئے ہلاک نہیں کرایا کیونکہ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آخر انہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا ایک خفیہ راستہ اسکائی کلب سے ہو کر گزرتا ہے۔ تم ان کا منہ کھلواؤ۔ ہر صورت میں۔ اگر وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں تو ان کے پیچھے کوئی اور گروپ بھی یہاں آ سکتا ہے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کو خفیہ اور محفوظ بنوایا تھا اگر یہ راز کھل گیا تو سپریم فورس کے نئے ہیڈ

کوارٹر کا راز سب پر اوپن ہو جائے گا“...... راج کماری چندر مکھی نے رکے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس راج کماری جی۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو اسکائی کلب بھیج دیتا ہوں۔ وہ انہیں اٹھا کر لے آئیں گے اور پھر میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا کہ وہ اسکائی کلب کیا کرنے گئے تھے“۔ سنگھارا نے کہا۔

”جو کرنا ہے جلدی کرو نانسنس“...... راج کماری چندر مکھی نے گرجتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

”حیرت ہے۔ یہ عمران آخر ہے کیا چیز۔ اسے کیسے پتہ چل گیا کہ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ اسکائی کلب میں ہے۔ کیا وہ جادوگر ہے“...... سنگھارا نے رسیور رکھ کر حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”کھمبو بول رہا ہوں“۔ رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی

”سنگھارا بول رہا ہوں“...... سنگھارا نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... کھمبو نے فوراً مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھی اسکائی کلب میں ہیں کھمبو۔ انہوں نے ریڈ کوبرا پر تشدد کر کے اس سے بھی راج کماری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن راج کماری نے انہیں گیس سے بے ہوش کر دیا ہے۔ تم فوراً اسکائی کلب جاؤ اور

ان چاروں کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے جاؤ۔ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دینا تاکہ راستے میں ان میں سے کسی کو ہوش نہ آ سکے۔ جب تم انہیں سپیشل پوائنٹ پر لے کر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا میں فوراً وہاں پہنچ جاؤں گا اور یاد رہے میرے پہنچنے تک انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے“...... سنگھارا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... کھمبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سنگھارا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سنگھارا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”سنگھارا بول رہا ہوں“۔ سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”کھمبو بول رہا ہوں باس“...... کھمبو کی آواز سنائی دی۔

”یس کھمبو۔ کیا رپورٹ ہے“...... سنگھارا نے چونک کر کہا۔

”میں نے ان چاروں افراد کو اسکائی کلب سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں اور انہیں ستونوں کے ساتھ رسیوں سے بھی باندھ دیا ہے“...... کھمبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ انہیں راستے میں ہوش تو نہیں آیا“۔ سنگھارا نے پوچھا۔

”نو باس۔ لیکن ان کے ساتھ آفس میں ریڈ کوبرا بھی رسیوں سے بندھا پڑا تھا۔ اس کے پاس ایک آدمی تھا اور ایسا لگ رہا تھا

جیسے وہ ریڈ کوبرا کو باندھ رہا ہو اور وہیں بے ہوش ہو گیا ہو۔ اگر ریڈ کوبرا نے انہیں بے ہوش کیا تھا تو پھر وہ آدمی اسے کیسے باندھ سکتا ہے“...... کھمبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”انہیں ریڈ کوبرا نے بے ہوش نہیں کیا نانسنس۔ جب وہ آدمی ریڈ کوبرا کو باندھ رہا تھا تو اسی وقت راج کماری نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا“...... سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”لیس باس“...... کھمبو نے اس کا سرد لہجہ سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم وہیں رکو۔ میں ابھی سپیشل پوائنٹ پر پہنچ رہا ہوں“۔ سنگھارا نے کہا۔

”لیس باس“...... کھمبو نے جواب دیا۔

”کیا تم نے انہیں چیک کیا ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں“...... سنگھارا نے پوچھا۔

”نو باس۔ میں نے ان کے میک اپ چیک نہیں کئے۔ آپ کہتے ہیں تو میں کر لیتا ہوں“...... کھمبو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ان کے میک اپ چیک کرو اور اگر وہ میک اپ میں ہیں تو میک اپ واشر سے ان کے میک اپ واش کرو“۔ سنگھارا نے کہا۔

”لیس باس“...... کھمبو نے اسی انداز میں جواب دیا اور سنگھارا نے رسیور رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

عمران کے ذہن میں اچانک روشنی ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے ذہن میں سابقہ واقعات فلم کے مناظر کی طرح گھومنے لگے کہ کس طرح وہ ریڈ ٹائیگر کے آفس میں اچانک بے ہوش ہو گیا تھا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی وہ اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینے لگا۔

یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جو اپنے سامان کے لحاظ سے انتہائی جدید ٹارچر سیل دکھائی دے رہا تھا۔ تشدد کے قدیم آلات کے ساتھ انتہائی جدید آلات بھی وہاں موجود تھے۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ کمرے میں جگہ جگہ ستون دکھائی دے رہے تھے جن میں سے چار ستونوں کے ساتھ وہ اور اس کے ساتھی بندھے بیٹھے تھے۔

وہ ستون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ ستون کے

عقب میں تھے جہاں اس کی کلائیوں پر رسی باندھی گئی تھی۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں ہی ستون کے پاس بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اسی طرح اس کے ساتھی بھی دوسرے ستونوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ وہاں ایک اور آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں سرنج دکھائی دے رہی تھی اور وہ سب سے آخر میں موجود ٹائیگر کو انجکشن لگا رہا تھا۔

اسی نے شاید عمران کو بھی انجکشن لگایا تھا جس سے عمران کو ہوش آ گیا تھا۔ عمران کے ساتھ والے ستون کے ساتھ کیپٹن شکیل بندھا ہوا تھا۔ اس سے آگے صفدر اور آخر میں ٹائیگر تھا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر کے جسموں میں حرکت ہو رہی تھی۔ انہیں ہوش آ رہا تھا۔ اس آدمی نے ٹائیگر کو انجکشن لگایا اور اٹھ کر کھڑا ہوا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظریں ڈالتا ہوا تیز تیز چلتا ہوا عمران کے سامنے آ گیا۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا''...... نوجوان نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کے لگائے ہوئے انجکشن نے مجھے ہوش دلایا ہے ورنہ نجانے میں کب تک اسی حال میں پڑا رہتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کو حرکت دیتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا جس پر نوجوان نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ بھی ہوش میں آ گیا۔ شعور جاگتے ہی وہ خود کو نئے ماحول میں دیکھ کر چونک پڑا۔

''ٹمبکٹو''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسا بھی ہے بڑا خوبصورت اور نفیس نام ہے۔ مجھے تو بہت پسند ہے اور تمہارا کیا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا کوئی نام نہیں ہے''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ تو تم بے نام انسان ہو۔ خیر بے نام ڈاکٹر صاحب یہ تو بتا دو کہ یہ کون سا ہسپتال ہے جہاں تم ہمارا علاج کر رہے ہو اور وہ بھی باندھ کر''...... عمران نے کہا۔

''اس کا جواب تمہیں باس دے گا''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''باس۔ تمہارا مطلب ہے بڑا ڈاکٹر۔ تم بے نام ہو تو بڑے ڈاکٹر کا ہی نام بتاتے جاؤ''...... عمران نے کہا لیکن نوجوان نے جیسے اس کی بات ہی نہ سنی ہو۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

''یہ کون سی جگہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو نئے اور پرانے ہسپتال کا مکسچر دکھائی دے رہا ہے جہاں قدیم آلات کے ساتھ ساتھ جدید آلات بھی موجود ہیں۔ اب ان آلات سے ہمارا بھرتہ بنایا جاتا ہے یا کچھ اور یہ تو اس ہسپتال کے ایم ایس صاحب ہی آ کر بتائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور ٹائیگر نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور حیرت سے بدلے ہوئے ماحول کو دیکھنے لگے۔ عمران نے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹنی شروع کر دی تھی۔

ابھی وہ رسیاں کاٹ ہی رہا تھا کہ دروازے کے باہر سے قدموں کی تیز چاپ سنائی دی۔ قدموں کی چاپ سنتے ہی وہ اور تیزی سے رسی کاٹنے لگا۔ اسی لمحے دروازے سے ایک لمبے قد اور مضبوط جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ آگے والا خالی ہاتھ تھا۔ مشین گنوں والے آدمیوں میں ایک آدمی وہی تھا جس نے انہیں انجکشن لگایا تھا۔

''تم میں عمران کون ہے''...... بھاری جسم والے نے ان چاروں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون عمران۔ ہم میں سے کوئی بھی عمران نہیں ہے''...... عمران نے بھاری جسم والے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم ہی عمران ہو۔ تم نے ہی چاکان

سے میرے بارے میں اور سپریم فورس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ بولو یہ درست ہے نا''...... بھاری جسم والے نے کہا جو سنگھارا تھا۔

''تو تم سپریم فورس سے تعلق رکھتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں سنگھارا ہوں۔ وہی سنگھارا جس کے بارے میں تم نے چاکان سے خصوصی طور پر معلومات حاصل کی تھیں''...... سنگھارا نے کہا۔

''کیا چاکان نے یہ سب تمہیں خود بتایا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ انتہائی بااصول آدمی تھا۔ وہ بھلا آسانی سے تمہارے بارے میں کیسے بتا سکتا تھا۔ ہم نے اپنے طریقے سے اس کا منہ کھلوایا تھا''...... سنگھارا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اب کہاں ہے چاکان''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہیں جہاں میں تم سب کو بھیجنے والا ہوں''...... سنگھارا نے جواب دیا تو عمران کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

''تو تم نے چاکان کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... سنگھارا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تم نے ایک اصول پسند اور معذور آدمی کو ہلاک کیا ہے۔ اب تم بھی زندہ نہیں رہو گے۔ تمہاری موت بھی عبرتناک ہو گی''...... عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''موت تمہاری عبرتناک ہو گی مسٹر عمران۔ تم اور تمہارے ساتھی اب تک صرف اس لئے زندہ ہیں کہ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تمہیں کیسے اور کہاں سے سپریم فورس کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ملی ہیں''...... سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''خفیہ ہیڈ کوارٹر۔ کون سا خفیہ ہیڈ کوارٹر۔ میں تو صرف ایک ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا جو پرنس ایمپائر پلازہ میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا کون سا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''تم جانتے ہو''...... سنگھارا نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... عمران نے کہا۔

''تو تم اور تمہارے ساتھی اسکائی کلب میں کیا لینے گئے تھے''۔ سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسکائی کلب۔ کیا مطلب۔ کیا سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر اسکائی کلب میں ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا جیسے اس بات کا علم اسے ابھی ہوا ہو۔ اس کا انداز دیکھ کر سنگھارا غرا کر رہ گیا۔

''میرے سامنے چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔ بتاؤ کیسے پتہ چلا ہے تمہیں۔ اس ہیڈ کوارٹر کو سیکرٹ رکھنے کے لئے ہم نے ہر

اس شخص کو قتل کرا دیا تھا جس نے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر یا اس کے کسی بھی کام میں حصہ لیا تھا۔ ہمارے خیال میں تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں پھر ایسا کون ہو سکتا ہے جو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو''...... سنگھارا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ سپریم فورس میں ہی کوئی ایسا انسان ہو جس نے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کی ہو''...... عمران نے مسکرا کہا۔

''نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ سپریم فورس کے ایجنٹ اور تمام ورکرز انتہائی باکردار اور ایماندار ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی راج کماری چندر مکھی اور مجھ سے غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا''...... سنگھارا نے کہا۔

''یہ تمہاری سوچ ہو سکتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو مجھے اس کا نام بتاؤ جس نے غداری کی ہے۔ میں اسے زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔ بتاؤ کون ہے وہ۔ بولو ورنہ......'' سنگھارا نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم تو ایسے چیخ رہے ہو جیسے تمہارے چیخنے پر وہ آدمی ڈر کر خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا یا پھر میں واقعی خوفزدہ ہو کر تمہیں سب کچھ بتا دوں گا''...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی غلط فہمی ہے تو اسے اپنے دل سے نکال دو۔ یہاں دیواروں پر لگے ہوئے آلات تم

دیکھ رہے ہو ان کے استعمال سے پتھر بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں''...... سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کسی پتھر سے معلوم کر لو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو''۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سنگھارا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''تو تم نہیں بتاؤ گے''...... سنگھارا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ جب تک تم کچھ پوچھو گے نہیں میں تمہیں کیا بتا سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو بتاؤ۔ کون ہے وہ آدمی جس نے تمہیں سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتایا ہے''...... سنگھارا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

''پہلے تم اپنی چیخوں کا علاج کراؤ۔ پھر مجھ سے بات کرنا۔ تمہاری بدنما اور بھدی چیخیں سن کر میرے کانوں کے پردے پھٹنے لگتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''باس۔ یہ آدمی خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے''...... سنگھارا کے ساتھ کھڑے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کرنے دو۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ ہی دیر میں یہاں اس کی لاش پھڑک رہی ہو گی۔ مرنے سے پہلے کچھ دیر باتیں کر لے گا تو کیا ہو گا۔ مرنے کے بعد اس نے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو ہی جانا ہے''...... اچانک سنگھارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ اجازت دیں تو میں اس کی زبان کھلواؤں''...... اس

آدمی نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کھمبو۔ میرا نام کھمبو ہے۔ کیوں تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو''...... اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خاموش ہو جاؤ۔ بہت ہو گیا اور عمران اب تم فوراً وہ سب کچھ بتا دو جو تم سے پوچھا جا رہا ہے''...... سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم میری راج کماری چندر مکھی سے بات کرا سکتے ہو''...... عمران نے ایک بار پھر اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو اور سنو اب تم مزید کوئی سوال نہیں کرو گے اور اگر تم نے اس بار جواب دینے سے انکار کیا تو پھر ساری نرمی ختم اور سختی شروع کر دی جائے گی''۔ سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم نے مسور کی دال دیکھی ہے کبھی''...... عمران نے کہا۔

''مسور کی دال۔ کیا مطلب''...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب کوئی آدمی بڑی بات کرتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ مطلب یہ کہ شکل دیکھی ہے تم نے اپنی کہ تم

میرا منہ کھلواؤ گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم منہ نہیں کھولو گے"...... سنگھارا نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"لو یہ بھلا کون سی بڑی بات ہے۔ ابھی کھول دیتا ہوں منہ"۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا پورا منہ کھول دیا۔ یہ دیکھ کر سنگھارا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"تم اس طرح نہیں مانو گے۔ اب تمہیں دو چار ہاتھ دکھانے ہی ہوں گے"...... سنگھارا نے انتہائی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کے نزدیک جاتے ہی اس کے منہ پر تھپڑ مار دے گا۔ لیکن وہ جیسے ہی عمران کے قریب آیا دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختا اور فضا میں اُڑتا ہوا کھمبو اور اس کے دوسرے ساتھی سے جا ٹکرایا۔

عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ آگے کر کے سنگھارا کو اس کے ساتھیوں کی طرف اچھال دیا تھا۔ سنگھارا کو اچھال کر عمران بے انتہ ہاتھ جھاڑنے لگا۔ ابھی وہ ہاتھ جھاڑ ہی رہا تھا کہ اس نے بے اختیار لمبی چھلانگ لگا دی کیونکہ کھمبو نے نیچے گرتے ہی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ اس کی طرف کر کے فائرنگ کر دی تھی۔ عمران اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا اگر اسے چھلانگ لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو جاتا۔

اس سے پہلے کہ کھمبو دوبارہ عمران پر فائرنگ کرتا ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کھمبو کے قریب جاتے ہی اس کے مشین گن والے ہاتھ پر زوردار ٹھوکر مار دی اور کھمبو کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ستونوں سے الگ ہوئے اور وہ بھی اچھل کر سنگھارا اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ گئے۔ صفدر نے لات مار کر سنگھارا کے دوسرے ساتھی کے ہاتھ سے بھی مشین گن نکال دی۔ ان سب نے عمران اور سنگھارا کی باتوں کے دوران عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ رسی کی گرہ کھول کر آزاد کر لئے تھے۔

عمران لمبی چھلانگ لگا کر زمین پر لڑھکتا ہوا کافی آگے نکل گیا۔ وہ رکتے ہی تیزی سے پلٹا مگر اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سنگھارا نے نیچے گرتے ہی یکلخت چھلانگ لگائی اور تیز رفتار پرندے کی طرح اُڑتا ہوا کھلے ہوئے دروازے سے باہر جا گرا۔ صفدر نے اسے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی چھلانگ لگا کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا سنگھارا نے اٹھ کر تیزی سے دروازہ بند کر دیا اور صفدر دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے دروازے سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کا سر دروازے سے ٹکرایا تھا۔

سر پر لگنے والی چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ادھر

ٹائیگر اور کیپٹن شکیل، کھمبو اور اس کے ساتھی سے لڑ رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر عمران دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ اچھل کر پوری قوت سے دروازے سے ٹکرایا۔ دروازہ بے حد مضبوط تھا۔ عمران کی زوردار ٹکر سے وہ چرچرا کر رہ گیا۔

"آپ ایک طرف ہو جائیں باس۔ میں توڑتا ہوں دروازہ"۔ عقب سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے پلٹ کر دیکھا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل نے کھمبو اور اس کے ساتھی کی گردنیں توڑ دی تھیں اور وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"تم دونوں ایک ساتھ دروازے پر ٹکریں مارو میں صفدر کو دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے صفدر کی طرف بڑھا جو ساکت پڑا تھا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل پیچھے ہٹے اور پھر وہ ایک ساتھ تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ اچانک اچھلے اور ایک ساتھ پوری قوت سے دروازے سے ٹکرائے۔ اس بار دروازہ اپنی جگہ قائم نہ رہ سکا اور اس کے دونوں پٹ اکھڑ کر باہر جا گرے۔ عمران کی زوردار ٹکر نے دروازے کی سائیڈیں پہلے ہی کمزور کر دی تھیں اس لئے ان دونوں کی ٹکروں سے دروازہ ٹوٹ گیا تھا۔

دروازہ ٹوٹتے ہی وہ دونوں بھی باہر جا گرے تھے۔ گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھے، انہوں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اندر آئے اور پھر انہوں نے کھمبو اور

اس کے ساتھی کی مشین گنیں اٹھائیں اور ایک بار پھر باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران صفدر پر جھکا ہوا تھا۔ صفدر کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔ عمران اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں صفدر کو ہوش آ گیا۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ میرا سر دروازے سے ٹکرایا تھا اس لئے شاید بے ہوش ہو گیا تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے سر پر چوٹ آئی ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور ٹائیگر واپس آ گئے۔

"یہ ایک گنجان آباد علاقے میں موجود رہائش گاہ ہے باس۔ پوری عمارت خالی ہے۔ سنگھارا یہاں سے نکل گیا ہے البتہ پورچ میں ایک کار موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سنگھارا اگر نکل گیا ہے تو پھر ہمیں بھی فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ سنگھارا کسی بھی لمحے سپریم فورس کے مسلح افراد لے کر یہاں پہنچ جائے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے تہہ خانے سے نکل کر عمارت کے اوپر والے حصے میں پہنچے اور پورچ میں آ گئے۔

"آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کار کی طرف جانے کی بجائے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم کار میں نہیں جائیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ایسے ہی نکلو۔ کار لے کر ہم زیادہ دور نہیں جا سکیں گے۔ وہ کار سے ہمیں ٹریک بھی کر سکتے ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ تیزی سے گیٹ سے نکلتے چلے گئے۔ عمران دوڑتا ہوا سائیڈ گلی سے رہائش گاہ کے عقبی حصے کی طرف آیا اور پھر وہ سب سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

دو تین گلیاں مڑ کر انہیں ایک چھوٹی سی کوٹھی دکھائی دی۔ اس کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر اس کوٹھی کی طرف بڑھا۔ سڑک دور دور تک خالی تھی۔ گیٹ بند تھا اور اس پر بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا درخت تھا جو دیوار کے اوپر سے ہوتا ہوا کوٹھی کے اندر جھکا ہوا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو اس طرف لان تھا۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور لان میں آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔

''یہ جگہ ہمارے لئے مناسب رہے گی''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب اندر کی طرف بڑھ گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور وہاں فرنیچر کے ساتھ ضرورت کا سامان بھی موجود تھا۔ کمروں کو تالے لگے ہوئے تھے لیکن ان کے لئے بھلا

تالے کھولنا کون سا مشکل تھا۔ وہ سب ایک کمرے میں آ گئے۔ کمرے میں میز پر فون دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے فوراً نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شہاب بار''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شہاب سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ شہاب بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد شہاب کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ فرمائیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں''...... شہاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت بھاٹان میں ہی موجود ہوں''...... عمران نے کہا۔

''بھاٹان میں۔ لیکن کہاں''...... شہاب نے کہا۔

''یہ سب بتانے کا میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے۔ مجھے فوری طور پر ایک ایسی رہائش گاہ درکار ہے جہاں اسلحہ، کار اور دوسرا ضروری سامان موجود ہو لیکن اس رہائش گاہ کا سوائے تمہاری ذات

کے کسی کو علم نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن......'' شہاب نے کہنا چاہا۔

''میں نے کہا ہے نا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ جیسا کہا ہے ویسا کرو اور جب تک میں نہ کہوں تم مجھ سے رابطہ بھی نہیں کرو گے اور نہ ہی میرے متعلق کسی کو کچھ بتاؤ گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کالکوٹ ٹاؤن، ڈی بلاک، کوٹھی نمبر بارہ۔ وہاں آپ کو ہر چیز مل جائے گی۔ آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے میں اپنے چار آدمیوں کے ذریعے سارا سامان وہاں پہنچا دوں گا اور وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے تعاون کرے گا۔ اس کا نام مونٹو ہے''...... شہاب نے کہا۔

''اوکے۔ اسے تفصیل نہ بتانا۔ صرف یہی کہنا کہ میرا آدمی جب اس کے پاس پہنچے تو وہ اس سے تعاون کرے۔ میرا آدمی پہچان کے لئے تمہارا نام لے گا۔ وہ میرا خاص مہمان ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے''...... شہاب نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کون ہے یہ شہاب''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ہے جو مجھے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے جانتا ہے۔ میں اس معاملے میں اسے شامل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے میں نے اسے کال کیا ہے''۔ عمران نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹائیگر تم اس پتے پر جاؤ اور مونٹو سے مل کر اس سے کار اور اسلحہ لے کر یہیں واپس آ جاؤ۔ اس کے بعد ہم سب یہاں سے جائیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

سنگھارا کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ وہ اپنے کلب کے آفس میں مٹھیاں بھینچے اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھی اس کے سامنے آ جائیں تو وہ ان کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے گا۔

''میں انہیں کچل دوں گا۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا''...... سنگھارا نے غصے کی شدت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سنگھارا چونک کر میز کی طرف مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا میز کے قریب آ گیا۔

''سنگھارا بول رہا ہوں''...... اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''مہندر بول رہا ہوں باس۔ سپیشل پوائنٹ خالی پڑا ہوا ہے۔ وہ وہاں سے نکل گئے ہیں۔ البتہ وہاں کھمبو اور راشو کی لاشیں پڑی

ہوئی ملی ہیں۔ ان دونوں کی گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ یہاں سے کوئی چیز غائب نہیں ہوئی۔ کھمبو کی کار پورچ میں ہی موجود ہے''...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سنو مہندر۔ کھمبو کی موت کے بعد میں تمہیں ایکشن گروپ کا انچارج مقرر کرتا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی کی طرف سے تمہاری تقرری کی اطلاع بھجوا دی جائے گی''...... سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک یو باس''...... ایکشن گروپ کا انچارج بننے کا سن کر دوسری طرف سے مہندر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سپیشل پوائنٹ پر تمہیں جن افراد کی تلاش کے لئے بھیجا تھا۔ میں تمہیں ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ غور سے سنو۔ ان افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ان کا لیڈر علی عمران ہے جو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہے۔ چار افراد کا یہ گروپ یہاں تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا ہے جو راج کماری چندر مکھی کے پاس موجود ہیں۔ بھاٹان پہنچ کر انہوں نے میرے اور سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں چاکان سے معلومات حاصل کی تھیں جس کا راج کماری چندر مکھی کو علم ہو گیا۔ چنانچہ میں نے چاکان کو کھمبو کے ذریعے اٹھوا لیا اور اس پر تشدد کر کے اس سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں لیکن اس دوران یہ غائب ہو گئے لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ یہ چاروں اسکائی کلب پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے اسکائی کلب کے جنرل مینجر

پر قابو پا لیا لیکن راج کماری نے ان چاروں کو بے ہوش کر دیا۔ میں نے کھمبو کو فوری طور پر وہاں بھیجا۔ کھمبو انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر وہاں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے گیا اور اس نے انہیں وہاں باندھ دیا۔ پھر میں وہاں پہنچا۔ میرے علم میں یہ بات آئی تھی کہ عمران کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ سپریم فورس کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ راج کماری یہ بات جاننا چاہتی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کا علم کیسے ہو گیا۔ میں عمران کی زبان کھلوانے وہاں پہنچا تھا۔ جب میں سپیشل پوائنٹ پہنچا تو وہ چاروں ستونوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ میں ان سے پوچھ گچھ کرتا نجانے وہ کیسے آزاد ہو گئے اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ مجھے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا۔ میں نے راستے میں ہی تمہیں کال کیا تھا کہ تم فوراً سپیشل پوائنٹ پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دو لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ وہ وہاں سے نکل چکے ہیں۔ میں اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا یقینی خاتمہ چاہتا ہوں۔ ہر قیمت پر اور ہر صورت میں سمجھے تم اور یہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے اور سنو۔ میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا۔ ناکامی کی صورت میں تمہیں میں گولی مار دوں گا۔ سمجھ گئے ہو''...... سنگھارا نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں جلد ہی آپ کو ان کی ہلاکت کی رپورٹ دوں گا۔ آپ مجھے ان کے حلیئے بتا دیں تا کہ ان

کی تلاش میں مجھے مشکل نہ ہو''...... مہندر نے کہا تو سنگھارا اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے بتانے لگا۔

''تم اپنے ساتھ سپیشل ٹریسر گلاسز لے جانا۔ ان گلاسز سے تمہیں ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے آسانی سے نظر آ جائیں گے''...... سنگھارا نے کہا۔

''لیس باس''...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ میں اپنے کلب میں ہوں۔ تم نے ہر اہم معاملے کی رپورٹ مجھے یہیں دینی ہے''...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران ضرورت سے کچھ زیادہ ہی تیز ہے۔ اس کا زندہ رہنا واقعی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''سنگھارا بول رہا ہوں''...... سنگھارا نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''مراکا بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''مراکا۔ کون مراکا''...... سنگھارا نے کہا۔

''میں ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم سیکشن کا انچارج ہوں باس''۔ دوسری صرف سے جواب دیا گیا۔

''مجھے کیوں فون کیا ہے''...... سنگھارا نے منہ بناتے ہوئے

انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو ایک کال کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں باس جس میں پرنس آف ڈھمپ نے کسی آدمی سے بات کی ہے''۔ مراکا نے کہا تو سنگھارا چونک پڑا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب''...... سنگھارا نے چونک کر کہا۔

''راج کماری جی نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں بھاٹان کے تمام باروں، کلبوں، گیم رومز اور ہوٹلوں کے نمبروں کو ٹریک کروں اور ان کی ہر کال کا ریکارڈ اپنے پاس رکھوں۔ اگر کسی بھی بار، گیم روم، ہوٹل یا کلب میں پرنس آف ڈھمپ کی کوئی کال آئے تو میں اس پر خصوصی نظر رکھوں اور پرنس آف ڈھمپ کے نام سے آنے یا کہیں بھی کی جانے والی کال کی مکمل معلومات حاصل کر کے آپ کو مطلع کروں''...... مراکا نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا پرنس آف ڈھمپ نے کہیں کال کی ہے یا کسی اور نے اس سے رابطہ کیا ہے''...... سنگھارا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ پرنس آف ڈھمپ نے شہاب کلب میں شہاب سے فون پر بات کی تھی جو میں نے ریکارڈ کر لی ہے۔ آپ کہیں تو میں وہ کال آپ کو سنا سکتا ہوں''...... مراکا نے کہا۔

''جلدی سناؤ''...... سنگھارا نے بے چین لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... مراکا نے کہا اور ایک لمحے کے لئے دوسری

طرف خاموشی چھا گئی اور پھر دوسری طرف سے ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی ٹیپ چل رہی ہو۔ پھر سنگھارا کو عمران اور شہاب نامی شخص کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ سنگھارا ہونٹ بھینچے خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن کر رہا تھا۔ پرنس آف ڈھمپ، شہاب سے رہائش گاہ، اسلحہ اور کار کے حصول کی باتیں کر رہا تھا۔

''آپ نے کال سن لی ہے باس''...... چند لمحوں بعد مراکا کی آواز سنائی دی۔

''ہاں سن لی ہے۔ یہ بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ نے کال کہاں سے کی تھی''...... سنگھارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مانجو کارا کا علاقہ ہے۔ ایف بلاک، کوٹھی نمبر دو سو دس''۔ مراکا نے جواب دیا تو سنگھارا چونک پڑا۔

''ہونہہ۔ تو وہ سپیشل پوائنٹ سے نکل کر کسی قریبی عمارت میں چھپے ہوئے ہیں''...... سنگھارا نے بڑبڑا کر کہا۔

''سپیشل پوائنٹ۔ میں سمجھا نہیں باس''...... مراکا نے چونک کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم اپنا کام کرو''...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ رسیور رکھتے ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگا۔

''مہندر بول رہا ہوں باس''...... رابطہ ملتے ہی ایکشن گروپ کے نئے انچارج مہندر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے مہندر"۔ سنگھارا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ باس۔ مجھے بتائیں میں ابھی جا کر ان کے ٹکڑے اُڑا دیتا ہوں"...... مہندر نے کہا۔

"وہ سپیشل پوائنٹ سے نکل کر قریب ہی موجود ایک رہائش گاہ میں چھپ گئے تھے۔ عمران نے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے شہاب کلب میں اپنے کسی ساتھی سے بات کی تھی اور اس سے اپنے لئے محفوظ رہائش گاہ، اسلحہ اور کار مانگی ہے۔ جس رہائش گاہ سے عمران نے کال کی تھی وہاں سے وہ اب نکل چکے ہوں گے اور شہاب کی بتائی ہوئی رہائش گاہ میں منتقل ہو گئے ہوں گے"۔ سنگھارا نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے اس رہائش گاہ کا پتہ بتائیں باس۔ میں ابھی فورس لے کر ان پر چڑھائی کر دیتا ہوں"...... مہندر نے کہا اور سنگھارا نے اسے پتہ بتا دیا۔

"تم جلد سے جلد وہاں پہنچ جاؤ اور اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لو لیکن خفیہ طور پر۔ رہائش گاہ میں کوئی جانا چاہے تو اسے نہ روکنا لیکن اگر کوئی رہائش گاہ سے باہر آئے تو اسے فوراً اپنی گرفت میں لے لینا۔ میں تمہارے پاس وہیں پہنچ رہا ہوں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس رہائش گاہ میں ہوئے تو میں اس رہائش گاہ کو اپنے ہاتھوں بموں سے اُڑاؤں گا"...... سنگھارا نے

کہا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... مہندر نے کہا۔

"اپنے ساتھ ریڈ بلاسٹرز بم لے جانا۔ میں انہی بموں کا استعمال کروں گا تاکہ وہ سب رہائش گاہ کے ساتھ ہی جل کر خاکستر ہو جائیں"...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"ہونہہ۔ اب دیکھنا عمران میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔ میں تم سب کو زندہ جلا دوں گا۔ اب تمہارا میرے ہاتھوں سے زندہ بچنا ناممکن ہو گا"...... سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار برق رفتاری سے اس رہائش گاہ کی طرف اُڑا چلا جا رہا تھا جہاں اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو رہا تھا۔ مختلف سڑکوں اور گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک اوپن علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ نیا زیر تعمیر علاقہ تھا جہاں چند تعمیر شدہ رہائش گاہیں موجود تھیں باقی ہر طرف خالی پلاٹس دکھائی دے رہے تھے جو درختوں اور جھاڑیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ شہاب نے عمران کو جس رہائش گاہ کا پتہ بتایا تھا سنگھارا نے اس رہائش گاہ سے کافی فاصلے پر کار روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں کوٹھی نمبر دو

سو دس موجود تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک سائیڈ کے پلاٹ میں موجود جھاڑیوں سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اسے دیکھ کر سنگھارا رک گیا۔ نوجوان نے سنگھارا کے قریب آ کر اسے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

”یس مہندر۔ کیا رپورٹ ہے“...... سنگھارا نے نوجوان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

”ہم نے اس رہائش گاہ کو چاروں اطراف سے گھیر لیا ہے باس۔ میں نے ارد گرد سے معلومات لی ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے ایک کار یہاں آئی تھی اس کار میں چار افراد تھے۔ وہ ایشیائی ہیں یا نہیں اس کے بارے میں تو میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے اور ابھی تک وہ رہائش گاہ کے اندر ہی موجود ہیں“...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ چیک کیا ہے عمارت میں کتنے افراد ہیں“...... سنگھارا نے پوچھا۔

”یس باس۔ میں نے سپیشل ویژنل کیمرے سے چیک کیا ہے۔ عمارت میں پانچ افراد ہیں۔ ایک پہلے سے اندر موجود تھا باقی چار بعد میں آئے ہیں“...... مہندر نے جواب دیا۔

”تب پھر یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے۔ میں نے تمہیں ریڈ بلاسٹر بم لانے کا کہا تھا“...... سنگھارا نے کہا۔

”یس باس۔ میں لے آیا ہوں“...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چار بم اپنے ساتھیوں کو دو اور ان سے کہو کہ بم آن کر کے ایک ساتھ عمارت میں پھینک دیں۔ اس عمارت کو مکمل طور پر جل کر راکھ ہو جانا چاہئے“...... سنگھارا نے کہا۔

”یس باس۔ میں اپنے ساتھ کیپسولز گن بھی لایا ہوں جن میں گیس کیپسول لوڈ ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں عمارت میں گیس فائر کر دوں تاکہ اندر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں اور پھر ہم اندر جا کر انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں۔ اس کے بعد ان سب کو عمارت سمیت بموں سے جلا کر راکھ بنا دیا جائے گا“۔ مہندر نے کہا۔

”نہیں۔ رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ انہیں شک ہو اور وہ عمارت کے کسی خفیہ راستے سے باہر نکل جائیں میں انہیں فوراً ہلاک کر دینا چاہتا ہوں۔ تم بموں سے اٹیک کرو۔ ابھی۔ فوراً“...... سنگھارا نے غرا کر کہا۔

”یس باس“...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بھاگتا ہوا انہی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا جہاں سے وہ نکل کر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سنگھارا نے کئی افراد کو جھاڑیوں سے نکل کر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتے دیکھا۔ انہیں عمارت کی طرف جاتے دیکھ کر سنگھارا پیچھے ہٹ آیا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اس کے عقب میں زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ سنگھارا نے سر گھما کر دیکھا تو اسے مطلوبہ عمارت سے آگ کے شعلے نکلتے دکھائی دیئے۔ سنگھارا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنی کار کے پاس آیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا۔ سامنے عمارت تنکوں کی طرح ہوا میں اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور بلند و بالا شعلے بھڑکتے دکھائی دے رہے تھے۔

”گڈ بائی عمران۔ اس تباہی کے بعد تم اور تمہارے ساتھی کسی صورت زندہ نہیں بچ سکتے۔ اب مجھے اور راج کماری چندر مکھی اور ہماری سپریم فورس کو تم جیسے خطرناک ایجنٹوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے“...... سنگھارا نے مسکراتے ہوئے کہا پھر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے گھما کر واپس اپنے کلب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا سکون اور اطمینان دکھائی دے رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس نے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہو۔

ٹیکسی سنگھارا کلب کے احاطے میں داخل ہو کر رکی تو عمران ٹیکسی سے نکل کر باہر آ گیا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور صفدر بھی ٹیکسی سے نکل آئے۔ عمران نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور سر اٹھا کر سنگھارا کلب کی بلند و بالا عمارت کو دیکھنے لگا۔

عمران اور اس کے دونوں ساتھیوں نے ایکریمین میک اپ کر رکھے تھے۔ ٹائیگر کو شہاب کے بتائے ہوئے پتے پر سامان لینے کے لئے بھیجنے کے بعد عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے کر وہاں سے نکل آیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب سنگھارا کے ذریعے ہی سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔

سنگھارا کے ذریعے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے اس کے ذہن میں ابھی کوئی واضح پلاننگ نہ تھی لیکن اس نے سنگھارا کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا

تھا اور پھر وہ کوٹھی سے نکل کر سڑک پر آئے اور ایک ٹیکسی ہائر کر کے سنگھارا کلب پہنچ گئے۔ سنگھارا نے انہیں جس عمارت میں قید کیا تھا وہاں سے ملنے والی مشین گنیں وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اور صفدر کو اس عمارت کے ایک کمرے کی الماری سے تین ریوالور بھی مل گئے تھے جو اس نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ اب وہ مشین گنیں تو نہیں لائے تھے لیکن ریوالور ان کے پاس تھے۔

”کافی بڑا کلب ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ انسان بھی تو بڑا ہے۔ ظاہر ہے اس کا کلب بھی بڑا ہی ہو گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی مسکرا دیئے۔ وہ تینوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے کلب کے مین دروازے کی طرف بڑھے اور پھر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے ان تینوں کے ناک بے اختیار سکڑ گئے۔ ہال تیز منشیات کے تلخ دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ ان کے چہروں سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ ان سب کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ اسی لئے وہاں منشیات اور شراب کا کھلا استعمال ہو رہا تھا اور ہال کی فضا شراب اور منشیات کی تیز بو سے رچی ہوئی تھی۔

ہال کی دیواروں کے ساتھ چوڑے جسموں والے دس بارہ بدمعاش ٹائپ آدمی کاندھوں پر مشین گنیں لٹکائے گھوم رہے تھے۔ ان کے چہروں پر سفاکی اور وحشت نمایاں دکھائی دے رہی تھی۔

عمران تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک سانڈ جیسا بار ٹینڈر موجود تھا۔ اس آدمی کا سر گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر پرانے زخموں کے نشانات اسے انتہائی سفاک اور جنونی آدمی ظاہر کر رہے تھے۔

بار میں بھی چار افراد موجود تھے جو بوتلیں لا کر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے گلاس بھر بھر کر ویٹروں کو دے رہے تھے اور ویٹر وہ گلاس ہال میں سرو کر رہے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کاؤنٹر کے قریب آیا تو گنجا آدمی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”سنگھارا آفس میں ہے“...... عمران نے قریب پہنچ کر انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن تم کون ہو“...... سانڈ جیسے آدمی نے کہا۔

”آفس کا راستہ کدھر ہے“...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مزید سخت لہجے میں پوچھا۔

”تم ہو کون اور تمہیں مونگو سے اس لہجے میں بات کرنی کی جرأت کیسے ہوئی ہے“...... اس بار بار ٹینڈر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”آفس کا راستہ بتاؤ۔ زیادہ بکواس مت کرو“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”بائیں طرف راہداری ہے اس کے آخر میں جو لفٹ ہے وہ سیدھی باس کے آفس تک جاتی ہے۔ اب بولو“...... مونگو نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''بس بہت ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے بائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔

''خبردار۔ رک جاؤ۔ اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو چیر کر رکھ دوں گا۔ تم جیسے کینچوؤں کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ باس کی اجازت کے بغیر اس سے مل سکیں۔ رک جاؤ''...... مونگو نے اپنی کمر میں موجود ہولسٹر سے ایک جھٹکے سے ریوالور نکال کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مونگو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پہلے پیچھے موجود شراب کی بوتلوں کے ریک سے ٹکرایا اور پھر کاؤنٹر کے اندر گر گیا۔

ریوالور کے دھماکے کی آواز سے یکلخت ہال میں سکوت سا چھا گیا۔

''تم ان کا خیال رکھو۔ کوئی بھی حرکت کرے تو اسے گولی مار دینا۔ میں سنگھارا کو لاتا ہوں''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا جس سے اس نے مونگو کو گولی ماری تھی۔ جیسے ہی عمران آگے بڑھا اسے عقب سے ریوالوروں اور مشین گنوں کے گرجنے کے ساتھ تیز انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ مشین گن بردار بدمعاش شاید صفدر اور کیپٹن شکیل پر حملہ آور ہو گئے تھے اور جواب میں ان دونوں نے ان بدمعاشوں پر فائرنگ کر دی تھی۔ عمران مطمئن تھا۔ وہ جانتا تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل

آسانی سے مشین گن بردار بدمعاشوں کو ہینڈل کر لیں گے اس لئے وہ بے فکری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ آگے جاتے ہی اسے لفٹ دکھائی دی جو خالی تھی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ عمران فوراً لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور لفٹ خود بخود حرکت میں آئی اور تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

لفٹ رکتے ہی جیسے ہی اس کا دروازہ کھلا تو وہ ایک اور راہداری میں تھا جس کے آخر میں ایک کمرہ تھا۔ کمرے کے باہر دو مشین گن بردار افراد کھڑے تھے۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہی ان کی طرف دوڑتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ دو زور دار دھماکوں کے ساتھ راہداری میں تیز چیخیں گونجیں اور وہ دونوں مسلح افراد اچھل اچھل کر فرش پر گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران بھاگتا ہوا جب ان کے قریب پہنچا تو اس وقت تک دونوں ساکت ہو چکے تھے۔

دروازے کے قریب پہنچتے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور پوری قوت سے دروازے کو ٹھوکر مار دی۔ دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا دائیں طرف ایک صوفے پر نیم دراز سنگھارا کو دیکھ کر عمران رک گیا۔ سنگھارا اس طرح دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اچھل پڑا تھا۔ وہ شاید صوفے پر ریسٹ کر رہا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... سنگھارا نے اسے دیکھ کر

ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موت"...... عمران نے اچھل کر اس کے قریب آ کر سرد لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ہاتھ میں موجود ریوالور کا دستہ پوری قوت سے سنگھارا کی کنپٹی پر پڑا۔ وہ چیختا ہوا پہلو کے بل قالین پر گرا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لات چلائی اور سنگھارا کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ اسی رفتار سے واپس مڑ گیا۔ سنگھارا کو کاندھے پر اٹھائے دوسرے ہاتھ میں ریوالور پکڑے جب وہ دوڑتا ہوا ہال میں پہنچا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے وہاں موجود تمام مشین گن بردار بدمعاشوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہال کے افراد کو فرش پر لٹایا ہوا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ ان کے سروں پر موت بن کر مسلط تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے مشین گنیں بدمعاشوں کو ہلاک کر کے اٹھائی ہوں گی۔

"تم دونوں یہیں رکو۔ میں اسے کار میں ڈال لوں۔ تم دو منٹ بعد باہر آ جانا"...... عمران نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور سنگھارا کو اٹھائے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ باہر کئی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے ان کاروں میں جھانکا تو اسے ایک کار کے اگنیشن میں چابی لگی ہوئی دکھائی دی۔

کار کے پاس آ کر اس نے عقبی دروازہ کھولا اور سنگھارا کو عقبی سیٹ کے درمیان ڈال دیا۔ اندر ہونے والی فائرنگ کی آوازیں سن کر باہر موجود تمام افراد ڈر کر بھاگ گئے تھے اب وہاں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے گھوم کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور تیزی سے گھما کر سیدھی کر لی۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے بھاگتے ہوئے ہال سے باہر نکلے تو عمران نے فوراً سائیڈ کا اور پیچھے کا ایک دروازہ کھول دیا۔

"بیٹھو جلدی"...... عمران نے چیخ کر کہا تو کیپٹن شکیل سائیڈ سیٹ پر جبکہ صفدر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان کے بیٹھتے ہی عمران نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی اور برق رفتاری سے کار کلب کے احاطے سے نکالتا لے گیا اور پھر سڑک پر آتے ہی اس نے کار طوفانی رفتار سے دوڑانی شروع کر دی۔

"تم دونوں نے تو ہال میں لاشوں کے پشتے لگا دیئے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ وہ سب مشین گنوں سے مسلح تھے اگر ہم انہیں موقع دے دیتے تو ان کی جگہ ہماری لاشیں پڑی ہوتیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سے کار دوڑاتا ہوا اسی کالونی میں آ گیا جہاں وہ اپنے ساتھیوں سمیت سنگھارا کے

ٹارچر سیل سے نکل کر عقب میں موجود ایک خالی کوٹھی میں داخل ہوا تھا۔

جب وہ اسی خالی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ ٹائیگر باہر ہی کھڑا تھا اور اس نے کوٹھی کے گیٹ کا تالا توڑ دیا تھا اور گیٹ کھول رکھا تھا جیسے وہ پہلے سے ہی ان کے اس انداز میں آنے کا منتظر ہو۔ گیٹ کھلا دیکھ کر عمران کار سیدھا پورچ میں لے گیا۔ اس نے پورچ میں کار روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

''کیپٹن شکیل۔ تم کار لے جا کر دور چھوڑ آؤ۔ صفدر باہر کا خیال رکھے گا اور ٹائیگر تم کار میں پڑے ہوئے سنگھارا کو اٹھا کر اندر لے آؤ''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سنگھارا کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

''اسے کرسی پر ڈال کر باندھ دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے سنگھارا کو ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی لینے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا گچھا تھا۔ اس نے عمران کے کہنے پر سنگھارا کے ہاتھ پشت پر باندھ کر اسے کرسی پر رسی سے جکڑ دیا اور پھر اس کی ٹانگیں کرسی کے پایوں کے ساتھ باندھ دیں۔

''اسے ہوش میں لانے سے پہلے بتاؤ کہ کام ہوا یا نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''نو باس۔ میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں فورس پہنچی ہوئی تھی جس نے عمارت کو بموں سے اُڑا دیا تھا۔ میں نے وہاں سے اس سنگھارا کو ایک کار میں جاتے دیکھا تھا۔ شاید اس کے ہی آدمی تھے جنہوں نے وہاں اٹیک کیا تھا۔ اس لئے میں خاموشی سے واپس آ گیا''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ شاید اس نے میری اور شہاب کی کال سن لی ہو گی۔ جب میں شہاب سے بات کر رہا تھا تو مجھے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی تھی لیکن اس وقت میں نے توجہ نہیں دی تھی۔ میری وجہ سے شہاب ان کی نظروں میں آ گیا ہے۔ اب مجھے اسے الرٹ کرنا ہو گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اب اسے ہوش میں لاؤ''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر، سنگھارا پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سنگھارا کی ناک اور منہ بند کیا۔ تھوڑی دیر بعد سنگھارا کے جسم میں حرکت پیدا ہوائی تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد سنگھارا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... ہوش میں آتے ہی سنگھارا نے عمران کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران

نے اپنی گردن پر چٹکی سی بھری۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے سے باریک سی جھلی اترتی چلی گئی۔ جیسے ہی عمران نے چہرے سے ماسک اتارا سنگھارا بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔

''عم۔عم۔عمران تم۔ اوہ۔ مگر''...... سنگھارا نے حیرت کی زیادتی سے چیختے ہوئے کہا۔

''مگر کیا''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو اس کوٹھی کو ریڈ بلاسٹر بموں سے اُڑا دیا تھا جہاں تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے تھے پھر تم زندہ کیسے بچ گئے''۔ سنگھارا نے اسی انداز میں کہا۔

''تم شاید شہاب کی بتائی ہوئی کوٹھی کی بات کر رہے ہو۔ ہم وہاں گئے ہی نہیں تھے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہاں کیوں لائے ہو''...... سنگھارا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

''سنگھارا میں تمہارے سب سے مضبوط اڈے سے تمہیں اغوا کر کے لے آیا ہوں۔ یہ رہائش گاہ ایسی جگہ ہے جہاں تم لاکھ چیخو چلاؤ گے تب بھی کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کے جواب دے دو اور اپنے آپ کو ٹوٹ پھوٹ سے بچا لو۔ ورنہ......'' عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کن سوالوں کے جواب چاہتے ہو تم''...... سنگھارا نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میں جانتا ہوں کہ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا ایک خفیہ راستہ اسکائی کلب سے جاتا ہے۔ وہ راستہ کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے تفصیل بتاؤ۔ اس کے علاوہ ہیڈ کوارٹر کی اندرونی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا''...... سنگھارا نے سر جھٹک کر کہا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی۔ ٹائیگر''...... عمران نے پہلے سنگھارا سے اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''خنجر ہے تمہارے پاس''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار والا ایک خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ خنجر ٹائیگر کو اسی عمارت سے ملا تھا جہاں سنگھارا نے انہیں قید کیا تھا۔

''یہ خنجر دیکھ رہے ہو''...... عمران نے خنجر سنگھارا کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن میرا منہ نہیں کھلوا سکو گے۔ میں گریٹ ایجنٹ ہوں اور گریٹ ایجنٹ تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ تم مجھ پر جتنا مرضی تشدد کر لو لیکن تمہیں ناکامی ہو گی اور یہ بھی سن لو

کہ تم مجھے اغوا کر کے یہاں لے تو آئے ہو لیکن میرے آدمی جلد ہی یہ جگہ ٹریس کر لیں گے اور پھر یہاں آتے ہی تم سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سب کو بھاٹان سے زندہ واپس جانے دوں گا''...... سنگھارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی سے تھنڈر فلیش پسٹلز لے کر مجھے واپس دے دو تو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر خاموشی سے یہاں سے واپس چلا جاؤں گا''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ تھنڈر فلیش پسٹلز راج کماری جی کے پاس ہیں اور اس سے یہ پسٹلز حاصل کرنا میرے لئے ناممکن ہے''...... سنگھارا نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر تم یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ میں تھنڈر فلیش پسٹلز لئے بغیر یہاں سے واپس چلا جاؤں گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں۔ میری بات مان جاؤ۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے''...... سنگھارا نے کہا۔

''بس یا اور بھی کچھ کہنا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں......'' سنگھارا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا کیونکہ عمران نے اچانک جھک کر اس انداز

میں خنجر چلایا تھا کہ سنگھارا کا ایک نتھنا کافی اونچائی تک کٹ گیا تھا۔

''رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ''...... سنگھارا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور سنگھارا کی چیخ سے کمرہ ایک بار پھر گونج اٹھا۔ عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر دیا تھا۔ عمران کے چہرے پر پتھریلی سختی تھی۔ سنگھارا مسلسل چیخ رہا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک رگ ابھر آئی تھی۔ اس رگ پر نظر پڑتے ہی عمران کے چہرے پر سفاکی ابھر آئی۔

رگ دیکھ کر عمران نے خون آلود خنجر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے اس سے خنجر لیا تو عمران نے ایک ہاتھ کی انگلی موڑ کر ہک بنایا اور پھر اس نے ہک پوری قوت سے سنگھارا کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا تو سنگھارا کا بندھا ہوا جسم اس بری طرح سے پھڑکا جیسے یہ ضرب اس کے جسم پر لگنے کی بجائے اس کی روح پر لگی ہو۔ اس بار سنگھارا کے حلق سے نکلنے والی چیخ انتہائی تیز اور دردناک تھی۔

''جتنا چاہو چیخ لو سنگھارا۔ تمہیں اس عذاب سے بچانے والا یہاں کوئی نہیں ہے اور نہ آئے گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سنگھارا کی رگ پر ہک کی دوسری ضرب لگائی تو سنگھارا کا رنگ زرد ہو گیا جیسے اس کا سارا خون نچڑ گیا ہو۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ''...... عمران نے تیسری ضرب لگائی تو

سنگھارا کو جھٹکا لگا اور اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے اس کے کٹے ہوئے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ جیسے ہی سنگھارا کا سانس رکا اوراس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر چند لمحوں بعد سنگھارا کو ہوش آ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر سنگھارا کی دردناک اور انتہائی کریہہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ٹائیگر سے ایک بار پھر خنجر لے لیا۔

''یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے سنگھارا۔ اس کے بعد تمہارا حشر اس سے بھی بھیانک ہو گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور خنجر کی نوک اس رگ سے لگا دی جہاں اس نے انگلی کے بک سے ضربیں لگائی تھیں۔ خنجر کی نوک محسوس کرتے ہی سنگھارا کا جسم بری طرح سے کانپ اٹھا۔

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سب بتاتا ہوں۔ اوہ گاڈ میں اس قدر خوفناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میری روح زخمی ہو گئی ہو۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ''...... سنگھارا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کی ایسی حالت تھی جیسے خود اس کی بھی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا بول رہا ہے۔

''جلدی بولو۔ ہر بات کا تفصیل سے جواب دو''...... عمران نے

اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو سنگھارا کی زبان یوں چلنے لگی جیسے ٹیپ ریکارڈر چلنے لگ گیا ہو۔ عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

''راج کماری چندر مکھی سے فون پر بات کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر''...... عمران نے پوچھا۔

''دونوں پر۔ کبھی فون اور کبھی ٹرانسمیٹر پر''...... سنگھارا نے جواب دیا۔ عمران نے اس کی جیبیں چیک کیں تو اس کی جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نما سیل فون نکل آیا۔

''اس پر بات کرتے ہو''...... عمران نے سیل فون اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سنگھارا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو اس نے راج کماری چندر مکھی کا نمبر بتا دیا۔

''اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتاؤ''...... عمران نے کہا تو سنگھارا نے اسے راج کماری چندر مکھی کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ راج کماری چندر مکھی اپنی رہائش گاہ میں عام لڑکی چندر مکھی کے نام سے رہتی تھی تا کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ وہی سپریم فورس کی چیف ہے۔

''اب یہ بتاؤ کہ تم نے میری اور شہاب کے درمیان فون پر ہونے والی باتیں کیسے سنی تھیں''...... عمران نے پوچھا تو سنگھارا نے اسے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی اطلاع کے بارے میں تفصیل بتا دی تو

عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے باہر آتے ہی سنگھارا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر اس نے کالنگ بٹن پریس کر دیا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی راج کماری چندر مکھی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سنگھارا بول رہا ہوں راج کماری جی''...... عمران نے سنگھارا کے لہجے میں کہا۔

''یس سنگھارا۔ کیا رپورٹ ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ میں نے انہیں ٹریس کر کے ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیسے ٹریس ہوئے وہ اور تم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ تفصیل بتاؤ مجھے''...... راج کماری چندر مکھی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم سے مراکا نے اطلاع دی تھی کہ وہ آپ کے حکم پر بھاٹان کے تمام ہوٹلوں، باروں، گیم رومز اور کلبوں کے نمبروں کی کالز ٹیپ کر رہا ہے۔ اس نے بھاٹان میں موجود شہاب کلب میں کی جانے والی ایک کال ٹیپ کی ہے جس میں شہاب سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا تھا۔ پرنس آف ڈھمپ نے اس سے رہائش گاہ، اسلحہ اور کار کی ڈیمانڈ کی تھی جو شہاب نے پوری کر دی تھی اور اس نے پرنس آف ڈھمپ کو ایک

محفوظ رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ مراکا نے جب مجھے وہ ٹیپ سنائی تو میں نے شہاب کا پرنس آف ڈھمپ کو بتایا ہوا پتہ نوٹ کر لیا اور ایکشن کے لئے فوری طور پر اپنے ایکشن گروپ کو وہاں روانہ کر دیا۔ میرے آدمیوں نے اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میں خود بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس رہائش گاہ میں ایک کار آئی جس میں چار افراد سوار تھے۔ وہ چاروں ایشیائی تھے اور میں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ جیسے ہی وہ عمارت میں گئے میں نے ایکشن گروپ سے کہہ کر اس عمارت پر ریڈ بلاسٹر بموں سے حملہ کرا دیا اور اس کوٹھی کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی بھی جل کر راکھ بن گئے تھے''...... عمران نے سنگھارا کی بتائی ہوئی تفصیل راج کماری چندر مکھی کو بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ جن افراد کو تم نے کوٹھی میں جاتے دیکھا تھا وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ وہ میک اپ میں نہیں تھے اس لئے میں نے انہیں فوراً پہچان لیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو ان کا قصہ تو تمام ہوا۔ ورنہ ان کی وجہ سے واقعی میں پریشان تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ ان جیسے خطرناک ایجنٹوں کو ان کے

انجام تک پہنچانا ضروری تھا ورنہ وہ تیز رفتار کارروائیاں کر کے سپریم فورس کو واقعی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتے تھے''...... عمران نے سنگھارا کے لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میں کلب سے باہر ہوں۔ تھوڑی دیر تک کلب پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ تمہارے کلب میں تین افراد نے حملہ کیا تھا اور وہاں قتل عام کرنے کے بعد تمہیں بے ہوش کر کے نکل گئے تھے۔ وہ سب کیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے سخت لہجے میں پوچھا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے پہلے ہی خدشہ تھا کہ یہ بات یقینی طور پر راج کماری چندر مکھی کے علم میں آ گئی ہو گی کہ سنگھارا کے کلب پر حملہ ہوا تھا اور اسے وہاں سے اغوا کر لیا گیا تھا۔

''وہ میرے ایک مخالف گروپ کی کارروائی تھی راج کماری جی۔ جو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرا تعلق سپریم فورس سے ہے۔ میں نے ایک پارٹی سے منشیات کی بگ ڈیل کی تھی اور اس سے ایڈوانس میں بھاری معاوضہ لیا تھا۔ آپ جانتی ہیں کہ میں کلب کی آڑ میں انڈر ورلڈ پر نظر رکھتا ہوں اور جیسے ہی میری نظر میں کوئی بڑا مگر مچھ آتا ہے میں اس کے خلاف فوری ایکشن لیتا ہوں۔ میں نے جس

پارٹی سے منشیات کی ڈیل کی تھی وہ بگ کرمنل پارٹی تھی میں اس پارٹی کے سربراہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے میں کئی روز سے منشیات سپلائی ٹال رہا تھا۔ جس پر شاید اس پارٹی کو شک ہو گیا کہ میں اس کی دی ہوئی رقم ہضم کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اس پارٹی نے ہی میرے کلب پر حملہ کیا تھا۔ جب وہ مجھے بے ہوش کر کے اپنے اڈے پر پہنچے تو مجھے وہاں ہوش آ گیا۔ وہ مجھے ایک کمرے میں بند کر گئے تھے۔ میرے پاس ایکس ون سسٹم تھا میں نے اس سے ایکشن گروپ کے انچارج مہندر کو کاشن دے دیا جس سے مہندر کو علم ہو گیا کہ مجھے کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس نے فوری ایکشن لیا اور یہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے مجھے آزادی دلا دی''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے اس نے راج کماری چندر مکھی کو بہلانے کے لئے کہانی ہی گھڑی تھی۔

''کیا تم سچ بول رہے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے لہجے میں شک کی آمیزش تھی۔

''سنگھارا میں اتنی جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ راج کماری سے جھوٹ بول سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ تم کلب پہنچو۔ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''واقعی عیار اور بہت چالاک عورت ہے''...... عمران نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ مڑ کر واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سنگھارا کے ساتھ ٹائیگر موجود تھا۔ دروازے کے پاس آ کر عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سنگھارا ہوش میں تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک تکلیف کے تاثرات تھے۔ وہ عمران کی جانب ترحمانہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کو اشارہ کرتے ہی عمران مڑا تو اسے کمرے سے اچانک گولی چلنے اور سنگھارا کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے عمران کا اشارہ پاتے ہی سنگھارا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

راج کماری چندر مکھی نے رابطہ ختم کر کے سیل فون میز پر رکھ دیا۔ اس کی ابھی سنگھارا سے بات ہوئی تھی۔ سنگھارا کی باتیں سن کر وہ مطمئن ہونے کی بجائے الجھ گئی تھی اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''راہوب بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی سپریم فورس کے سیکنڈ ایکشن گروپ کے انچارج کی آواز سنائی دی۔

''مجھے ابھی سنگھارا کی کال آئی تھی راہوب''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''سنگھارا کی کال۔ اوہ۔ کہاں سے بول رہا تھا وہ''...... راہوب نے چونک کر کہا۔

''بتاتی ہوں۔ پہلے یہ سن لو کہ اس نے مجھ سے کیا کہا ہے''۔

راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے سنگھارا سے ہونے والی

باتوں کی تفصیل اسے بتانی شروع کر دی۔

''کوٹھی نمبر دو سو دس کی تباہی کی حد تک تو سنگھارا کی رپورٹ درست ہے۔ اس کوٹھی کی تباہی کے لئے ریڈ بلاسٹر بم مہندر مجھ سے ہی لے کر گیا تھا۔ کوٹھی کو تباہ کرنے کے بعد مہندر اپنا گروپ لے کر واپس آ گیا تھا۔ مہندر اور میں اسی وقت سے ایک ساتھ ہیں اور اس دوران مہندر کو سنگھارا کا کوئی کاشن نہیں ملا کہ وہ خطرے میں ہے نہ ہی مہندر نے اسے چھڑانے کے لئے کوئی آپریشن کیا ہے''...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ سنگھارا جب کلب سے اغوا ہوا تھا تو اس کے بعد اس نے مہندر کو ایسا کوئی کاشن نہیں دیا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اس کی مدد کی جائے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ مہندر میرے ساتھ ہی ہے۔ آپ اس سے پوچھ لیں۔ اگر اسے سنگھارا کی طرف سے کوئی کاشن ملا ہوتا تو وہ مجھے ضرور بتاتا اور پھر میرے پاس نہ بیٹھا رہتا''...... راہوب نے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن تمہیں اور مہندر کو یہ رپورٹ تو ملی ہو گی کہ سنگھارا کے کلب پر حملہ کر کے اسے اغوا کیا گیا ہے تو پھر تم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی کہ اس کے کلب پر کس نے حملہ کیا تھا اور وہ سنگھارا کو اغوا کر کے کیوں اور کہاں لے گئے ہیں''۔ راج

کماری چندر مکھی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے راج کماری جی کہ اطلاع ملنے کے باوجود میں نے اور مہندر نے سنگھارا کی بازیابی کے لئے کچھ نہ کیا ہو۔ مہندر اور میرے آدمی بھاٹان میں پھیل گئے ہیں اور ہر طرف ان حملہ آوروں اور سنگھارا کو تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ہمیں ان کے بارے میں کوئی کلیو ملے گا ہم ان تک پہنچ کر ان کا بھیانک حشر کریں گے''...... راہوب نے کہا۔

''اوکے۔ انہیں تلاش کرو اور جلد سے جلد مجھے رپورٹ دو۔ سنگھارا کو ہر صورت ملنا چاہئے، چاہے اس کے لئے تمہیں بھاٹان کی ساری زمین ہی کیوں نہ کھودنی پڑے''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ تو وہ کال مجھے سنگھارا نے نہیں کسی اور نے کی تھی۔ دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر عمران ہے اور اب مجھے پورا یقین ہے کہ سنگھارا کی آواز میں مجھ سے عمران نے ہی بات کی تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔

''مراکا بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی کنٹرول روم کے انچارج مراکا کی آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر

مکھی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''۔ مراکا نے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو مراکا۔ میری اطلاع کے مطابق سنگھارا مجرموں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور ان مجرموں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ سنگھارا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ وہ آسانی سے زبان کھولنے والوں میں سے نہیں ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی سفاک اور بے رحم انسان ہیں وہ سنگھارا کی زبان کھلوانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی ریڈ الرٹ کر دو اور ہیڈ کوارٹر کے تمام راستے سیلڈ کر دو۔ اب نہ ہیڈ کوارٹر سے کوئی باہر جائے گا اور نہ ہی باہر سے کوئی اندر آئے گا۔ اگر سنگھارا بھی ہیڈ کوارٹر آنے کی کوشش کرے تو تم اسے بھی روکو گے کیونکہ ممکن ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ سنگھارا کے میک اپ میں یہاں آنے کی کوشش کرے اس لئے تاحکم ثانی کسی کو بھی ہیڈ کوارٹر میں نہیں آنا چاہئے۔ سمجھ گئے تم''...... راج کماری چندر مکھی نے مراکا کو تفصیل بتا کر اسے احکامات دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت اور کرخت تھا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... مراکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ اب سے میں ہیڈ کوارٹر آنے اور جانے کے لئے سپیشل وے کا استعمال کروں گی کیونکہ سپیشل وے کے بارے میں

سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ سپیشل وے کی بجائے اگر میں کسی اور وے کا استعمال کروں تو تم سمجھ جانا کہ وہ میں نہیں میرے میک اپ میں کوئی اور ہے۔ اس لئے اسے بھی روکنا تمہاری ذمہ داری ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں راج کماری جی۔ میری نظروں میں آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں ایک معمولی چیونٹی بھی داخل نہیں ہو سکے گی''۔ مراکا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہیڈ کوارٹر میں کب آتی ہوں اور کب جاتی ہوں اس بات کی خبر بھی تمہارے سوا کسی کو نہیں ہونی چاہئے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... مراکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور ہاں مجھے فوراً چیک کر کے بتاؤ کہ میرے نمبر پر تھوڑی دیر پہلے سنگھارا نے جو کال کی تھی وہ کس لوکیشن سے کی گئی تھی''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں ابھی چیک کر کے بتاتا ہوں''...... مراکا نے کہا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ اب دیکھتی ہوں کہ عمران کس طرح اس نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا ہے۔ اگر اس نے یہاں آنے کی حماقت کی تو اسے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان اور

سکون کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے یقین ہو کہ عمران لاکھ سر پٹخ لے وہ کسی بھی صورت اس کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ابھی وہ بیٹھی انہی باتوں پر غور کر رہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... راج کماری نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''مراکا بول رہا ہوں راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کنٹرول روم کے انچارج مراکا کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کیا ہے''...... راج کماری نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ نے سنگھارا کے فون کال کی لوکیشن چیک کرنے کا کہا تھا''...... مراکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ بتاؤ۔ کہاں سے کی تھی اس نے کال''...... راج کماری نے پوچھا۔

''یہ وہی جگہ ہے راج کماری جی۔ جہاں سے پرنس آف ڈھمپ نے شہاب کلب کے مالک اور جنرل منیجر شہاب کو کال کی تھی''...... مراکا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو یہ عمران اور اس کے ساتھی سنگھارا کو کلب سے اغوا کر کے وہاں لے گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... مراکا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سنگھارا کے فون کی مسلسل ٹریکنگ کرو تاکہ ان کے نقل و حمل کا پتہ چلتا رہے۔ میں ایکشن گروپس کے ہیڈ مہندر اور راہوب کو ایکشن کا حکم دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے مراکا کا جواب سنے بغیر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگی۔

''راہوب بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی راہوب کی آواز سنائی دی۔

''سنگھارا کا پتہ چل گیا ہے راہوب کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے کہاں رکھا ہوا ہے۔ تم فوراً مہندر کو ساتھ لو اور اس جگہ ریڈ کرو۔ اس بار پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچنا چاہئے اگر سنگھارا زندہ ہو تو اسے نکال کر لے آنا اور اگر وہ اپنے قدموں پر چلنے کے قابل نہ ہو تو اسے وہیں گولی مار دینا''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کالونی اور کوٹھی کا نمبر راہوب کو بتا دیا جہاں سے عمران نے سنگھارا کی آواز میں سنگھارا کے سیل فون پر اس سے بات کی تھی۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''۔ راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

ٹائیگر نے کار چندر مکھی کی رہائشی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روکی تو عمران جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ یہ کار عمران کے کہنے پر ٹائیگر ایک پبلک پارکنگ سے اُڑا کر لے آیا تھا۔ چندر مکھی سے ملنے کے لئے عمران ٹیکسی نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ٹائیگر سے خصوصی طور پر جدید اور نئے ماڈل کی کار لانے کا کہا تھا اور ٹائیگر نے ایسا ہی کیا تھا۔

کار سے نکلتے ہوئے اس نے اپنے ساتھیوں کو کار میں ہی رہنے کا کہا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا اور گیٹ کی سائیڈ دیوار پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

''چندر مکھی کو بتاؤ کہ ڈپٹی کمشنر کاندرے آیا ہے''...... عمران نے ملازم سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن مادام تو کہیں گئی ہوئی ہیں''...... ملازم نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ان کا کوئی سیکرٹری یا اسسٹنٹ بھی نہیں ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ سیکرٹری صاحب ہیں۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ ان کا نام ماہاش ہے''...... ملازم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھاٹک کھولو''...... عمران نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے سے اندر چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے چھوٹا دروازہ بند کیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے گیٹ کھول دیا۔ اس دوران عمران کار میں بیٹھ چکا تھا۔ اس نے اشارہ کیا تو ٹائیگر کار اندر لے گیا۔

رہائش گاہ خاصی بڑی اور جدید طرز کی تھی۔ پورچ میں سفید رنگ کی جدید ماڈل کی ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ ٹائیگر نے اس سفید کار کی سائیڈ پر کار روکی اور پھر عمران، ٹائیگر اور پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کار سے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان ایک کمرے سے نکل کر برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

''فرمائیں''...... نوجوان نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ کی تعریف''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

''میرا نام ماہاش ہے اور میں چندر مکھی کا سیکرٹری ہوں

جناب''...... عمران کا رعب دار لہجہ سن کر نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور ہمیں ایک اہم سلسلے میں چندر مکھی سے ملنا ہے۔ میں ڈپٹی کمشنر کاندرے ہوں''۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس نے اپنا تعلق سٹیٹ پولیس سے ظاہر کیا تھا تو اسے لہجہ بھی پولیس والوں جیسا ہی اپنانا پڑ رہا تھا۔

''لیکن چندر مکھی تو نہیں ہیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کہاں گئی ہیں وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بتا کر نہیں گئیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کب تک لوٹیں گی''...... عمران نے کہا۔

''کچھ معلوم نہیں جناب۔ وہ اپنی مرضی کی مالک ہیں۔ آنے کو ابھی بھی آ سکتی ہیں اور نہ آئیں تو دو دو دن بھی ان کا پتہ نہیں ہوتا''...... ماہاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہاں مہمانوں کو اسی طرح باہر کھڑا رکھ کر بات کی جاتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ آئیں۔ تشریف لائیں''...... ماہاش نے کہا اور واپس چلتا ہوا برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ڈرائنگ روم تھا اور مہنگے اور خوبصورت سامان سے سجا ہوا

تھا۔ فرنیچر بھی قیمتی تھا اور وہاں موجود ہر چیز سے نفاست ٹپک رہی تھی۔

''تشریف رکھیں''...... ماہاش نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی صوفوں کی طرف بڑھ گئے۔

''فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ کچھ پینا پسند کریں گے آپ''...... ماہاش نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑیں اور میرے سامنے بیٹھ جائیں۔ چندر مکھی نہیں ہیں تو ہم آپ سے بات کر لیتے ہیں۔ ہمیں واپس بھی جانا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماہاش اثبات میں سر ہلا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''فرمائیں''...... ماہاش نے کہا۔

''آپ کب سے چندر مکھی کے ساتھ کام کر رہے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''میں تین سالوں سے ان کے ساتھ ہوں''......ماہاش نے کہا۔

''چندر مکھی کس فیلڈ میں کام کرتی ہیں۔ میرا مطلب ہے وہ کیا جاب کرتی ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''وہ ایک انشورنس کمپنی میں فیلڈ ورکر ہیں۔ اسی لئے انہیں آئے دن باہر رہنا پڑتا ہے''...... ماہاش نے کہا۔

''ان کا دفتر کہاں ہے''......عمران نے پوچھا۔

''ان کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ میں نے بتایا تا کہ وہ فیلڈ ورکر

ہیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کیا آپ ان کی جائیداد کے بارے میں ہمیں کچھ بتا سکتے ہیں''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جائیداد۔ کیا مطلب''...... ماہاش نے پوچھا۔

''اچھا چھوڑیں۔ یہ بتائیں آپ کے علاوہ یہاں اور کتنے ملازم ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''میرے علاوہ ان کے چار ملازم اور ہیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کیا چندر مکھی شادی شدہ ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ انہوں نے شادی نہیں کی''...... ماہاش نے جواب دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے اسے عمران کے سوالوں کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

''تم تینوں باہر جاؤ۔ مجھے مسٹر ماہاش سے علیحدگی میں کچھ بات کرنی ہے''......عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''مسٹر ماہاش۔ اگر چندر مکھی گھر میں موجود ہیں تو مجھے سچ بتا دو ورنہ تمہارا جھوٹ تمہارے لئے مصیبت بن جائے گا''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ چاہیں تو پورا گھر چیک کر لیں۔ اگر دیوی جی گھر میں ہوتیں تو مجھے بھلا آپ سے

جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی''...... اس بار ماہاش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پھر سوچ لو۔ ہمارا تعلق سٹیٹ پولیس سے ہے اور سٹیٹ پولیس پوچھ گچھ سے پہلے نگرانی کراتی ہے''......عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ماہاش چونک پڑا۔

''نگرانی۔ کیا مطلب''...... ماہاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ میرے آدمی اس کوٹھی کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور میرے یہاں پہنچنے تک چندر مکھی کو رہائش گاہ سے باہر جاتے نہیں دیکھا گیا ہے۔ اگر وہ باہر گئی ہوتیں تو میرے آدمی مجھے بتا دیتے''......عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ کو یقیناً غلط اطلاع دی گئی ہے۔ دیوی جی واقعی باہر گئی ہیں اور میں آپ سے کہہ تو رہا ہوں کہ آپ بے شک پوری کوٹھی چیک کر لیں''...... ماہاش نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

''جناب۔ گھر میں واقعی چار ملازمین ہی ہیں۔ ہم نے چیک کر لیا ہے''......کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اب تو آپ کو میری بات کا یقین آ گیا ہو گا''......کیپٹن شکیل کی بات سن کر ماہاش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماہاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر اب غصے اور بے چارگی کے تاثرات دکھائی دینے لگے تھے۔

''کیسا شک۔ جب آپ کے آدمیوں نے کوٹھی چیک کر لی ہے تو پھر شک کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے''...... ماہاش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چندر مکھی کو گھر سے نکلتے نہیں دیکھا گیا۔ وہ کوٹھی میں نہیں ہے لیکن مجھے شک ہے کہ وہ کسی تہہ خانے میں ہو سکتی ہے۔ اب تم بتاؤ گے کہ وہ کس تہہ خانے میں ہے''...... عمران نے کہا۔ اس کے اشارے پر کیپٹن شکیل نے جیب سے ریوالور نکالا اور آگے بڑھ کر ماہاش کے سر سے لگا دیا۔ ریوالور دیکھ کر ماہاش کا رنگ زرد ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے''...... ماہاش نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو بتاؤ کہاں ہے چندر مکھی''۔ عمران نے غرا کر کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی نہیں جانتا''...... ماہاش نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے گولی مار دو''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔ یہ دیکھ

کر ماہاش کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

''رکو۔ رکو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ گولی مت چلانا پلیز''۔ ماہاش نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو بتاؤ کہاں ہے چندر مکھی۔ تمہاری جان اسی صورت میں بچ سکتی ہے جب تم سچ سچ بتاؤ گے ورنہ نہیں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ماہاش کا جسم بری طرح سے کانپنے لگا۔

''مم مم۔ میں میں......'' ماہاش نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا دوسرے لمحے کمرہ زوردار تھپڑ اور ماہاش کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ ماہاش اچھل کر نیچے گرا تو عمران نے اٹھ کر فوراً اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا۔ اس کے بوٹ کی نوک ماہاش کی گردن کی رگ پر مخصوص انداز میں مڑی تو ماہاش اس کے پیر کے نیچے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔

''رکو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں''...... ماہاش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن پر بوٹ کی نوک کا دباؤ قدرے کم کر دیا۔

''جلدی بولو۔ ورنہ اس بار میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ خفیہ راستے سے گئی ہیں''...... ماہاش نے پھنسے پھنسے

سے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں ابل پڑی تھی۔ عمران نے اس کی گردن سے پیر ہٹا لیا اور پھر جھک کر اس نے ماہاش کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"کہاں ہے وہ خفیہ راستہ۔ دکھاؤ مجھے"...... عمران نے اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ ماہاش نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ باہر آ گیا۔ وہ اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اس نے شرافت سے عمران + ایک کمرے میں موجود تہہ خانے کا راستہ دکھا دیا۔ تہہ خانے کی ایک دیوار کے پیچھے ایک سرنگ تھی۔

عمران کے کہنے پر ماہاش نے سرنگ کا راستہ کھول دیا۔ عمران نے ماہاش کو ساتھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس سرنگ میں آ گیا۔ سرنگ کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ وہ دروازے سے نکل کر باہر آئے تو وہ باہر موجود ایک چھوٹے سے جنگل میں آ گئے جنگل میں کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک پختہ سڑک پر آئے اور پھر وہ ماہاش کے ساتھ جنگل میں موجود ایک کھنڈر میں پہنچ گئے۔ کھنڈر میں دس مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر ماہاش کے ساتھ مل کر کھنڈر کے ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ اس تہہ خانے میں بھی چندر مکھی کا ایک خاص آدمی رونو تھا۔ جسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے کور تو کر لیا تھا لیکن وہ آسانی سے زبان نہیں کھول رہا تھا لیکن

جب عمران نے اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا تو آخرکار وہ بھی بول پڑا اور اس نے بتایا کہ چندر مکھی اس رہائش گاہ سے خصوصی کار میں گئی ہے لیکن کہاں گئی ہے یہ بات اسے بھی نہیں معلوم تھی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے اس کھنڈر کی تلاشی لی تو کھنڈر کے ایک اور تہہ خانے کے خفیہ سیف سے انہیں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر مل گیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی۔ رونو نے عمران کو بتایا کہ ایمرجنسی میں وہ چندر مکھی کو اسی ٹرانسمیٹر سے کال کرتا تھا۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے ماہاش اور رونو کو بے ہوش کیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رونو بول رہا ہوں سکس پوائنٹ سے۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور"...... عمران نے رونو کی آواز میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گومو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"راج کماری جی سے بات کراؤ گومو۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں بات کراتا ہوں۔ اوور"...... گومو نے کہا۔

"یس رونو۔ کیوں کال کیا ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف راج کماری چندر مکھی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"راج کماری جی۔ چار ایشیائی اچانک رہائش گاہ میں پہنچ گئے

تھے۔ انہوں نے وہاں موجود ماہاش پر تشدد کیا تو ماہاش نے انہیں خفیہ راستہ بتا دیا پھر وہ چاروں خفیہ راستے سے یہاں آئے لیکن میں پہلے سے ہی تیار تھا۔ جیسے ہی انہوں نے خفیہ راستہ اوپن کیا اور اس پوائنٹ میں داخل ہونے کی کوشش کی تو میں نے ان پر مشین گن سے فائرنگ کر دی اور ان چاروں کو مار گرایا ہے۔ اس وقت ان چاروں کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"تم کون بول رہے ہو۔ اوور"...... راج کماری چندر مکھی کی سرد آواز سنائی دی۔

"میں رونو ہوں راج کماری جی۔ سیکنڈ پوائنٹ کا انچارج۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اپنا پورا نام بتاؤ نانسنس۔ اوور"...... راج کماری چندر مکھی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"پورا نام۔ کیا مطلب راج کماری جی۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے رونو نے اپنا یہی نام بتایا تھا۔ اس کا پورا نام کیا تھا یہ عمران نے اس سے پوچھا ہی نہ تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم وہی علی عمران ہو جس نے پہلے مجھ سے سنگھارا کے سیل فون پر سنگھارا کے لہجے میں بات کی تھی۔ اب تم میرے خفیہ ٹھکانے پر بھی پہنچ گئے ہو اور ظاہر ہے کہ تم نے ماہاش اور رونو سمیت تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہو گا"...... راج کماری چندر مکھی

نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"گڈ شو راج کماری چندر مکھی۔ تم واقعی ذہین اور انتہائی کائیاں لڑکی ہو۔ میں تو تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن تم ہو کہ کہیں ملتی ہی نہیں تو میں نے سوچا کہ تمہیں زبردستی اٹھا لیا جائے اور پھر تم سے شادی کی جائے۔ شادی کے بعد جہیز میں تم یقیناً پچاس کے پچاس تھنڈر فلیش پسٹلز مجھے دے دو گی اور ہم دونوں ہنسی خوشی پاکیشیا لوٹ جائیں گے۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم اور تمہارے ساتھی زیادہ دیر زندہ نہیں رہیں گے۔ سمجھے۔ اوور اینڈ آل"...... راج کماری چندر مکھی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

"بہت چالاک ہے یہ لڑکی۔ اس نے تو واقعی میرا دماغ گھما کر رکھ دیا ہے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ رونو کی آواز میں آپ اس سے بات کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔ وہ تینوں اس کے پاس ہی موجود تھے۔

"ہاں۔ چار ایشیائیوں کی ہلاکت والی بات اسے ہضم نہیں ہوئی تھی شاید"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ راج کماری چندر مکھی یہاں فورس بھیج دے گی جو ہم پر بھوکے درندوں کی طرح

جھپٹ پڑے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب واپس اس خفیہ راستے سے فرسٹ پوائنٹ میں آئے اور پھر وہاں سے کار لے کر نکلتے چلے گئے۔

''اب ہم سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب وہی ایک راستہ رہ گیا ہے جہاں سے ہم ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تو مجھے اور کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسکائی کلب والا راستہ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''آپ کی کال کے بعد اس نے وہ راستہ بھی بسیلڈ کر دیا ہو گا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ خفیہ راستہ تلاش کرنے کے لئے اب ہمیں اسکائی کلب کو بھی اُڑانا پڑا تو ہم اُڑا دیں گے''..... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

راج کماری چندر مکھی کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا وہ انتہائی بے چینی اور غصے کے عالم میں اپنے آفس میں ٹہل رہی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ پلٹی۔

''یس کم اِن''...... راج کماری چندر مکھی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''آؤ راہوب۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی''...... نوجوان کو دیکھ کر راج کماری چندر مکھی نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی اپنی میز کی طرف بڑھی اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔

''بیٹھو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب شکریہ کہہ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

’’کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ایک بری خبر ہے راج کماری جی‘‘...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑا۔

’’کیا مطلب۔ کیا بری خبر ہے۔ جلدی بتاؤ‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے بے چینی سے کہا۔

’’ہم نے اس عمارت پر ریڈ کیا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ وہاں سے نکل چکے تھے۔ البتہ اس عمارت کے ایک کمرے میں ہمیں سنگھارا کی لاش ملی ہے۔ تشدد زدہ لاش‘‘...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

’’مجھے پہلے ہی شک تھا کہ عمران نے سنگھارا کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ اس نے سنگھارا سے ہی یقیناً میری سیکرٹ رہائش گاہ کا پتہ معلوم کیا ہو گا۔ ابھی کچھ دیر پہلے عمران نے پھر مجھ سے رابطہ کیا تھا‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو اس بار راہوب چونک پڑا۔

’’اوہ۔ اب کیا کہا ہے اس نے اور وہ کہاں ہے‘‘...... راہوب نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’وہ میری سیکرٹ رہائش گاہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس نے فرسٹ اور سیکنڈ رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس

نے سیکنڈ رہائش گاہ میں موجود میرے خاص آدمی رونو کا ٹرانسمیٹر حاصل کیا تھا جس پر وہ مجھ سے ایمرجنسی کی صورت میں بات کر سکتا تھا۔ عمران نے مجھ سے رونو کے لہجے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جب اس نے کہا کہ اس نے فرسٹ پوائنٹ کے خفیہ راستے سے آنے والے چار ایشیائیوں کو مار گرایا ہے تو مجھے اس پر شک ہوا۔ چار ایشیائی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے تھے۔ جنہیں سنگھارا جیسا انسان بھی قابو نہیں کر سکا تھا تو بھلا رونو جیسا عام انسان انہیں کیسے مار گرا سکتا تھا۔ اس لئے میں نے جب اس کا پورا نام پوچھا تو وہ مجھے اپنا پورا نام نہ بتا سکا جس پر مجھے یقین ہو گیا کہ وہ عمران ہے۔ اس کے بعد عمران نے مجھ سے اصل آواز میں بھی بات کی تھی‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا وہ ابھی تک اسی رہائش گاہ میں ہے جہاں سے اس نے آپ کو کال کیا تھا‘‘...... راہوب نے پوچھا۔

’’تمہارا کیا خیال ہے مجھ سے بات کرنے کے بعد وہ وہاں رکا رہ سکتا ہے نانسنس۔ وہ انتہائی ذہین اور تیز ایجنٹ ہے۔ اس نے وہاں سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی ہو گی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں نے فوری طور پر وہاں فورس بھیج دینی ہیں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’سوری راج کماری جی۔ میں نے ایکشن فورس پورے بھاٹان

میں پھیلا دی ہے۔ وہ جلد ہی مل جائیں گے“...... راہوب نے کہا۔

”نہیں۔ وہ اس طرح قابو نہیں آئیں گے۔ وہ میک اپ کے ماہر ہیں اور واردات کے بعد میک اپ تبدیل کر لیتے ہیں اور تم بھاٹان میں ہر انسان کو چیک نہیں کر سکتے“...... راج کماری چندر مکھی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو سپیشل ٹریسر گلاسز والے چشمے لگائے رکھنے کا حکم دیا ہے راج کماری جی۔ اگر وہ میک میں ہوئے تو سپیشل ٹریسر گلاسز سے ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے دکھائی دے سکتے ہیں“...... راہوب نے کہا۔

”سپیشل ٹریسر گلاسز سے صرف ماسک میک اپ چیک کیا جا سکتا ہے نانسنس۔ اگر انہوں نے کوئی خصوصی میک اپ کیا ہوا ہو گا تو تمہارے آدمی سپیشل ٹریسر گلاسز سے بھی ان کے اصل چہرے نہیں دیکھ سکیں گے“...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو پھر انہیں کیسے اور کہاں تلاش کیا جائے“...... راہوب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ان کے پاس اب ایک ہی راستہ ہے جہاں سے وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں“...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہ کون سا راستہ ہے راج کماری جی“...... راہوب نے

پوچھا۔

”اسکائی کلب۔ عمران جانتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا ایک راستہ اسکائی کلب میں بھی ہے۔ وہ اسی راستہ کو استعمال کرے گا اور اسکائی کلب پر حملہ کر کے وہاں سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کر سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو اگر اس راستے کو سیلڈ کر دیا جائے اور کلب کی طرف آنے والے تمام راستوں کی پکٹنگ کر دی جائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے“...... راہوب نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا لیکن اب میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”ارادہ بدل دیا ہے۔ کیا مطلب راج کماری جی۔ میں سمجھا نہیں“۔ راہوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں چاہتی ہوں کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکائی کلب آئے اور خفیہ راستہ تلاش کر کے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر آنے کی کوشش کرے۔ میں اس خفیہ راستے میں ان کے لئے ہر طرف موت کے جال پھیلا دوں گی۔ انہیں قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ یقینی موت کا شکار بن جائیں گے“۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”لیکن راج کماری جی۔ اگر وہ اس طرف نہ آئے اور انہوں

نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے کسی اور راستے کا انتخاب کر لیا تو کیا ہو گا''...... راہوب نے کہا۔

''سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے چار راستے ہیں۔ میں نے تمام راستے سیلڈ کرا دیئے ہیں۔ وہ کسی بھی راستے کا انتخاب کریں انہیں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے''...... راہوب نے کہا۔

''تم ہیڈ کوارٹر کا اندرونی انتظامی نظام سنبھال لو اور ہیڈ کوارٹر میں موجود ہر ایک فرد پر نظر رکھو۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو جاتے اس وقت تک تم ہیڈ کوارٹر کے اندر رہو گے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح حفاظتی انتظامات سے بچ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو انہیں ہلاک کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہو گی اور تمہیں کیا کرنا ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے تلخ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ فکر نہ کریں۔ اول تو عمران اور اس کے ساتھی اس قدر ٹائٹ حفاظتی انتظامات کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور اگر ایسا ہو گیا اور وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے تو میں ان پر بھوکے درندے کی طرح جھپٹ پڑوں گا اور ان کی بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ وہ مجھ سے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے''۔ راہوب نے کہا۔

''تو جاؤ اور جو انتظامات کرنے ہیں ابھی جا کر کر لو۔ ان کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کب یہاں آ دھمکیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

راہوب کے باہر جانے کے بعد راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس کے چہرے پر بدستور تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ سنگھارا، ماہاش اور رونو کی موت کی خبر نے اس کے اعصاب کو شدید دھچکا پہنچایا تھا اور ان خبروں سے اسے احساس ہونے لگ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ وہ تیزی سے کام کر رہے تھے اور ہر ممکن طریقے سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے وہ جس طرح سے پیش قدمی کر رہے تھے وہ اس کے لئے اور سپریم فورس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

ابھی وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی تو راج کماری چندر مکھی چونک کر اپنے خیالوں سے نکل آئی۔ وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھی اور ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ، انچارج آف فرسٹ ایکشن گروپ۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

''راج کماری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''راج کماری جی۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ اوور''...... مہندر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں وہ اور تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا۔ اوور''۔ راج کماری چندر مکھی نے چونک کر کہا۔

''وہ چاروں کچھ دیر پہلے اسکائی کلب آئے تھے۔ انہوں نے ریڈ کوبرا کے بارے میں پوچھا لیکن اس وقت ریڈ کوبرا موجود نہیں تھا۔ انہوں نے سپروائزر سے ریڈ کوبرا کی رہائش کا پتہ پوچھا اور کلب سے واپس چلے گئے۔ سپر وائزر نے ان کے جانے کے بعد مجھے کال کر کے ان کے بارے میں بتایا تو میں اسی وقت اپنے آدمیوں کو لے کر ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ پہنچ گیا اور وہ چاروں ابھی ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کے اندر موجود ہیں۔ اوور''...... مہندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو مہندر۔ گڈ شو۔ تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن جب تمہیں یقین ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اور ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ میں موجود ہیں تو پھر وہ ابھی تک زندہ کیوں ہیں۔ تم نے ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی۔ اوور''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ریڈ کوبرا آپ کا دوست ہے راج کماری جی اس لئے میں

نے سوچا کہ آپ سے مزید احکامات لے لوں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ریڈ کوبرا کی کوٹھی میزائلوں سے اُڑا دوں یا ر اندر میں گیس بم پھینک کر پہلے انہیں بے ہوش کروں اور پھر ان سب کا خاتمہ کر دوں۔ اوور''...... مہندر نے کہا۔

''نہیں۔ رسک لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مہندر۔ تم پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اُڑا دو۔ کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑو۔ چاہے وہ ریڈ کوبرا ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... مہندر نے کہا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ مہندر کی کال سن کر اس کا چہرہ بحال ہو گیا تھا اور اب وہ فریش دکھائی دے رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ مہندر، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور پھر ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد دوبارہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی پرجوش آواز سنائی دی۔

''یس۔ راج کماری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''راج کماری جی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ جب میں نے میزائلوں سے کوٹھی تباہ کی تو یہ کوٹھی کے نیچے موجود بم پرف تہہ خانے میں چھپ گئے تھے۔ میں نے چونکہ سارے علاقے کی چیکنگ کی ہوئی تھی اس لئے جب یہ تہہ خانے کے خفیہ راستے سے نکلے اور انہوں نے ایک کار میں فرار ہونے کی کوشش کی تو میری نظروں میں آ گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انہیں گھیرا اور پھر انہیں موقع پر ہی گولیاں مار دیں۔ اوور''...... مہندر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ تم کہاں ہو اب۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''پوائنٹ سیون پر راج کماری جی۔ میں ان کی لاشیں ساتھ لے آیا ہوں۔ اوور''...... مہندر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میرا ایک خاص آدمی آ رہا ہے اس کا نام راہوب ہے۔ تم یہ لاشیں اسے دکھا دینا۔ اس کے بعد اسے کہنا کہ وہ مجھے کال کرے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... مہندر نے جواب دیا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کر دیا۔ پھر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی۔

''یس۔ راہوب اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد مردانہ آواز سنائی دی۔

''راہوب۔ سنگھارا گروپ کے پوائنٹ سیون سے واقف ہو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... راہوب نے جواب دیا۔

''اس گروپ کے انچارج مہندر کو جانتے ہو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس۔ اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اوور''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ وہ پوائنٹ سیون پر موجود ہے۔ اس نے چار ایشیائیوں کو ہلاک کیا ہے جن کی لاشیں اس کے پاس ہیں۔ تم جا کر ان لاشوں کو چیک کرو کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں اور ان کے ساتھ ساتھ مہندر کو بھی چیک کرو۔ اگر وہ اصل مہندر نہ ہو تو اسے وہیں گولی مار دینا۔ اگر لاشیں اور مہندر اصل ہوں تو مجھے وہیں سے کال کر کے رپورٹ دے دینا۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں راہوب کو ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ مہندر نے انہیں کیسے ٹریس کیا تھا اور کس طرح ہلاک کیا تھا۔

''اوکے راج کماری جی۔ میں آپ کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو شک ہے کہ کہیں عمران نے مہندر کی جگہ لے کر آپ کو کال کر

کے ڈاج نہ دیا ہو۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مہندر کی ایک ایک بات سے واقف ہوں۔ اسے اچھی طرح سے ٹٹول کر میں اس کی اصلیت معلوم کروں گا اور لاشیں بھی چیک کر لوں گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ مجھے اس گروپ کے حلیئے بتا دیں تاکہ مجھے انہیں پہچاننے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ اوور''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے بتا دیئے۔

''اب مجھے ان چاروں کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو گی راج کماری جی۔ اوور''...... راہوب نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی۔ اوور اینڈ آل''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسے یقین تھا کہ راہوب سب کچھ آسانی سے معلوم کر لے گا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم ان''...... راج کماری چندر مکھی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور راہوب اندر داخل ہوا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو سیلوٹ کیا۔

''میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں راج کماری جی۔ اب عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہوسکیں گے''...... راہوب نے کہا۔

''اب اس کی نوبت نہیں آئے گی راہوب''...... راج کماری

چندر مکھی نے کہا تو راہوب چونک پڑا۔

''میں سمجھا نہیں''...... راہوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے مہندر سے ملنے والی رپورٹ بتا دی۔

''آپ کو ہر صورت میں ہوشیار رہنا چاہئے راج کماری جی۔ اگر راہوب کی تسلی ہو جائے تب بھی آپ لاشیں یہاں منگوا لیں۔ میرے پاس جدید ترین میک اپ واشر ہے۔ یہاں بھی انہیں چیک کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے''...... راہوب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پہلے راہوب کی رپورٹ تو مل جائے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راج کماری چندر مکھی نے اسے چند ہدایات دیں تو وہ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً اسے آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ راج کماری جی۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی آواز سنائی دی۔

''یس راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''راہوب میرے پاس موجود ہے راج کماری جی۔ اس سے بات کریں۔ اوور''...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہیلو راج کماری جی۔ میں راہوب بول رہا ہوں۔ اوور''۔

دوسری طرف سے راہوب کی آواز سنائی دی۔

''یس راہوب۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میں نے لاشیں اچھی طرح سے چیک کی ہیں راج کماری جی۔ یہ واقعی اسی گروپ کی لاشیں ہیں جن کے آپ نے مجھے حلیئے بتائے تھے۔ وہ چاروں ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے ان کے ماسکس اتار لئے ہیں۔ وہ چاروں ایشیائی ہی ہیں۔ میں نے مہندر کا بھی تفصیلی انٹرویو لے لیا ہے۔ وہ اصل مہندر ہے۔ اس کے باوجود بھی میں نے اس کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ بھی جا کر چیک کی ہے۔ اسے واقعی میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کیا گیا ہے۔ مہندر کی پوری رپورٹ درست ہے۔ اوور''...... راہوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب تم ایسا کرو کہ ان چاروں کی لاشیں اپنی کار میں ڈال کر مشرقی پہاڑیوں میں واقعی سرخ پہاڑی کے قریب لے جاؤ اور لاشیں وہاں چھوڑ کر واپس چلے جاؤ۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''۔ راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر اس نے

انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... بٹن پریس ہوتے ہی اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''راہوب کو میرے پاس بھیجو۔ فوراً''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا اور بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند منٹ کے بعد کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور راہوب اندر داخل ہوا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا راج کماری جی''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''راہوب نے پوری تسلی کر لی ہے۔ وہ لاشیں ہمارے مطلوبہ افراد کی ہی ہیں اور مہندر بھی اصل ہے لیکن اس کے باوجود میں نے تمہارے کہنے پر ان چاروں کی لاشیں فرسٹ پوائنٹ پر منگوا لی ہیں۔ تم اب اپنے آدمیوں کو فرسٹ پوائنٹ پر بھیجو تا کہ وہ لاشیں اندر لے آئیں۔ جب لاشیں آ جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے سامنے ان لاشوں کو چیک کرانا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... راہوب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا مڑ کر آفس سے نکلتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ راج کماری چندر مکھی ضرورت سے زیادہ شکی مزاج واقع ہوئی ہے''...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل، صفدر اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تو کیا اب ہمیں لاشیں بن کر وہاں جانا پڑے گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوچا تو میں نے یہی تھا لیکن مجھے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ کہیں وہ لوگ اندر سے باہر کا منظر چیک نہ کر لیں اور پھر ہم نقلی لاشیں بن کر جائیں تو ہماری لاشیں اٹھانے والے ہم پر گولیاں برسا دیں اور ہم سب اصل لاشوں میں تبدیل ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کن چکروں میں پڑ گئے ہیں۔ ہمیں ریڈ کوبرا کے گھر سے خاصا اسلحہ مل گیا ہے۔ اس اسلحے سے ہم اسکائی

کلب کو تباہ کر کے خفیہ راستہ اوپن کرتے ہیں اور پھر اس کے ذریعے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لگتا ہے تم میں تنویر کی روح سرایت کر گئی ہے جو اس جیسی باتیں کر رہے ہو۔ برادرم اگر ہم نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تو پھر اس کے ساتھ تھنڈر فلیش پسٹلز بھی ختم ہو جائے گا۔ ہمیں وہاں سے تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرنے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر ہم ریڈ کوبرا، مہندر اور راہوب کی لاشوں کے ساتھ ان کے کسی ایک ساتھی کی لاش اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ان لاشوں کو سرخ پہاڑی کے قریب رکھ کر کہیں چھپ جائیں گے پھر جیسے ہی وہ ان لاشوں کو اٹھانے کے لئے آئیں گے، ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ہم میک اپ بیگ ساتھ لے جائیں گے۔ آنے والے افراد کے لباس پہن کر اور ان کے میک اپ کر کے ہم سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اگر ہیڈ کوارٹر کے اندر سے ہمیں مانیٹر کیا جا رہا ہوا تو کیا کرو گے تم''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''تب پھر ہم کچھ دنوں کے لئے غائب ہو جاتے ہیں۔ جب راج کماری چندر مکھی کو یقین ہو جائے گا کہ ہم واقعی ہلاک ہو چکے ہیں تو اس نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں جو ریڈ الرٹ کیا

بیس تھی۔ ان کا باس مہندر تھا۔ جسے عمران نے پہچان لیا تھا۔ وہ باقی سب افراد کو ہلاک کر کے مہندر کو اٹھا کر ریڈ کوبرا ہاؤس لے آیا اور پھر جب اس نے مخصوص انداز میں تشدد کیا تو مہندر اس کے سامنے کھل گیا اور اس نے عمران کے سامنے سب کچھ اگل دیا۔ مہندر کے پاس ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لے کر راج کماری چندر مکھی کو کال کیا تو راج کماری چندر مکھی نے لاشیں چیک کرنے کے لئے راہوب کو وہاں بھیجنے کا کہا۔ اس کے انداز سے عمران کو یقین ہو گیا کہ راج کماری چندر مکھی اس کی طرف سے مشکوک ہو گئی ہے۔ پھر جب راہوب اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں بھی قابو کر لیا۔ عمران نے راہوب سے پوچھ گچھ کی اور پھر اس نے ایک بار پھر راج کماری چندر مکھی کو کال کر کے مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ اس نے لاشیں اور مہندر کو چیک کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود راج کماری چندر مکھی پوری طرح مطمئن معلوم نہ ہوئی تھی۔

''میرا خیال ہے ہم بلا وجہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اب ہمیں کچھ کر گزرنا چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا شاید وہ اس طویل بھاگ دوڑ سے اب کوفت محسوس کر رہا تھا اور واقعی کچھ کر گزرنے کے موڈ میں دکھائی دے رہا تھا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ اب واقعی کچھ کر گزرنے کا ہی وقت ہے۔ راہوب چونکہ میرے قدوقام... ہے۔ میں اس کا میک اپ کر لیتا

ہوا ہے وہ ختم کر دے گی اور پھر ہم راج کماری چندر مکھی کے باہر آنے کا انتظار کریں گے۔ آخر اس نے ساری زندگی تو سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں چھپے نہیں رہنا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تب تک اس نے اگر تھنڈر فلیش پسٹلز کہیں اور پہنچا دیئے تو کیا ہم ساری زندگی ان پسٹلز کی تلاش میں بھاگتے رہیں گے''۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسکائی کلب جا کر ریڈ کوبرا کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لیکن ریڈ کوبرا اسکائی کلب میں نہیں ملا تھا۔ ان کے پاس اسلحے کی بھی کمی تھی اس لئے وہ کلب میں ڈائریکٹ ایکشن نہیں کر سکتے تھے۔ کلب کے سپروائزر سے عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ریڈ کوبرا ہاؤس پہنچ گیا۔ ریڈ کوبرا ہاؤس میں داخل ہوتے ہی اس نے اور اس کے ساتھیوں نے قتل عام کیا اور ریڈ کوبرا کے سوا وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا۔ ٹائیگر کو عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کے باہر ہی چھوڑ دیا تھا۔ اس نے جب عمران کو اطلاع دی کہ چند مسلح افراد ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کو انتہائی خفیہ طریقے سے گھیرے میں لے رہے ہیں تو عمران ہوشیار ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمارت کے عقبی راستے سے نکلا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کو گھیرنے والوں پر بھرپور انداز میں حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں کی تعداد

ہوں اور راہوب کی اصل لاش کے ساتھ تم تینوں کو نقلی لاشیں بنا کر لے چلتا ہوں۔ میں وہاں پوری طرح ہوشیار رہوں گا اور پھر جیسے ہی موقع ملے گا کچھ نہ کچھ کر گزروں گا۔ چلو اٹھو اور تیار ہو جاؤ''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بھی اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کی بات سن کر ان کے چہروں پر مسرت اور جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد عمران راہوب کے میک اپ میں ایک کار کی سٹیئرنگ پر بیٹھا کار اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے اور انہوں نے اسلحہ سیٹوں کے نیچے چھپا لیا تھا۔ راہوب کی لاش انہوں نے کار کی ڈگی میں ڈال دی تھی۔ راہوب کی لاش پر عمران نے اپنا میک اپ کر دیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار پہاڑی علاقے میں داخل ہو گئی۔ مختلف پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے انہیں دور سے ایک سرخ پہاڑی دکھائی دی تو عمران کار اس طرف بڑھاتا لے گیا۔ پہاڑیاں ویران تھیں۔ وہاں درخت تو نہ تھے لیکن جھاڑیوں کی بہتات تھی جو دور دور تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اب تم اسلحہ اپنے لباسوں میں چھپا کر لاشوں میں تبدیل ہو جاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر جھک کر سیٹ پر ٹیڑھا ہو کر لیٹ گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی سیٹوں کے نیچے

سے اسلحہ نکال کر اپنے جیبوں میں منتقل کیا اور ٹیڑھے میڑھے ہو کر سیٹ پر لیٹ گئے۔

عمران نے کار سرخ پہاڑی کے قریب لے جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کار کی دوسری سائیڈ پر آ کر اس نے پہلے ٹائیگر کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ اس نے ٹائیگر کو سرخ پہاڑی کے قریب قدرے صاف جگہ پر ڈالا اور پھر واپس کار کی طرف آ گیا۔ کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اس نے کیپٹن شکیل کو بھی اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے بھی سرخ پہاڑی کی طرف لے گیا۔ اسی طرح وہ صفدر اور آخر میں کار کی ڈگی سے راہوب کی لاش اٹھا کر لے گیا۔

ان چاروں کو ایک جگہ ڈال کر وہ واپس کار میں آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر اسے موڑتا ہوا واپس چل پڑا۔ ایک نزدیکی پہاڑی موڑ پر پہنچتے ہی اس نے کار روکی اور سیٹ کے نیچے سے مشین گن نکال کر کار سے اتر آیا۔ کار سے اترتے ہی وہ جھکے جھکے انداز میں چٹانوں کی طرف بڑھا اور پھر جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا سرخ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا تاکہ اگر کہیں سے اس علاقے کی مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہو تو وہ جھاڑیوں میں آسانی سے دکھائی نہ دے سکے۔

عمران ایسے رخ سے پہاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ پہاڑی

کے قریب پڑے ہوئے اس کے ساتھی اسے آسانی سے دکھائی دیتے رہیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے کافی نزدیک آ کر جھاڑیوں میں دبک گیا۔

تھوڑی دیر بعد اسے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور کچھ دور ایک پہاڑی کے پاس اسے ایک چٹان اپنی جگہ سے سرکتی ہوئی دکھائی دی تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ پہاڑی میں ایک دہانہ نمودار ہو رہا تھا۔ دوسرے لمحے دہانے سے دس افراد نکل کر باہر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکنے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ چاروں طرف دیکھ رہے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ ان کے اردگرد کوئی چھپا ہوا نہ ہو۔ ان کے انداز پر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ ان کا چوکنا ہونا اور اردگرد کا جائزہ لینا اس بات کا ثبوت تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے اس علاقے کی مانیٹرنگ نہیں کی جا رہی تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو دہانے سے نکلنے والے افراد اس طرح چوکنے ہو کر اردگرد کا جائزہ نہ لے رہے ہوتے۔

عمران نے مشین گن نیچے رکھی اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ دوسری جیب سے اس نے سائیلنسر نکالا اور مشین پسٹل پر فٹ کرنے لگا۔ مسلح افراد تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران نے سر اٹھایا اور پھر وہ رکے بغیر مشین پسٹل کا ٹریگر دباتا چلا گیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی دس

کے دس افراد اچھل اچھل کر گرتے اور تڑپتے دکھائی دیئے۔ ان سب کو نشانہ بناتے ہی عمران اٹھا اور بجلی کی تیزی سے ان کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"اٹھو جلدی۔ راستہ کھلا ہوا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے قریب آ کر چیختے ہوئے کہا تو ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ عمران رکے بغیر دہانے کی طرف دوڑتا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا اس راستے پر دوڑتے ہوئے وہ ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازے سے ایک آدمی سامنے آ گیا۔

"خبردار"...... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا، عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا اس آدمی سے ٹکرایا اور اس آدمی کو لئے فرش پر دور تک گھسٹتا ہوا اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس نے تڑپ کر عمران پر وار کرنا چاہا لیکن عمران نے ٹانگ مار کر اسے دور اچھال دیا۔ اسی لمحے کمرے میں ٹائیگر داخل ہوا اور وہ آدمی ٹائیگر کے قریب جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی اٹھتا۔ ٹائیگر نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑی اور اسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔

"اسے ابھی ہلاک نہ کرنا۔ مجھے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔ عمران نے چیخ کر کہا تو ٹائیگر نے جھٹکے سے اسے زمین پر کھڑا کر

دیا اور اس کا کوٹ اس کے کاندھوں سے نیچے آدھے بازوؤں تک اتار دیا۔ اس طرح وہ آدمی بے بس سا ہو گیا۔ اس کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک پورٹیبل مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک کرسی تھی اور کمرے کی باقی دیواریں سپاٹ تھیں۔ وہ آدمی اس کمرے میں اکیلا اس مشین کو آپریٹ کرتا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے چند لمحے مشین کو غور سے دیکھنے کے بعد اس آدمی کی طرف پلٹتے ہوئے کہا جس کی پیچھے سے ٹائیگر نے گردن پکڑ رکھی تھی۔ ٹائیگر کی انگلیوں کا شکنجہ اس آدمی کی گردن پر اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ تکلیف کی وجہ سے اس آدمی کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے ذرا سی بھی حرکت کی تو پیچھے سے ٹائیگر ایک جھٹکے سے اس کی گردن توڑ سکتا ہے۔

''مم۔مم۔ ماروک''...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کا سیکورٹی انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''راہوب۔ باس راہوب ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔

''اسے بلاؤ یہاں اور سنو۔ اگر تم نے اسے یہاں بلا لیا تو تمہاری جان بخش دی جائے گی ورنہ میرا ساتھی ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دے گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''او کے۔مم۔مم۔ میں بلاتا ہوں۔ باس نے کہا تھا کہ جب لاشیں آ جائیں تو میں اسے کال کر دوں۔ وہ لاشوں کو خود چیک کر

کے اندر لے جانا چاہتا ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔

''بلاؤ اسے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ میری گردن اس سے چھڑاؤ''...... ماروک نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ ماروک اپنی گردن مسلتا ہوا اور ان چاروں کو دیکھتا ہوا مشین کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین گن کی نال اس کے سر سے لگا دی۔

''اگر تم نے ہمیں ڈاج دینے یا راہوب کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہاری کھوپڑی کھول دوں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں باس کو کوئی اشارہ نہیں دوں گا''...... ماروک نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسے کال کرنے سے پہلے یہ بتاؤ کہ اندر سے آنے کا راستہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں چلی جاتی ہے اور خلاء بن جاتا ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔ وہ عام سا مشین آپریٹر تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے روپ میں سامنے دیکھ کر وہ بے حد ڈرا ہوا تھا اسی لئے وہ سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا۔

''او کے۔ اب کرو اسے کال۔ بس اسے کسی بات کا شک نہیں

ہونا چاہئے''...... عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا تو ماروک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین آپریٹ کرنی شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ فرسٹ پوائنٹ آپریٹر ماروک بول رہا ہوں باس۔ اوور''...... ماروک نے مشین سے ایک مائیک نکال کر اسے ہاتھ میں لے کر مشین کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''یس ماروک۔ کیا پوزیشن ہے''...... مشین میں موجود اسپیکر سے ایک غراہٹ بھری آواز ابھری اور عمران جو ماروک کے قریب کھڑا تھا اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے تیزی سے لپک کر پیچھے سے ماروک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے ماروک کے ہاتھ سے مائیک جھپٹ لیا۔

''لاشیں اندر پہنچ گئی ہیں باس۔ اوور''...... عمران نے ماروک کے لہجے میں کہا اور اسے اپنے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر ماروک کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

''او کے۔ کتنی لاشیں ہیں۔ اوور''...... راہوب نے پوچھا۔

''چار لاشیں ہیں باس۔ چاروں ایشیائی لگ رہے ہیں۔ اوور''۔ عمران نے جواب دیا

''او کے۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... راہوب کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور ٹرانسمیٹر سسٹم آف کر دیا۔

''اسے ہاف آف کر کے مشین کے پیچھے ڈال دو۔ ہری اپ''۔

عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر کا بھرپور مکا راہوب کی کنپٹی پر پڑا۔ راہوب کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ٹائیگر کے ہاتھوں میں جھول گیا۔ ٹائیگر کا ایک ہی مکا اس کے لئے کافی رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور مشین کے پیچھے لے جا کر ڈال دیا جہاں خلاء تھا۔

''تم سب عقبی دیوار کے کونوں سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ راہوب کے ساتھ مسلح افراد بھی ہوں۔ اس لئے محتاط رہنا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ عقبی دیوار کے کونوں سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ تقریباً تین منٹ بعد دیوار میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور دیوار دو حصوں میں پھٹ کر دائیں بائیں سمٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان جس نے نیوی کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا اچھل کر باہر آیا۔

وہ جیسے ہی باہر آیا عمران اس پر تیز رفتار چیتے کی طرح جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس کے سینے سے لگا اس کونے کی طرف پہنچ گیا جہاں سے عمران نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ عمران ایک ہاتھ اس کے سینے اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا تھا اسی لئے نہ تو اس آدمی کے منہ سے آواز نکل سکی اور نہ اس کے پیر زمین پر گھسٹنے سے کوئی آواز ہوئی تھی اور یہ سب اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ پلک جھپکنے میں سب کچھ ہو گیا اور اس آدمی کو سمجھ ہی نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔ کونے میں آتے ہی

عمران نے اسے دونوں ہاتھوں سے گھما کر زور سے زمین پر پٹخ دیا۔

وہ آدمی زمین پر گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے تیزی سے ایک پیر اس کی گردن پر رکھا اور ساتھ ہی اس کے بوٹ کی ٹو اس آدمی کی گردن پر مڑتی چلی گئی تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے پیر ذرا سا واپس موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''را۔ را۔ راہوب۔ میں راہوب ہوں''...... اس آدمی کے حلق نے رک رک کر دہشت زدہ آواز نکلی۔

''اگر حلق سے آواز نکالی تو تمہاری روح نکال دوں گا تمہارے جسم سے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم کون ہو''...... راہوب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''راج کماری چندر مکھی کہاں ہے''...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔

''وہ۔ وہ اپنے آفس میں ہے''...... راہوب نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ عمران نے اس کے سر پر زوردار ٹھوکر مار دی تھی۔ اسے ساکت ہوتے دیکھ کر عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک بار پھر ٹھوکر مار دی کہ کہیں وہ مکر نہ کر رہا ہو لیکن وہ پہلی ہی ضرب میں

بے ہوش ہو چکا تھا۔

''کیپٹن شکیل اس کا لباس اتارو۔ تب تک میں اس کا میک اپ کرتا ہوں''...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل تیزی سے بے ہوش پڑے ہوئے راہوب کی طرف بڑھا اور اس نے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ عمران نے جیب سے میک اپ باکس نکالا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ راہوب جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا لباس اتار کر راہوب کا لباس پہن لیا۔

''ان دونوں کی گردنیں توڑ کر ہلاک کر دو''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے کھلے ہوئے خلاء کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے راہوب اور مشین آپریٹر ماروک کی گردنیں توڑیں اور پھر وہ بھی تیزی سے عمران کے پیچھے خلاء میں داخل ہو گئے اور پھر وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

سرنگ آگے جا کر ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی زمین دوز ایک عمارت میں داخل ہو گئے۔ یہ عمارت کسی قلعے سے کم نہ تھی۔ وہاں بے شمار افراد تھے جن میں کئی مسلح بھی دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کو راہوب سمجھ کو وہ اسے سلام کر رہے تھے۔

عمران مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک راہداری میں آیا تو اسے سامنے ایک کمرہ دکھائی دیا۔ اس کمرے کے دروازے پر راج

کماری چندر مکھی کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو باہر ہی رکنے کا کہا اور پھر اس نے دروازے پر دستک دی۔

''یس۔ کم اِن''...... اندر سے نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ یہ راج کماری چندر مکھی کی آواز تھی۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سامنے جہازی سائز کی میز کے پیچھے راج کماری چندر مکھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے کان سے رسیور لگا ہوا تھا۔ وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔ راہوب کو دیکھ کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''راہوب تم۔ کیا ہوا۔ لاشیں آ گئیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ لیکن میں نے لاشیں اندر نہیں منگوائی ہیں۔ میں خود باہر گیا تھا اور میں نے ان تمام لاشوں کو چیک کر لیا ہے۔ لاشیں اصلی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے راہوب کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اب بھی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ حکم دیں تو میں اپنے ساتھیوں سے کہہ کر ان کی لاشیں دور کسی کھائی میں پھنکوا دیتا ہوں''...... عمران

نے کہا۔

''نہیں۔ میں خود بھی ایک نظر انہیں دیکھنا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی اٹھی اور میز کے پیچھے سے نکل کر باہر آ گئی۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر آ کر باہر کھڑے اپنے ساتھیوں کو سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کر دیا۔ اس کے ساتھی فوراً پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ راج کماری چندر مکھی باہر نکلی تو عمران اسے لے کر ان راستوں کی طرف بڑھ گیا جن راستوں سے گزر کر وہ اندر آیا تھا۔ تھوڑی دیر میں عمران، راج کماری چندر مکھی کے ساتھ مشین آپریٹر ماروک کے کمرے میں تھا۔

''یہ ماروک کہاں چلا گیا''...... راج کماری چندر مکھی نے مشین کے پاس خالی کرسی دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''واش روم گیا ہو گا۔ آپ آئیں میرے ساتھ''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی سر ہلاتی ہوئی سرنگ سے نکل کر باہر آ گئی۔ سرخ پہاڑی کے قریب آ کر وہ ٹھٹک کر رک گئی۔

''یہ کیا۔ یہاں تو ایک ہی لاش موجود ہے۔ باقی تین لاشیں کہاں ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ سرخ پہاڑی کے پاس راہوب کی لاش پڑی تھی جس پر عمران نے اپنا میک اپ کیا تھا۔

''لاشیں زندہ ہوگئی ہیں راج کماری جی''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی ناگن کی سی تیزی سے مڑی اور پھر راہوب کے ساتھ تین مشین گن برداروں کو دیکھ کر وہ ساکت ہو کر رہ گئی۔ یہ عمران کے ساتھی تھے جو ان کے پیچھے کچھ فاصلہ دے کر چلے آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ لاشیں زندہ کیسے ہوسکتی ہیں اور یہ تمہاری آواز''...... راج کماری چندر مکھی نے راہوب کی طرف دیکھتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''میری آواز بھی نہیں پہچانی تم نے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر اچھل پڑی۔

''کیا۔ کیا۔ تم۔ تم عمران ہو۔ تم تم''...... راج کماری چندر مکھی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''عمران تو لاش بن کر تمہارے سامنے پڑا ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر تیزی سے راج کماری چندر مکھی پر جھپٹا اور راج کماری چندر مکھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور ٹائیگر نے پھرتی سے اس کے دونوں ہاتھ موڑ کر عقب کی طرف کرتے ہوئے جیب سے ایک رسی کا بنڈل نکالا اور اس کے ہاتھ باندھنا شروع کر دیئے۔ یہ رسی اسے ماروک کے کمرے کی ایک دیوار کے پاس پڑی ہوئی ملی تھی جو اس نے اٹھا کر اپنے پاس رکھ

لی تھی۔ راج کماری کے ہاتھ باندھتے ہی ٹائیگر نے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑی کر دیا۔

''تم واقعی بے حد تیز اور شاطر ہو راج کماری چندر مکھی اور تم نے ہمیں ہلاک کرانے میں کوئی کسر نہ رکھ چھوڑی تھی لیکن افسوس کہ ہماری لاشیں دیکھنے کی تم حسرت ہی کر سکو گی۔ تم نے ہمیں قدم قدم پر شکست دی ہے لیکن اب بس۔ اب ہماری باری ہے۔ اب ہم تمہاری کسی بات میں نہیں آئیں گے۔ اس بار تم ہمارے ہاتھوں یقینی طور پر ماری جاؤ گی''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''لل لل۔ لیکن تم۔ تم کس طرح بچ گئے۔ وہ راہوب۔ وہ وہ......'' راج کماری چندر مکھی نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ میں جانے اور وہاں ہونے والے واقعات کی اسے تفصیل بتا دی۔ جسے سن کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔

''اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک ترین انسان ہو۔ ہمارا واسطہ کبھی تم جیسے افراد سے نہیں پڑا۔ مجھے واقعی تسلیم کرنا پڑے گا کہ سپریم فورس تم جیسے ایجنٹوں کے مقابلے میں شکست کھا گئی ہے۔ کاش میں تھنڈر فلیش پسٹلز تمہارے ساتھ پہلے ہی جانے دیتی تو میرا اتنا نقصان نہ ہوتا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ بہت بڑی غلطی''...... راج کماری چندر مکھی نے شکستہ لہجے میں کہا۔

''امید ہے اس غلطی سے تم نے سبق سیکھ لیا ہو گا اور اب اگر تم

اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کو تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ تھنڈر فلیش پسٹلز کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ تھنڈر فلیش پسٹلز میرے آفس کے ایک خفیہ سیف میں ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ میں ابھی تمہیں دے دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے اس سیف کے بارے میں تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ سیف کھلتا کیسے ہے۔ ساری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے سیف کے محل وقوع اور اس کے کھولنے کا کوڈ بتا دیا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ کھول دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر اس کے دونوں ہاتھ کھول دیئے۔ راج کماری چندر مکھی واقعی شکست خوردہ ہو چکی تھی وہ خاموشی سے عمران کی ہر بات مان رہی تھی۔

''اب تم تینوں اس کا خیال رکھنا''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران ایک بار پھر سرنگ میں داخل ہو گیا۔

''عمران اب تو تمہیں تھنڈر فلیش پسٹلز مل گئے ہیں۔ اب تو تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آئندہ کبھی پاکیشیا

کے خلاف کوئی مشن سرانجام نہیں دوں گی اور میں تمہیں یہاں سے بحفاظت نکلنے میں بھی مدد دوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز آ جائیں اس کے بعد میں سوچیں گے''۔ کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی خاموش ہو گئی۔

''ٹائیگر۔ تم جا کر کار یہاں لے آؤ تاکہ جیسے ہی عمران صاحب تھنڈر فلیش پسٹلز لے کر آئیں ہم فوری طور پر یہاں سے نکل سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد عمران واپس آ گیا۔ عمران کے ہاتھوں میں ایک بیگ تھا جس میں یقینی طور پر تھنڈر فلیش پسٹلز تھے۔

''اب چلو نکلو یہاں سے''...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اس راج کماری کا کیا کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے راج کماری چندر مکھی کے بارے میں پوچھا۔

''اسے بھی اپنے ساتھ لے لو''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل، راج کماری چندر مکھی کو دھکیل کر کار کی طرف بڑھا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو بھی اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھا لیا۔ عمران، ٹائیگر کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل کے

ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ ان کے بیٹھتے ہی ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔ کافی دور جانے کے بعد عمران نے ٹائیگر کو کار روکنے کا کہا تو ٹائیگر نے سائیڈ پر کار روک لی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے اتر گیا۔ اس نے تھیلا سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

”اسے لے کر باہر آؤ“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر نے اثبات میں سر ہلائے اور کار سے اتر کر راج کماری چندر مکھی کو بھی باہر آنے کا کہا۔ وہ خاموشی سے باہر آ گئی اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے چلتے ہوئے ایک پہاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ عمران انہیں لے کر پہاڑی کی اونچی چٹان پر آ گیا۔ وہاں ہر طرف ویرانی پھیلی ہوئی تھی۔

”میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اندر بلاسٹم بم لگا دیئے ہیں۔ یہ دیکھو۔ یہ ہے ان بموں کا ڈی چارجر۔ اب اس ڈی چارجر کو آن کرنے کی دیر ہے اور پھر میں نے ایک بٹن دبانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک ہولناک دھماکا ہوگا اور پاکیشیا کی ائیر بس کی طرح تمہاری سپریم فورس کا یہ ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد بھاٹان سے سپریم فورس کا وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ڈی چارجر نکال لیا۔ اس کی باتیں سن کر اور اس کے ہاتھ میں ڈی چارجر دیکھ کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اور اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

”کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم میرا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو گے“...... راج کماری چندر مکھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر کو میں نہیں چھوڑوں گا۔ اس کا تباہ ہونا ضروری ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ اوہ۔ نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم میرا ہیڈ کوارٹر تباہ نہیں کر سکتے۔ یہ غلط ہے۔ تمہیں، تھنڈر فلیش پسٹلز مل گئے ہیں اب تو تم میرے ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہ کرو اور میری حالت پر ترس کھاؤ۔ پلیز“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”نہیں۔ راج کماری چندر مکھی، تم نے سوراج اور اس کی بہن پر ترس کھایا تھا۔ ان دونوں کو تم نے یقیناً انتہائی بے دردی سے ہلاک کیا ہو گا۔ تم نے قدم قدم پر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے کئی بار تمہیں زندہ چھوڑا ہے کہ تم شاید سدھر جاؤ لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ کتے کی دم کو سیدھا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔ تمہاری بھی ایسی ہی حالت ہے اس لئے میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس بار تم سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے میں تمہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی دکھانا چاہتا ہوں جسے تم نے ناقابل تسخیر سمجھ لیا تھا۔ اب تم اپنے ہیڈ کوارٹر کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھو گی“...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ فار گاڈ سیک۔ صرف آخری بار میری غلطی معاف

کر دو۔ میں اب سدھر جاؤں گی۔ پلیز میرا یقین کرو میں تمہارے اور پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کروں گی۔ میرا وعدہ ہے تم سے پلیز پلیز“...... راج کماری چندر مکھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”نو۔ سوری، اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر لگا ہوا ایک بلب جل اٹھا۔ راج کماری چندر مکھی حیرت سے اس آلے کو دیکھ رہی تھی کہ عمران نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے آلے پر ایک لمحے کے لئے سرخ بلب روشن ہوا اور بجھ گیا۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں ریموٹ کنٹرول نما آلہ ایک طرف اچھال دیا۔

”یہ لو راج کماری چندر مکھی تمہارے سپریم فورس کے سپریم ہیڈ کوارٹر کا قصہ تمام ہوا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ یکلخت دور پہاڑیوں میں اس قدر ہولناک گڑگڑاہٹ سنائی دی جیسے اچانک کسی آتش فشاں کا دہانہ کھل گیا ہو اور زمین بری طرح سے لرزنے لگی تھی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور وہ سب لڑکھڑا گئے۔ ساتھ ہی دور پہاڑیوں کے درمیان جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا تھا۔ آگ کے خوفناک شعلے آسمان کی طرف

بلند ہوتے ہوئے دکھائی دیئے اور ہر طرف گرد اور پتھروں کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ......“ راج کماری چندر مکھی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

”یہی تھا تمہارا سپریم فورس کا نیا اور ناقابل تسخیر اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تم نے سب کچھ ختم کر دیا۔ سب تباہ و برباد ہو گیا۔ میرا سپریم ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ میں برباد ہو گئی۔ تباہ ہو گئی۔ تم نے مجھے کسی قابل نہیں چھوڑا۔ اوہ اوہ“...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

”اس کا یہی انجام ہونا تھا“...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا ہے عمران۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اب میں تم سب کو ساتھ لے کر مروں گی۔ تم میں سے اب کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ تم سب کو اب میرے ساتھ مرنا ہو گا“...... راج کماری چندر مکھی نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر یکلخت عمران پر جھپٹتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ عمران کے قریب زمین پر گرتی چلی گئی۔ اسے عمران پر جھپٹتے دیکھ کر پیچھے موجود کیپٹن شکیل نے اس پر مشین گن کا برسٹ مار دیا تھا۔ راج کماری چندر مکھی چند لمحے زمین پر پڑی بری

طرح سے ہاتھ پاؤں مارتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔

''راج کماری چندر مکھی کا بھی قصہ تمام ہوا۔ چلو اب نکل چلو یہاں سے ورنہ ابھی یہاں ہر طرف فورس پھیل جائے گی اور ہمارے بچ نکلنے کی راہ مسدود ہو جائے گی''...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے کار کی طرف دوڑ پڑے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھے وہاں سے اڑے چلے جا رہے تھے۔

''ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں تھنڈر فلیش پسٹلز یہاں سے بحفاظت لے کر نکلنا ہے۔ اس کے لئے آپ نے کیا پلان سوچا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز ہم اپنے ساتھ ہی لے کر جائیں گے اور ان کی حفاظت کے لئے ہمیں بحری سفر کرنا پڑے گا۔ شہاب کلب کا مالک شہاب زندہ ہے اور اس سلسلے میں وہی ہماری مدد کر سکتا ہے اور وہ ہمیں کسی بحری جہاز میں اسمگل کروا کر یہاں سے نکال سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ ایسا کر سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا وہ یہاں سے انسانی اسمگلنگ کر سکے گا''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے یہاں خاصے قدم جما رکھے ہیں۔ ایک مال بردار شپنگ کمپنی میں اس کی حصہ داری بھی ہے۔ وہ ہمیں کسی بھی مال بردار بحری جہاز کے ذریعے آسانی سے یہاں سے نکال سکتا

ہے۔ ہم مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے پاکیشیا پہنچیں گے۔ اس طرح پاکیشیا پہنچنے میں ہمیں وقت تو لگے گا لیکن بہرحال ہم تھنڈر فلیش پسٹلز حفاظت سے لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ ان تھنڈر فلیش پسٹلز کو اگر کسی سیٹلائٹ سے چیک کیا گیا تو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ جس بیگ میں ہیں اس کی وجہ سے انہیں کسی بھی سیٹلائٹ یا سائنسی آلے سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ بیگ سیلڈ ہے اور مخصوص فائبر آپٹیکل تھریڈ کا بنا ہوا ہے۔ جب تک اس کی سیل قائم ہے کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ اس بیگ میں کیا ہے۔ مطلب یہ کہ تھنڈر فلیش پسٹلز کو کسی سیٹلائٹ یا سائنسی آلے سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا اب ہم یہاں سے شہاب کے کلب میں جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ اب ہمارا وہی ٹھکانہ ہے۔ سپریم فورس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے۔ فی الحال اب ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جسے یہ معلوم ہو کہ ہم یہاں آئے ہیں اور ہم نے ہی سپریم فورس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''چلیں۔ یہ قصہ تو تمام ہوا۔ اب تھنڈر فلیش پسٹلز اور اس کا

فارمولا ہمارے پاس ہے۔ جس کا فائدہ پاکیشیا ہی اٹھائے گا''۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو اب بس اس بات کا انتظار ہے کہ میں جلد سے جلد پاکیشیا پہنچوں اور اس مشن کے مکمل ہونے پر چیف سے بڑا سا چیک بنواؤں تاکہ آغا سلیمان پاشا خوش ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''سلیمان اگر خالی چیک دیکھ کر خوش ہو سکتا ہے تو پھر یقیناً چیف آپ کو ایک نہیں بلکہ کئی چیکس دے سکتے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خالی چیک۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یہ مشن آپ نے عام انداز میں ہی مکمل کیا ہے۔ اس کے لئے آپ کو زیادہ بھاگ دوڑ بھی تو نہیں کرنی پڑی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ چیف آپ کو سمپل مشن کا کوئی چیک نہیں دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''سمپل مشن۔ یہ سمپل مشن تھا۔ یہ تو زیادتی ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ حقیقت ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو تمہیں یقین ہے کہ چیف مجھے چیک نہیں دے گا''۔ عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

''ہاں۔ یقین ہے۔ چیف نہیں دیں گے آپ کو چیک''۔ صفدر

نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں وہاں جا کر دانش منزل کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھ جاؤں گا۔ میں اس وقت تک وہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک چیف مجھے بھاری بھرکم چیک نہیں دے دیتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ کا یہ احتجاج ایکسٹو کے سامنے کسی کام نہیں آئے گا''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''تو میں ایکسٹو کو ہی ہلاک کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اس سے پہلے آپ کو چیف کو ڈھونڈنا ہو گا کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ چیف کون ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چیف کو بے نقاب کرنے کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا اور اسے بے نقاب کر کے رہوں گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں پاکیشیا کے اخبارات اور میڈیا میں فرضی خبر چلا دوں گا کہ مجھے تمہارے چیف کی حقیقت کا پتہ چل گیا ہے۔ میں جلد ہی دنیا کے سامنے اسے بے نقاب کرنے والا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اس سمپل مشن کا بڑا والا چیک نہ دیا تو اس کے سارے راز فاش ہو جائیں گے اور وہ کہیں کا نہیں رہے گا۔ چیف ڈر جائے گا اور جلد ہی مجھ سے رابطہ کرے گا اور پھر وہ سمپل مشن کے ساتھ ساتھ اپنی عزت اور جان بچانے اور خاص طور پر اپنا راز افشاء ہونے کے

خوف سے ایک نہیں دو چیک دے دے گا اور وہ بھی بلینک جس پر میں اپنی مرضی کی رقم بھروں گا اور پھر ساری زندگی عیش کروں گا''۔ عمران نے کہا۔

''ایسا کچھ کرنے سے پہلے ہی چیف کو تمہارے ارادوں کا علم ہو جائے گا پھر اس نے ٹیم کو تمہاری تلاش کا حکم دے دینا ہے اور جیسے ہی ٹیم کو حکم ملا وہ تمہاری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اور تم جہاں نظر آئے تمہیں گولی مار دی جائے گی اور دیکھ لینا ایسا حکم ملا تو تم پر سب سے پہلے گولی مس جولیا ہی چلائے گی''...... تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ پھر تو میں بے موت مارا جاؤں گا''۔ عمران نے بوکھلا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''مس جولیا تو شاید ایسا نہ کر سکیں لیکن تنویر کو موقع مل گیا تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائے گا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ناممکن۔ اس کا تو نشانہ ہی ٹھیک نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

سسلی ☆ جس نے پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کیا اور عمران اس کے پیچھے بھاگتا ہی رہ گیا۔

سسلی ☆ جس کا تعلق کرانس کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی زیرو ون سے تھا۔

زیرو ون ایجنسی ☆ جسے کرانس میں انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا۔ مگر کیوں ؟

ایس سی فارمولا ☆ جو پاکیشیا سے کرانس پہنچ چکا تھا لیکن کرانس نے سفارتی طور پر سر سلطان سے اس فارمولے کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں ؟

کیا ☆ اساڈم واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکی۔ یا ——؟

کیا ☆ مارشل ڈریلے، عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے جال میں پھنسا کر موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو گیا ——؟

لمحہ بہ لمحہ ڈرامائی انداز میں بدلتی ہوئی ایک تیز رفتار مہماتی کہانی ۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666